الله

من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین

بعون الله الملک الوهاب کتاب مستطاب مطبوع طبایع اولی الالباب مسمی به

کشف الظلمه فی ترجمه نور اللمعه

از تالیفات واقف حقائق معقول کاشف دقائق منقول مظهر فیض ازلی حافظ مولوی محمد علی مرادآبادی

در مطبع مطلع العلوم مرادآباد باهتمام محمد حسن علی طبع شد

الهی بخش لوح نویس

فہرست رسالہ کشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللمعۃ

قطعہ تاریخ تصنیف لطیف مرد وضیع وباہنر مولوی قمر الدین صاحب قمرؔ شاگرد مصنف کتاب ہذا

سیوطی محدث جو خاصان حق سے
سلف کے زمانہ مین کامل ہوا ہے

جمعہ کے فضائل کو عربی زبان مین
جمع اک رسالہ مین اوسنے کیا ہے

احادیث سے سارے مضمون چنے مین
بنور اللمعہ اوسکو نامی کیا ہے

تو اب اوس رسالہ کو فضل خدا سے
کہ بے اوسکے ہرگز نہ کچھہ ہو سکا ہے

محمد علی عالم یلمعی نے
پئے نفع عام اردو کیا ہے

رکھا نام کشف الظلم اسلئے ہے
کہ تاریکی جہل کو وہ ضیا ہے

ہوئی سال تاریخ کی فکر مجھکو
تو ہاتف نے خوش ہو یہ مجھسے کہا ہے

قمر کہہ دے تو با سر انبساط اب
نہایت مدلل یہ نسخہ چھپا ہے

۱۲۹۷ ھ

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين

بعون اللہ الملک الوہاب کتاب مستطاب مطبوع طبایع اولی الالباب مسمی بہ



از تالیفات کاشف حقایق معقول کاشف دقایق منقول مستفیض فیوض ازلی حافظ مولوی محمد علی مرادآبادی

در مطبع مطلع العلوم مرادآباد باہتمام محمد علی طبع شد



الحمد لله الذی جعل یوم الجمعة عیداً للمؤمنین وعتقا لرقاب المسلمین
والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین محمد واٰله واصحابه
الطیبین الطاهرین اما بعد اضعف عباد الله الاحد محمد حسن بن احمد بن احمد الحنفی
المرادآبادی کان الله لهم فی الآخرة والاولی عرض کرتا ہے کہ درینولا بعض احباب نے فرمایش
کی کہ رسالہ نور اللمعہ فی خصائص الجمعہ مؤلفہ امام حافظ جلال الدین بن عبد الرحمن بن
ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو زبان مین کیا جاوے تو اردو خوانون کو بھی اوس سے
فائدہ ہو ہر چند عاجز کو نہ اس کام کی لیاقت نہ اس اہتمام کی طاقت تھی لیکن جب اونکا اصرار حد سے
گذرا اور راقم نے بھی اوس مین نفع عام دیکھا تو ماہ شعبان سنہ بارہ سو ستانوہ ہجریہ مقدسہ مین یہ ترجمہ
تمام کیا اور واقعی جب تمام ہو کہ مقبول خاص وعام ہو تقبل اللہ ذلک منی ومنہ وجعلہ خالصا لوجہہ الکریم
انہ قریب مجیب رؤف رحیم وسمیتہ بکشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللمعہ امید ناظرین باتمکین سے
یہہ ہے کہ مترجم کی بے بضاعتی اور کم استعدادی پر لحاظ فرما کر سہو وخطا کو بذیل عفو وعطا چھپا دیں
اور خداوند کریم رحیم سے یہہ دعا ہے کہ اہل اسلام کو اس سے فائدہ عام بخشے اور توفیق عمل عطا فرماوے

آمین بحرمتہ نبیہ الامین ۔ تنبیہ واضح ہو کہ اس تمام رسالہ میں خصوصیات روز جمعہ مذکور ہین اور انکے ضمن مین فرایض اور سنن اور مستحبات بھی مندرج ہین لیکن استخراج مسائل اور امتیاز فرض سنت مستحب وغیرہ کا عوام کو بہت دشوار بلکہ نظین غالب مخل مطلب اور باعث فوات اصل مدعا کا تھا علاوہ اس کے شیخ مولف رحمۃ اللہ علیہ شافعی المذہب مین تو اونھون نے مسائل فقہیہ برمذہب شافعیہ ایراد کئے اور یہ ظاہر ہے کہ مختلف مقامات پر استخراج مسائل اور بیان اختلاف حنفیہ اور شافعیہ وغیرہ خالی از وقت اور انتشار طبع نازک ناظرین نہین اور مقصود ترجمہ سے افہام عوام ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ مقدمۃ الکتاب مین شرائط اور ضروری مسائل جمعہ کے لکھی جاوین اور اختلافات ائمہ کی تصریح کردیجاوے تاکہ ناظرین کو بصیرت حاصل ہو اور آئندہ فہم معانی مین دقت اور کلفت نہ پڑے اور چونکہ اکثر عوام اور بعض خواص بھی بزعم خود بعض شرائط جمعہ کی اس زمانہ مین مفقود سمجھکر ادا جمعہ مین تہاون اور تکاسل کرتے ہین بلکہ خود جمعہ کے وجوب ہی کے قائل نہین تو وجود اور تحقق جمیع شرائط جمعہ کا کتب فقہ سے ثابت کیا گیا اور اس خصوص مین رسالہ تذکرۃ الجمعہ سے بہت مدد ملی اور آخر کتاب مین خاتمہ قایم کیا گیا اوسمین باب آداب الجمعہ رسالہ بدایۃ الہدایۃ امام حجۃ الاسلام ابی حامد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ سے جو بعض خصوصیات جمعہ پر مجملاً مشتمل ہے معہ ترجمہ کے لکھا گیا رجاء امن اللہ ان ینفعہم ویجعلہم یقیمین بہا والساعین الیہا ببذل جہدہم وہو الموفق والمعین وبالاجابۃ جدیر وتمین اللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ مقدمۃ الکتاب اور یہ مقدمہ مشتمل ہے چھ فصلون پر فصل اول وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین فصل دوم فرضیت جمعہ کے بیان مین فصل سوم نماز جمعہ کے بیان مین فصل چہارم شرائط جمعہ کے بیان مین فصل پنجم سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین فصل ششم چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت ظہر ادا کرنے کے بیان مین

فصل اول وجہ تسمیہ جمعہ کے بیان مین

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات سے وجہ تسمیہ

جمعہ کی دریافت کی گئی جواب دیا۔ لان فیہا طبعت طینۃ ابیک آدم وفیہا الصعقۃ والبعثۃ وفیہا

البطشۃ وفی آخر ثلث ساعات منہا ساعۃ من دعا اللہ فیہا استجیب لہ۔ یعنی اس سبب سے کہ جمعہ کے دن خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی تیرے باپ آدم کی اور اوس میں نفخہ موت کا ہے یعنے پہلا نفخہ جس سے سب اہل دنیا مر جاوینگے اور نفخہ زندہ ہونے کا جس سے سب جی اوٹھینگے اور اس میں ہوگا سخت پکڑنا یعنی واردگیر قیامت کی اور تین ساعت آخر میں اس دن کے ایک ساعت ہے جو کوئی اوس میں کچھ دعا کرتا ہے اللہ سے قبول ہوتی ہے۔ کہا طیبی نے حاصل جواب کا یہ ہے کہ جمعہ اسواسطے نام ہوا کہ اس میں ایسے بڑے بڑے امور جمع ہیں اور مخفی نہ رہے کہ یعنی جمعیت کی ہر امر میں ان امور میں سے موجود ہیں قطع نظر ہیئت مجموعی سے اور بعضوں نے کہا کہ بسبب کثرت فضائل جمع کے جو اس دن میں اللہ صاحب نے جمع کی ہیں اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے اس کا نام جمعہ رکہا اور جمع ہوئی قبل قدوم مدینت لزوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور قبل نازل ہونے سورہ جمعہ کے اور شرح سفر السعادت میں ہے کہ بعض کے نزدیک جمعہ اسواسطے نام ہوا کہ اجتماع آفرینش عالم اور تمام ہونا اوسکا اسدن ہوا پیدایش عالم کی روز یکشنبہ کو شروع اور جمعہ کے دن تمام ہوئی۔ اور ایسا ہی ذکر کیا ہے ابوحذیفہ نے ابن عباس سے۔ اور بعض کہتے ہیں اس سبب سے کہ پیدایش آدم عم کی جمعہ کے دن جمع اور تمام ہوئی روایت کیا یہ قول احمد اور ابن خزیمہ نے حدیث سلمان سے اور ابن ابی حاتم اور احمد نے ابوہریرہ سے اور یہ قول صحیح ترین اقوال کا ہے۔ اور حدیث ابوہریرہ جو اوپر مذکور ہوئی کہ تسمیہ بسبب جمع ہونے بڑے بڑے امور کے ہے جنمیں سے ایک پیدایش آدم کی ہے انسب ہے۔ اور بعض نے کہا اسواسطے کہ کعب بن لوی جمع کرتا تہا اسدن اپنی قوم کو اور اونکو نصیحت کرتا تہا اور تعظیم حرم کا حکم اور نبی آخر الزمان کی خبر دیتا تہا۔ اور ابن حزم نے کہا کہ تسمیہ بسبب جمع ہونے لوگوں کے ہے اوس دن نماز کے واسطے اور یہ نام اسلامی ہے جاہلیت میں اسکا عروبہ نام تہا۔

فصل دوم فرضیت جمعہ کے بیان میں

شرح سفر السعادت میں ہے کہ تعیین روز جمعہ کے اس امت کی اجتہاد سے ہوئی اور پتا ہے اسکا حدیث عبد الرزاق سے

کہ باسناد صحیح ابن سیرین سے روایت کی۔ اور شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ
جمعہ کیا انصار نے مدینہ مین قبل تشریف آوری جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل
نزول قرآن شریف کے درباب جمعہ کے اور کہا انصار نے جیسا کہ یہود کے واسطے ایک دن ہے جسمین
جمع ہوتے ہین ہر ہفتہ مین اور نصاری کو بھی ایسا ہی ایک دن ہی تو ہم بھی مقرر کرتے ہین ایک دن جسمین
جمع ہون اور خدا کا ذکر کرین اور نماز پڑہین اور دو مثل اسکے شکر اور عبادت کا بجا لاوین پس یوم عروبہ کو جو نام
قدیم روز جمعہ کا ہے اوسکے واسطے معین کیا اور اسعد بن زرارہ کے پاس آئے جو سردار انصار سے تھے
اور قبل قدوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین مشرف باسلام ہو چکے تھے اور اسعد
بن زرارہ نے اونکے ساتھ نماز جمعہ پڑہی اور اجتماع کیا بعد اسکے قرآن نازل ہوا کہ اذا نودی للصلوۃ
من یوم الجمعۃ الآیہ اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ صحابہ نے روز جمعہ کو اپنے اجتہاد سے تعین
اور اختیار کیا انتہی۔ اور اکثر اسپر ہین کہ فرضیت جمعہ کے مدینہ طیبہ مین اول قدوم برکت لزوم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور آپنے تین روز قبا مین قیام فرماکے جمعہ کے دن قصد داخل
ہونے مدینہ مطہرہ کا کیا اور راہ مین نماز جمعہ ادا کی۔ شیخ ابن حجر نے کہا کہ دور نہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمعہ کو مکہ معظمہ مین وحی سے جانا ہو لیکن اوسکے قایم کرنے اور لوگونکے جمع ہونے پر
جمعہ کے لیے مکہ مین قادر نہوئے۔ چنانچہ نزدیک دارقطنی کے ایک حدیث اس باب مین بہی ابن عباس سے
آئی ہے اور صحابہ نے اہل مدینہ مین سے اوسکو نہ سنا اور نہ پایا اور اوسکو اپنے اجتہاد سے پیدا کیا اور
اجتماع کیا اور ذکر اور عبادت اور نماز کی انتہی ملخصاً

فصل سوم نماز جمعہ کے بیان مین۔

نماز جمعہ فرض عین ہے مستقل ظہر سے زیادہ موکد اور اوسکا بدل نہین اور منکر اوسکا کافر اور فرضیت
اوسکی نص قطعی سے ثابت ہے یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ
الآیہ یعنے اے ایمان والو جب ندا کیجاوے واسطے نماز کے جمعہ کے دن تو دوڑو طرف ذکر خدا
کے اور مراد ذکر سے نماز جمعہ ہی یا خطبہ اور بعض مفسرین کے نزدیک خطبہ اور نماز دونو مراد ہین اور حدیث سے
اوسکی فرضیت ثابت ہے عن جابر بن عبد اللہ رض قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال یا ایہا الناس توبوا الی اللہ قبل ان تموتوا الی ان قال واعلموا ان اللہ قد افترض علیکم
الجمعۃ مکتوبۃ فی مقامی ہذا فی یومی ہذا فی شہری ہذا فی عامی ہذا الی یوم القیامۃ من وجد الیہ سبیلا
فمن ترکہا فی حیوتی او بعدی من جحود بہا او استخفافا بہا ولہ امام جائر او عادل فلا جمع اللہ شملہ ولا
بارک لہ فی امرہ الا ولا صلوۃ لہ الا ولا صوم لہ الا ولا زکوۃ لہ الا ولا حج لہ الا ولا بر لہ حتی یتوب فمن تاب
تاب اللہ علیہ ۔ الحدیث رواہ ابن ماجہ ۔ یعنی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو توبہ کرو
گناہون سے اور رجوع کرو ساتھ طاعت خدا کے پہلے مرنے سے اور جان رکھو کہ خداوند تعالے نے
فرض کی تمپر نماز جمعہ ایسا فرض کہ لکھا ہوا ہے کتاب مجید مین اور سب مسلمانون پر لازم اور موکد کیا گیا ہے
اس مقام مین میرے اس دن مین میرے اس مہینے مین میرے اس سال مین میرے قیامت کے دن
تک اوسپر جو راہ پاوے اوسکی طرف اور پہونچ سکے اوسکو اور واجب ہوا وسپر سب شرائط کے جمع
ہونے سے پھر جو کوئی ترک کرے جمعہ کو میری زندگی مین یا بعد میرے اوس سے انکار کر کریا اوسکو خفیف
اور سہل جانکر اور اوسکے واسطے بادشاہ ہو ظالم یا عادل تو جمع نکرے اللہ پریشانی اوسکی اور برکت
ندے اوسکے کام مین آگاہ ہو اوبین کہ تارک جمعہ کی نماز قبول نہین اور نہ روزہ اوس کا اور نہ زکوۃ
اوسکی اور نہ حج اوس کا نہ کوئی نیکی اوسکی مقبول ہے تا آنکہ توبہ کرے سو جسنی رجوع کی تو رجوع کریگا
اللہ اوسپر رحمت اور عفو کے ساتھ ۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جمعہ قیامت تک فرض
رہے گا اور حاکم ظالم ہو یا عادل بہر تقدیر ادا کیا جاوے ۔ **فصل چہارم** شرائط جمعہ کے
بیان مین ۔ نماز جمعہ کی ادا کی چھہ شرطین ہین پہلی **شرط** مصر جامع یا نواح مصر یعنی شہر
یا شہر کا کنارہ ہدایہ مین ہے لا تصح الجمعۃ الا فی مصر جامع او فی مصلے المصر ولا تجوز فی القری
لقولہ علیہ السلام لا جمعۃ ولا تشریق ولا فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع والمصر الجامع کل موضع لہ امیر وقاض
ینفذ الاحکام ویقیم الحدود وہذا عند ابی یوسف رح وعنہ انہم اذا اجتمعوا فی اکبر مساجدہم لم یسعہم
والاول اختیار الکرخی والثانی اختیار البلخی یعنی جمعہ صحیح نہین مگر شہر جامع مین اور دیہات مین
جائز نہین بدلیل قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہ جمعہ اور تشریق اور ضحی نہین مگر مصر

جامع مین اور مصر جامع وہ جگہ ہے جہان کوئی حاکم کہ حکم جاری کرتا ہو اور قاضی ہو کہ حدود شرعی
کو رایج رکھتا ہو اور یہ نزدیک امام ابو یوسف کی ہے اور ایک روایت اونسے یہ ہے کہ مصر جامع
وہ ہے جسکی بڑی سے بڑی مسجد مین شہر کے رہنے والے جو نماز جمعہ کے مکلف ہون نہ سماوین
اور تفسیر اول کو کرخی نے اختیار کیا اور وہ ظاہر مذہب ہے اور تفسیر ثانی کو بلخی نے اختیار کیا اور

ارکان اربعہ مین سے اختلفت الروایات فی مذہبنا ففی ظاہر الروایۃ ہو بلدۃ بہا امام وقاض یصلح
لاقامۃ الحدود وفی فتح القدیر بلدۃ فیہا سکک واسواق ووال ینتصف المظلوم من الظالم وعالم
یرجع الیہ فی الحوادث وہذا اخص وحملوا قول امیر المومنین علی رض لا جمعۃ ولا تشریق الا فی مصر جامع
علی احد ہذین الروایتین فان المصر الجامع لا یکون الا ہذا شانہ وعلی التفسیر الاول المصر الذی والیہ
کافر لا تجب فیہ الجمعۃ وعلی التفسیر الثانی لا تجب فی المصر الذی والیہ ظالم لا ینتصف المظلوم من الظالم
ویرد ہذین الروایتین ان الصحابۃ والتابعین لم یترکوا الجمعۃ فی زمان یزید الشقی مع انہ لا شبہۃ فی انہ کان
من اشد الناس ظلما بالاجماع لانہ ہتک حرمۃ اہل البیت وبقی مصر اعلیہ ولم یمر علیہ وقت الا کان ہو
یعبد والظلم من اباحۃ دماء الصحابۃ الاخیار واما انتصاف المظلوم من الظالم فبعید منہ کل البعد وفی روایۃ
الامام ابی یوسف المصر موضع یبلغ المقیمون فیہ حدا لا یسع اکبر مساجدہم ایاہم فی الہدایۃ ہو اختیار البلخی
وبہ افتی کثیر من المشایخ لما رأوا افساد اہل الزمان والولاۃ فان شرط اقامۃ الحدود وانتصاف المظلوم
من الظالم ینفی وجوب الجمعۃ مع انہ من شعایر الاسلام ونحن نقول قد وقع التہاون فی اقامۃ الحدود و
انتصاف المظلوم من الظالم فی امارۃ بنی امیۃ بعد وفات معاویۃ الا فی زمان عمر بن عبد العزیز قدس سرہ
وفی امارۃ بعض العباسیۃ ولم یترک الجمعۃ احد من الصحابۃ والتابعین ومن تبعہم فعلم انہما لیسا بشرطین
فان قابل الفتوی فی زماننا الروایۃ المختارۃ للبلخی ۔ یعنے روایتین مختلف ہین مذہب حنفی مین
سو ظاہر روایت مین مصر جامع وہ ہے جسمین امام اور قاضی ہو کہ صلاحیت رکھتا ہو حدود شرعی کی قایم
کرنے کی ۔ اور فتح القدیر مین ہے کہ مصر وہ ہے جسمین کوچہ اور بازار ہون اور حاکم ہو کہ انصاف پاوے
مظلوم ظالم سے اور عالم ہو جسکیطرف حوادث مین رجوع کیا جاوے اور انہون نے قول امیر المومنین

علی رضہ کو کہ جمعہ اور تشریق اور ضحی نہین مگر مصر جامع مین انہین دونون روایت مین سے ایک پر حمل کیا ہے اسواسطے کہ مصر جامع وہی ہے جسکی یہ شان ہو اور بموجب تفسیر اول کے حسن شہر کا حاکم کافر ہو اور بموجب تفسیر ثانی کے حسن شہر کا حاکم ظالم ہو کہ مظلوم کے دادرسی نہو اوس مین جمعہ واجب نہوگا اور یہ دونون روایتین رد ہوتی ہین اسطرح کہ صحابہ اور تابعین نے زمانہ یزید شقی مین جمعہ ترک نکیا حالانکہ وہ سب سے زیادہ ظلم کرنے مین سخت تہا بالاتفاق کیونکہ اوس نے ہتک حرمت اہل بیت کی کی ۔ اور اسی فعل پر اصرار کرتا رہا اور کوئی وقت اوسپر ایسا نگذرا جسمین وہ درپے ظلم کے نہ تہا مباح سمجہتی خون صحابہ اخیار سے ۔ رہا امر دادرسی مظلوم کا سو یہ تو اوس سے بہت ہی دور تہا ۔ اور امام ابو یوسف کی روایت مین مصر وہ ہے جسکے رہنے والے اس حد تک ہوجاوین کہ بڑی مسجد مین شہر کی نہ سماوین ۔ ہدایہ مین ہے کہ اسکو ثلجی نے اختیار کیا اور اسیپر اکثر مشایخ نے فتوے دیا جبکہ اونہون نے فساد اہل زمانہ اور حاکمون کا دیکہا اسواسطے کہ شرط اقامت حدود اور دادرسی مظلوم کے جمعہ کے وجوب کو کہوتی ہے باوجودیکہ جمعہ شعار اسلام سے ہے اور ہم کہتے ہین اقامت حدود اور دادرسی مظلوم مین بے شک سستی واقع ہوئی امارت بنی امیہ مین بعد وفات امیر معاویہ کے اور نیز امارت مین بعض عباسیہ کے لیکن صحابہ اور تابعین مین سے کسینے جمعہ ترک نکیا تو اس سے معلوم ہوا کہ اقامت حدود اور دادرسی مظلوم کی شرط نہین پس لایق فتوے ہمارے مذہب مین وہی روایت ہے جسکو ثلجی نے اختیار کیا ۔ **مترجم** اس تحریر سے واضح ہوا کہ دوسری روایت امام ابو یوسف کی کہ مصر جامع وہ ہے جسکی بڑی مسجد مین سب شہر کے لوگ نہ سماوین جسکو ثلجی نے اختیار کیا قوی اور مرجح اور مطابق عمل سلف صالح صحابہ اور تابعین کے ہے اور یہ تفسیر ہر جگہ شہر اور قصبات پر صادق آتی ہے اور اسیواسطے اکثر فقہا حنفیہ نے تفسیر اول امام ابو یوسف سے جو ضعیف اور خلاف عمل سلف کے تہی اور جسکو کرخی نے اختیار کیا تہا رجوع کرکے تفسیر ثانی کو مفتی بہ قرار دیا ۔ اور در مختار مین ہے

ویشترط لصحتہا سبعۃ اشیاء الاول المصر وہو ما لا یسع اکبر مساجدہ اہلہ المکلفین بہا وعلیہ فتوے اکثر الفقہاء مجتبی لظہور التوانی فی الاحکام ۔ یعنے اور شرط ہین صحت جمعہ کے واسطے سات چیزین پہلی شہر

مصر ہے اور مصر وہ ہو جسکی بڑی مسجد مین مکلفین جمعہ کے نہ سماوین اور اسپر فتوے اکثر فقہا کا ہے
بسبب ظہور سستی کے احکام مین اور بحر الرائق مین ہے وعلیہ فتوے اکثر الفقہاء وقال ابو شجاع
ہذا احسن ما قیل فیہ وفی الولوالجیۃ وہو صحیح یعنے اسپر فتوے اکثر فقہا کا ہے اور کہا ابو شجاع نے
کہ یہ تفسیر مصر کی سب تفسیروں سے بہتر ہے اور ولوالجیہ مین ہے کہ یہ صحیح ہے اور شرح وقایہ
مین ہے انما اختار ہذا دون التفسیر الاول لظہور التوانی فی الاحکام لاسیما فی اقامۃ الحدود
فی الامصار یعنی تفسیر ثانی کو اختیار کیا نہ اول کو بسبب ظہور سستی کے احکام مین خصوصا حدود
شرع کے قایم کرنے مین ۔ اور صاحب رد المحتار نے شارح وقایہ کے اس قول پر کہ تفسیر
ثانی بسبب ظہور سستی کے اختیار کی گئی یہ اعتراض کیا ہے ۔ وتزییف صدر الشریعۃ لہ عند اعتذارہ
عن صاحب الوقایۃ حیث اختار الحد المتقدم لظہور التوانی فی الاحکام مزیف بان المراد القدرۃ علے
اقامتہا علے ما صرح بہ فی التحفۃ عن ابی حنیفۃ رح انہ بلدۃ کبیرۃ فیہا سکک واسواق ورساتیق وفیہا
وال یقدر علے انصاف المظلوم من الظالم بحشمتہ وعلمہ او علم غیرہ ویرجع الناس الیہ فیما یقع من الحوادث
وہذا ہو الاصح الا ان صاحب الہدایۃ ترک ذکر السکک والرساتیق لان الغالب ان الامیر والقاضی
الذی شانہ القدرۃ علے تنفیذ الاحکام واقامۃ الحدود لایکون الا فی بلد کذلک فقولہ یقدر الخ وفی التعبیر
بالقدرۃ رد علے صدر الشریعۃ کما علمتہ وفی شرح الشیخ اسمعیل عن الدہلوی لیس المراد تنفیذ جمیع الاحکام
بالفعل اذ الجمعۃ اقیمت فی عہد اظلم الناس وہو الحجاج وانہ ما کان ینفذ جمیع الاحکام بل المراد
واللہ اعلم اقتدارہ علے ذلک ۔ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ مراد اقامت حدود شرعی سے یہ ہے کہ
قدرت رکھتا ہو اوسکے قایم کرنے پر اور انصاف مظلوم پر نہ یہ کہ جملہ احکام شرع بالفعل نافذ کرے
چنانچہ حجاج کے عہد مین جو سب سے زیادہ ظالم تھا جمعہ قایم کیا گیا حالانکہ وہ سب شرع کے احکام
نافذ نکرتا تھا بلکہ مراد واللہ اعلم قادر ہونا ہے احکام کے نافذ کرنے اور حدود کے قایم کرنے پر اور
شرح سفر السعادت مین ہے صحیح آنست کہ جمعہ صحیح است اگرچہ سلطان ہم نباشد وتنفیذ جمیع احکام
بالفعل صورت نہ بندد ۔ دوسری جگہ ہو یعنی بہر وجہ وبہر حال تقدیر جمعہ از دست نباید داد اینجا راہ

اعتذار دو وقت کہ در تصحیح شرط عدالت و اقامت حدود و اجراے احکام در حد مصر معتبر ست کنند
نسبت بشیوع شعار اسلام ست بہ تقدیر او اباید کرد و خود در آخر زمان صحیح آن است ۔ حاصل یہ ہے
کہ صاحب ارکان اربعہ وغیرہ نے جو اقامت حدود شرعی اور انتصاف مظلوم بالفعل مراد لیکر مذہب بلخی
کو اختیار کیا او وہ یہ کہ مصر جامع وہ ہے جسکے بڑی مسجد مین شہر کے رہنے والونکی گنجایش نہوا قوی و صحیح
نہوا کیونکہ صاحب رد المحتار کی توجیہ مذہب کرتی ہی کہ مصر جامع وہ ہے جہان کوئی حاکم ہو کہ حکم شرعی
جاری کر سکے اور قاضی ہو کہ حدود شرعی جاری کر سکے قوی و صحیح و مطابق عمل سلف تہا اسواسطے کہ
زمانہ سلف مین سب والیان شہر اقامت حدود شرعی اور انتصاف مظلوم پر قدرت رکہتے تہے اگرچہ بالفعل
اونسے جاری نہوئے ہون اور اس زمانہ مین بہی والیان ملک جو اقامت حدود وغیرہ پر قادر ہین بہ ملک
عرب و عجم مین موجود ہین در بصورت امام ابو یوسف کی دونون روایتون پر مذہب کا حکم [illegible]
بلخی عمل ہو سکتا ہے اسطرح کہ جہان نماز جمعہ بدون سلطان اور امر ولی کے ممکن نہو تو مذہب [illegible]
جاوے نہین تو جمعہ مین نقصان و خلل واقع ہوگا کیونکہ سلطان اور امر سلطان شرط صحت جمعہ کی ہے
قدماے حنفیہ کے نزدیک اور جہان صاحب سلطان اور امر سلطان کی نہین مذہب بلخی پر عمل کیا جاوے
اور شہر کے کنارہ کی یہ تفسیر ہے کہ جو مقامات شہر کے متصل ہون اور شہر کے فائدہ کے واسطے مقرر ہون جیسے
گہوڑ دوڑ اور لشکرونکے اترنے کی جگہ اور مقام تیر اندازی اور مردونکے دفن کرنیکے اور نماز
جنازہ وغیرہ کی یہ سب شہر کا کنارہ ہے ۔ **مسئلہ** جمعہ پڑہنا حج کے موسم مین منا مین خلیفہ کے
واسطے اور امیر حجاز کے واسطے درست ہے اور امیر موسم کے واسطے اور عرفات مین درست نہین ہے

دوسری شرط اذن حضور سلطان یا نائب سلطان کا حنفیہ کے نزدیک ۔ اور [illegible]
کے معنی محیط مین یہ لکہے ہین کہ امیر ہو یا قاضی اور دونون ایک بات ہے کیونکہ امیر اور قاضی اور خطیب
ایک ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہ شرط نہین بلکہ اذن سلطان مستحب ہے اور اجماع مسلمانان ہم
ادا جمعہ کے واسطے کافی ہے چنانچہ ارکان اربعہ مین ہے ۔ ومنہا السلطان او امرہ باقامۃ الجمعۃ
عند الحنفیۃ خاصۃ لا عند الشافعیۃ فانہم یقولون اذا اجتمع مسلمو بلدۃ وقدموا اماما وصلوا الجمعۃ خلفہ

سا برت الجمعة والمامور من قبل السلطان فقتل ولم اطلع علی دليل يفيد اشتراط امر السلطان و في الهداية
لانها تقام بجماعة فعسى ان تقع المنازعة في التقدم والتقديم لان كل انسان يطلب لنفسه رتبة فلا بد من
امر السلطان ليدفع هذه المنازعة فهذا الرأي لا يثبت به الاشتراط الاطلاق بخصوص وجوب الجمعة
ثم هذه المنازعة تندفع باجماع المسلمين على تقديم واحد كما ان مرتبة السلطان يطلبها كل احد من
الناس فعسى ان تقع المنازعة فلا يصح نصب السلطان لكن تندفع هذه المنازعة باجماع المسلمين فكذا
في الجمعة ثم الصحابة اقاموا الجمعة في زمان محاصرة امير المؤمنين عثمان رضه وكان هو اماما حقا محصورا ولم يعلم
انهم طلبوا الاذن في اقامة الجمعة بل الظاهر عدم الاذن الا ان يقول الاستقصاء من اصحاب الشرع لم يرخصوا
في ذلك فعلم ان اقامة الجمعة غير مشروط على مذهبهم بالاذن ويعلم بهذه الواقعة رجع المشايخ عن هذا الشرط
فيما اذا مات السلطان [illegible] الا باستيذان فاجتمع الناس على رجل يصلي بهم كما في العالمگيرية
الا اذن [illegible] خلاصہ اسکا یہ ہے کہ حضور سلطان یا اذن سلطان جو حنفیہ کے نزدیک شرط
اقامت جمعہ ہے اسکی کوئی دلیل ہمارے علم مین نہین ہے (حالانکہ حدیث ابن ماجہ وله امام عادل
او جائر دلیل واضح ہے) اور یہ جو صاحب ہدایہ کی کہ مقتدی اور امام بننے مین جھگڑا پڑے تو
اوسکے واسطے امر سلطان ضرورت ہے فقط رائے ہے اس سے اشتراط امر سلطان کا ثابت نہین
ہوتا اس واسطے کہ دفع ہونا اس نزاع کا کچھ امر سلطان ہی پر منحصر نہین ہے بلکہ اتفاق مسلمانون سے
بھی دفع ہو سکتا ہے کہ کسکو امام بنالیوین اور ایسا جھگڑا سواے نماز جمعہ کے اور امور مین بھی واقع
ہو سکتا ہے چنانچہ رتبہ سلطان کا ہر شخص چاہتا ہے تو یہ جھگڑا امر سلطان سے رفع نہین ہو سکتا کیونکہ
وہان [illegible] سلطان ہی نہین لیکن لوگون کے اتفاق سے رفع ہو سکتا ہے ایسے ہی نماز جمعہ سے
علاوہ [illegible] زمانہ فتنہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ مین کہ وہ امام
حقی اور محصور [illegible] انھون نے یعنی صحابہ سے اذن طلب کیا ہو بلکہ ظاہر اذن کا نہونا ہے
اور اگر [illegible] اسکی رخصت [illegible] دی تھی تو اس سے معلوم ہوا کہ اقامت جمعہ مین اذن سلطان
شرط نہین اور اسی سبب سے مشایخ حنفیہ نے اس شرط سے رجوع کیا درصورتیکہ اذن کا حاصل کرنا

دستور ہو اور یہ حکم اور فتوے دیا کہ اگر ایسا ہو تو مسلمان لوگ جمع ہو کر کسیکو امام بنالین جو انکو جمعہ پڑہاوے
اور دیگر روایات بھی اسکی موید ہین - چنانچہ جامع الرموز مین ہے والسلطان ای الخلیفۃ ای الوالی
الذی لیس فوقہ وال عادلا کان او جائرا وقیل یشترط العدالۃ کما فی قاضیخان والاطلاق مشعر بان الاسلام
لیس بشرط وہذا اذا امکن استیذانہ والا فالسلطان لیس بشرط فلو اجتمعوا علی رجل وصلوا جاز کما فی
الجلالی وغیرہ - اور عالمگیری مین ہے فان لم یکن ثمہ واحد منہم واجتمع الناس علی رجل فصلی بہم جاز
کذا فی السراجیۃ - اور فتاوی قاضیخان مین ہے الامام اذا منع اہل مصر ان یجمعوا لم یجمعوا - الی ان
قال - فاما اذا نہی متعنتا او اضرارا بہم فلہم ان یجتمعوا علی رجل یصلی بہم الجمعۃ - اور درمختار مین ہے
ونصب العامۃ الخطیب غیر معتبر مع وجود من ذکر اما مع عدمہم فیجوز للضرورۃ - اور کفایہ مین ہے
وقال الشافعی السلطان لیس بشرط لما روی عن عثمان رضہ حین کان محصورا صلی علی رضہ الجمعۃ
بالناس ولم یرو انہ صلی بامر عثمان قلنا یحتمل انہ فعل بامر عثمان ویحتمل الصلح حجۃ ولو فعل بغیر امرہ
انما فعل لان الناس اجتمعوا علیہ وعند ذلک یجوز لان الناس احتاجوا الی اقامۃ الفرض فاعتبر اجماعہم
خلاصہ ان سب روایتون کا یہ ہے کہ دستور ہو تا حصول اذن کا تین وجوہ سے اول یہ کہ
سلطان یا نائب سلطان موجود ہو جس سے اذن طلب کیا جاوے - دوسرے
یہ کہ سلطان براہ عناد اور ضرر رسانی مانع اقامت جمعہ کا ہو - تیسرے یہ کہ سلطان ایام فتنہ
مین محصور یعنی قید ہو سو ان تینون صورتون مین مسلمانونکو یہ خیال ہے کہ بلا اذن سلطان کے جمعہ
قایم کرین اور صحت اداے جمعہ کے لئے یہ اجماع کافی اور معتبر ہوگا - علاوہ اس کے اذن طلب کرنا
اس صورت مین متصور ہو سکتا ہے جبکہ اسکا دستور ہو اور اس زمانہ مین بلکہ اس سے پہلے زمانہ سے
دستور طلب اذن کا بالکل موقوف ہے مسلمان اپنے اتفاق سے شہر او قصبات مین جمعہ قایم کرتے
ہین سلاطین اور حکام وقت کو کچھہ مزاحمت نہین ہے پھر سلطان اور اذن سلطان کی کیا حاجت
رہی - چنانچہ مولانا رفیع الدین دہلوی قدس سرہ نے ایک استفتا مین بعد تحقیق دار الحرب کے
یہہ لکہا ہے - ما فیما نحن در جواز جمعہ تحقیق آنست کہ در اصل جمعہ بجا مے باید و شہر ہاے بسیار کلان

... کرده اند پس بنابرین دستور اذن حاکم لازم آمد زیرا که در تعیین مکان و امام اهل جاه و عزت
منازعت میکنند و چون این دستور را مسلمانان از صدها سال برهم زدند حاجتی بامام و اذن او نیست
و بهمین ... عالمگیری تعمیم امام نموده که اگر مسلمانان شهر یکی را در امور دینی مطاع و متبوع
سازند در اقامت جمعه کفایت است و از مطالعه تواریخ دریافت میشود که اهل ماوراء النهر و عراق عجم
در وقت چنگیزی نماز جمعه بعد از این ترک نکرده اند بنابرین در جائیکه شروط دیگر متحقق باشد از قصبات
... اہل اسلام جمعہ باطل نگردد - واضح ہو کہ عبارت ارکان اربعہ اور استفتا سے یہہ امر بھی ظاہر ہوا کہ
... اہل جاہ و حشمت امامت اور اقتدار وغیرہ مین مناقشہ اور نزاع کرتے تھے تو بنابر
مصلحت دفع اس فتنہ کے حق امامت جمعہ کا سلطان اور امیر سے مفوض ہوا تھا اور موید اسکا
قول صاحب بحر الرائق اور ہدایہ اور کفایہ کا ہے - حیث قال - انما کان شرطا للصحۃ لانہا تقام
بجمع عظیم وقد تقع المنازعۃ فی التقدم والتقدیم وقد تقع فی غیرہ فلا بد منہ تتمیما لامرہا -
قولہ فی التقدم ای بنفسہ والتقدیم ای لغیرہ وقد تقع المنازعۃ فی غیرہ من نحو اوامر سبق الی الجامع
ومن الاول فی اول الوقت وآخرہ ومن نصب الخطیب - لہذا اب جو یہ امور متنازع فیہا نہو
ہوئے حاجت سلطان اور امیر کی اصلا نہی فقط اجماع مسلمانون کا اسکی تکمیل کے واسطے
کافی ہے - اور میزان علامہ شعرانی مین بعد بیان شرائط کے یہ لکھا ہے وقال بعض العارفین
ان ہذہ الشروط انما جعلہا الائمۃ تخفیفا علی الناس ولیس بشرط فی الصحۃ فلو صلی المسلمون فی غیر ابنیۃ
ومن غیر حاکم جاز لہم ذلک لان اللہ قد فرض علیہم الجمعۃ وسکت عن بیان ما ذکرہ الائمۃ - یعنی
یہہ شرطین اماموں نے تخفیف کے واسطے مقرر کی ہین شرط صحت جمعہ کی نہین ہین کہ جمعہ بدون
ان شرائط کے صحیح نہو سو اگر مسلمان نماز جمعہ بیچ ... شہر و قصبات کے سوا اور جگہہ بھی اور بدون
حاکم کے تو بھی انکو جائز ہے کیونکہ اللہ صاحب نے جمعہ انپر فرض کیا اور سکوت کیا ان شرطون سے
جو اماموں نے ذکر کین - الحاصل تحریر سابق سے یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ سلطان یا امر سلطان
کے نہونے سے فرضیت جمعہ مین کچھ خلل واقع نہین ہوتا ہے - **مسئلہ** کفار کی بلاد ہی مین

اور ایام فتنہ مین جمعہ صحیح اور جائز ہے اور قاضی مسلمانونکی رضامندی سے قاضی ہوسکتا ہے عالمگیریا
مین ہے بلاد علیہا ولاۃ کفار یجوز للمسلمین اقامۃ الجمعۃ ویصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین ویجب
علیہم ان یلتمسوا والیا مسلما کذا فی معراج الدرایۃ ۔ اور درمختار مین ہے ولو مات الوالی او لم یحضر
لفتنۃ ولم یوجد احد ممن لہ حق اقامۃ الجمعۃ نصب العامۃ لہم خطیبا للضرورۃ کما سیاتی مع انہ لا امیر
ولا قاضی ثمہ اصلا وبہذا ظہر جہل من یقول لا تصح الجمعۃ فی ایام الفتنۃ مع انہا تصح فی البلاد التی
استولی علیہا الکفار **تیسری شرط** اول ظہر کا وقت ہو تو اوس کے نکلجانے سے
جمعہ باطل ہوجاویگا ۔ **مسئلہ** ہدایہ اور قاضیخان مین ہے کہ اگر نماز جمعہ مین وقت ظہر کا نکلگیا
تو ظہر کیطرف متوجہ ہوجاوے یعنی نماز ظہر قضا پڑھی ۔ **چوتھی شرط** خطبہ ہے نماز سے
پہلے زوال کے بعد ۔ علما کا اتفاق ہے کہ خطبہ جمعہ کا فرض ہے سو امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک
ایکبار الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ بہ نیت خطبہ کہنے سے فرض ادا ہوجاویگا اور صاحبین
کے نزدیک ذکر طویل فرض ہے اور مقدار اوسکی تین آیۃ ہین کرخی کے نزدیک اور بعض کے نزدیک
بقدر تشہد یعنے عبدہ ورسولہ تک اور امام شافعی کے نزدیک دو خطبے فرض ہین اور سنت امام اعظم
کے یہان یہہ ہے کہ امام دو خطبہ طہارت کے ساتھ کہڑا ہوکر پڑہے اور دونون کے درمیان مین
کچھہ بیٹھے اسقدر کہ ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پکڑے اور یہ جلسہ بقدر سورۃ اخلاص یا بقدر تین آیۃ کے ہو
درمختار مین ہے کہ دونون خطبے خفیف ہون اور طوال مفصل کی ایک سورۃ سے زیادہ ہونا
مکروہ ہے اور پھر دوسرے خطبے مین پہلے خطبہ سے کم ہو اور جاڑے کے موسم مین خطبہ لمبا پڑھنا
اور بیٹھکر اور بغیر طہارت کے خطبہ پڑہنا مکروہ ہے طوال مفصل سورہ حجرات سے والسماء ذات البروج تک
ہین ۔ شرح سفر السعادت مین ہے کہ عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ
خطبہ کوتاہ پڑہتے اور نماز ہمیشہ بہ نسبت خطبہ کے دراز کرتے انتہی ۔ **مسئلہ** مسلم نے جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کانت صلوتہ قصدا وخطبتہ قصدا ۔ یعنی نماز آپکی متوسط درجہ کی
تہی اور خطبہ متوسط درجہ کا تہا ۔ دوسری روایت عمار رضہ سے یہہ ہے یقول ان طول صلوۃ الرجل

وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوة واقصروا الخطبة — یعنے آپ فرماتے تھے درازی نماز کی
اور کوتاہی خطبہ کی علامت ہے دانشمندی اور فہم کے سو تم دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ — امام نووی نے
جمع بین الحدیثین یون کی ہے کہ دوسری حدیث کے یہہ معنی ہین کہ خطبہ سے نماز دراز ہو نہ ایسے دراز کہ
لوگون پر شاق ہو اور یہی معنی متوسط ہونے نماز کو ہین جو پہلی حدیث کا حکم ہے اور وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ خطبہ مین خلق کیطرف
توجہ ہوتی ہے اور نماز مین خالق کیطرف تو مقتضاے دانشمندی یہہ ہے کہ جس امر مین توجہ جناب خالق کیطرف
ہو وہ دراز ہو اور جسمین خلق کیطرف توجہ ہو وہ کوتاہ ہو **مسئلہ** شرح اوراد اور عالمگیری مین ہے
کہ مناسب نہیں جمعہ مین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہو **پانچوین شرط** جماعت ہے
اور وہ امام اعظم کے نزدیک سوا امام کے تین مرد ہین آزاد ہون یا غلام مقیم ہون یا مسافر صحیح یا مریض
تاہی یا امی ابلنے والے یا گونگے مگر بچے اور عورتین بکار نہین سو اگر سجدہ سے پہلے جماعت کے لوگ
بہاگ جاوین یا تین سے کم رہ جاوین تو جمعہ امام اور باقیماندونکا باطل ہو جاویگا درصورت نماز ظہر
سرے سے پڑہے امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک جمعہ تمام کرے اور اگر تین مرد
جماعت مین باقی رہ جاوین یا بعد سجدہ امام کے بہاگین تو ان دونون صورتون مین امام جمعہ تمام کرے
کذا فی شرح الوقایہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک چالیس مرد آزاد مکلف مقیم ہین یا اس سے
کم مین اونکے نزدیک جمعہ نہین ہوتا اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو شخص سواے امام کے کافی ہین
اور امام مالک کے نزدیک چالیس سے کم مین جمعہ صحیح ہے مگر تین یا چار سے درست نہین وجہ قول
امام شافعی اور امام احمد کے یہہ ہے کہ اول جو جمعہ پڑہا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ
چالیس کے ساتھہ تہا اور دیگر امامون کے قول کی یہ وجہ ہے کہ کوئی دلیل صحیح واجب ہونے عدد
معین کی نہین ہے اور چالیس کے ساتھہ جمعہ پڑہنا آپ کا اس بنا پر تہا کہ اوسوقت چالیس موجود تھے
اگر چالیس سے کم ہوتے تو بھی آپ اونکے ساتھہ جمعہ پڑہتے واسطے قیام شعار جمعہ کے اور اسیواسطے
کہا حافظ ابن حجر وغیرہ نے کہ جمعہ صحیح ہے ہر جماعت کے ساتھ جس سے شعار جمعہ کا قایم ہو
کذا فی میزان الشعرانی — **چھٹی شرط** اداکی اذن عام ہے اور اوسکے معنی ہین کہ تمام

لوگون کو مسجد مین جانے کا حکم ہو کہ ہر کوئی جانے پاوے یہان تک کہ اگر ایک جماعت مسجد مین
جمع ہو اور دروازہ مسجد کا بند کردے اور جمعہ ادا کرے تو اوسکا جمعہ درست نہوگا اسیطرح اگر
بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھہ اپنے گہر مین جمعہ پڑہنا چاہے سو اگر دروازہ قلعہ یا اپنے گہر کا کہلا
رکہے اور اذن عام دے کہ جو چاہے آوے تو نماز اوسکی درست ہوجائیگی عوام لوگ آوین یا نہ آوین
اور اگر دروازہ قلعہ یا مکان کا بند کردے یا دربان بٹھلا دے تاکسیکو اندر آنے ندین تو جمعہ اوسکا
درست نہوگا کذا فی المحیط اور جمعہ کے وجوب کی نو شرطین ہین پہلی **مقیم** ہونا کہ مسافر پر جمعہ
واجب نہین **دوسرے** مرد ہونا کہ عورت پر واجب نہین **تیسرے** تندرستی کہ بیمار پر
واجب نہین۔ **چوتھے** آزاد ہونا کہ غلام پر جمعہ نہین **پانچوین** آنکھونکا سلامت ہونا کہ
اندہے پر واجب نہین اگرچہ اوسکو راہبر ملجاوے امام اعظم کے نزدیک **چھٹے** پاؤن کا درست
ہونا کہ لنگڑے اور اپاہج پر جمعہ نہین۔ **ساتوین** بالغ ہونا کہ لڑکون پر جمعہ واجب نہین۔
آٹھوین عاقل ہونا کہ دیوانے پر جمعہ نہین **نوین** مسلمان ہونا اور یہ خود ظاہر ہے۔
مسئلہ قاضیخان مین ہے **شیخ فانی** پر جو بہت بوڑہا جو چلنے پہرنے سے عاجز ہے مثل
مریض کے ہے اوسپر جمعہ لازم نہین۔ **مسئلہ** جن لوگون پر جمعہ واجب نہین اگر وہ بشرائط مذکورہ
جمعہ ادا کرین تو یہ جمعہ فرض وقت یعنی ظہر کے بدلے مین ادا ہوجاویگا۔ **مسئلہ** مسافر اور غلام
اور مریض کو جائز ہے کہ جمعہ مین امام ہوجاوین اور جمعہ ان لوگون سے بھی ہوجاتا ہے یعنی اگر
سب ایسے ہی ہون اونکے سوا اور نہو اور جمعہ پڑہین تو جائز ہے **مسئلہ** غیر معذور کو جمعہ کی نماز سے
پہلے شہر مین ظہر پڑہنا قطعاً حرام ہے کذا فی البحر **مسئلہ** ہدایہ وغیرہ مین ہے کہ نماز ظہر جمعہ سے
پہلے ادا ہوجاویگی بکراہت تحریمی پہر اگر ظہر پڑہکے بہ نیت نماز جمعہ گہر سے باہر نکلا درحالیکہ امام
نماز مین ہے تو ظہر اوسکے باطل ہوگئے اگر جمعہ پالیا تو خیر ورنہ ظہر پہر پڑہے امام اعظم کے نزدیک
اور صاحبین کے نزدیک اس صورت مین جمعہ کے نپانے سے ظہر باطل نہوگی۔ **مسئلہ** بعد ہوچکنے
نماز جمعہ کے ظہر پڑہنا بالاتفاق جائز ہے **مسئلہ** عالمگیری اور درمختار اور ہدایہ اور بحرالرائق میں

اگر صاحب عذر اور قیدی کو نماز ظہر جمعہ کے دن جماعت کے ساتھہ پڑہنا مکروہ تحریمی ہے جمعہ
سے پہلے پڑہے یا پیچہے مسئلہ۔ سراجیہ مین ہے کہ جمعہ کے دن نماز ظہر بجماعت پڑہنا مکروہ
ہے مریض ہون یا مسافر مسئلہ قاضیخان اور شرح اوراد مین ہے کہ گانون اور جنگل
کے رہنے والے جنپر جمعہ واجب نہین اونکو چاہئے کہ نماز ظہر جماعت کے ساتھہ جمعہ کے دن
اذان واقامت سے پڑہین۔ مسئلہ۔ درمختار اور سراجیہ مین ہے کہ جب گانون کا رہنے والا
جمعہ کے دن شہر مین داخل ہوا گر نیت قیام پندرہ روز کی ہے تو اوسپر جمعہ لازم ہے اور اگر یہہ نیت ہے
کہ اوسیدن شہر سے نکل جاویگا جمعہ کے وقت سے پہلے یا پیچہے تو اوسپر جمعہ نہین پہر اگر جمعہ
پالیا تو اجر پاویگا۔ مسئلہ جسنے نماز جمعہ مین امام کو التحیات یا سجدہ سہو مین پایا اور نماز مین داخل ہوا
وہ نماز جمعہ تمام کرلے یعنے بعد سلام امام کے دو رکعت جمعہ کی پوری کرلے اور امام محمد کے نزدیک اگر
دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا ہے تو چار رکعت ظہر کی اوسی تحریمہ پر تمام کرے اور یہی مذہب امام شافعی
اور امام مالک کا ہے مسئلہ قاضیخان اور محیط مین ہے کہ مسافر جو جمعہ کے دن شہر مین داخل ہون
تو وہ علیحدہ علیحدہ نماز ظہر پڑہین اور ایسے ہی شہر والے جنکا جمعہ فوت ہوجاوے الگ الگ پڑہین۔
مسئلہ قاضیخان مین ہے کہ اگر مسافر شہر مین آیا جمعہ کے دن اس ارادہ پر کہ جمعہ کے دن نہ نکلیگا
تو اوسپر جمعہ لازم نہین تاوقتیکہ پندرہ روز کے قیام کی نیت نکرے مسئلہ جب جمعہ کی پہلی اذان
کہی جاوے سعی جمعہ کے واسطے واجب ہے اور بیع اور شرا اور جو چیز مانع ہو توجہ نماز سے حرام
ہے امام اعظم کے نزدیک بقول اصح اور امام شافعی کے نزدیک دوسری اذان سے جو خطیب کے
سامنے ہوتی ہے مسئلہ درمختار اور سراجیہ مین ہے کہ جب جمعہ کی اذان سنے اور کہانا کہاتا ہو تو
اوسکو چہوڑدے اگر خوف فوت جمعہ کا ہو مگر اور نمازون مین کہانا نچہوڑے جب تک خوف خروج وقت
نماز کا نہو۔ مسئلہ شرح وقایہ مین ہے کہ جب امام خطبہ کے واسطے اوٹہے نماز اور کلام حرام ہے
جبتک خطبہ تمام نہوجاوے مگر نماز فجر جو فوت ہوگئی ہو اور وقت خطبہ کے یاد آوے تو اوسکو قضا
پڑہ لے۔ اور جب امام منبر پر بیٹہے تب دوسری بار اذان امام کے آگے کہی جاوے اور لوگ

امام کیطرف متوجہ ہوکر خطبہ سنین اور جب خطبہ تمام ہوا قامت کہی جاوے اور امام آدمیونکے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے **مسئلہ** جو شخص جمعہ کے سواے نماز و نمین امامت کے لائق ہے وہ جمعہ مین بھی امامت کے لائق ہے۔ **مسئلہ** عالمگیری مین ہے کہ شدت سے برسنا مینہ کا فرضیت جمعہ کو ساقط کرتا ہے۔ **فصل پنجم** سنت قبل اور بعد جمعہ کے بیان مین۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک نماز جمعہ سے پہلے اور پیچھے چار رکعت بیک سلام پڑہنا سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک بعد جمعہ کے دو رکعت اور امام ابو یوسف کے نزدیک چھہ رکعت اسطرح کہ اول چار رکعت سنت بیک سلام اور بعد اوس کے دو رکعت پیچھے طحاوی نے کہا یہ اختلاف من قبیل اختلاف مباح ہے۔ قسطلانی شرح صحیح بخاری مین ہے وینبغی ان یفصل بین الصلوٰۃ التی بعد الجمعۃ وبینہا ولو بنحو کلام او تحول لان معاویۃ انکر علے من صلّی سنۃ الجمعۃ فی مقامہا وقال لہ اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلہا بصلوٰۃ حتی تخرج او تکلم فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرنا بذلک ان لا نوصل صلوٰۃ بصلوٰۃ حتی نخرج او نتکلم رواہ مسلم۔ یعنے سزاوار ہے کہ فصل کیا جاوے درمیان اوس نماز کے جو بعد جمعہ کے ہے اور درمیان نماز جمعہ کے کلام کے ساتھہ یا جگہ بدلنے کے ساتھہ کیونکہ معاویہ نے انکار کیا اوسپر جسنے سنت جمعہ کی مقام نماز جمعہ مین پڑہی اور کہا اوسکو کہ جب تو نماز جمعہ کی پڑہے تو اوسکو مت ملا دوسری نماز کے ساتھ تا آنکہ تو باہر ہو جاوے نماز سے یا بات کرے پس تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہے کہ نملاوین ہم ایک نماز کو دوسری نماز سے یہانتک کہ ہم باہر ہو جاوین نماز سے یا بات کرین۔ روایت کیا اسکو مسلم نے۔ **فصل ششم** چار رکعت نماز بعد جمعہ بہ نیت ظہر ادا کرنے کے بیان مین۔ واضح ہو کہ چار رکعت نماز جو بعد جمعہ کے بہ نیت ظہر پڑہتے ہین خاطر اوسکی دو وجہ معلوم ہوتی ہین۔ **وجہ اول** روایت نہ جائز ہونے جمعہ کے ایک شہر مین کئی جگہہ **وجہ دویم** واقع ہونا شک کا شرائط صحت جمعہ مین۔ **بیان وجہ اول کا** یہہ ہے کہ مذہب راجح ایک شہر مین کئی جگہ نماز جمعہ جائز ہے امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک واسطے دفع حرج کے۔ شرح صغیر منیۃ المصلی مین ہے۔ وعندکم قول محمد نہا تجزئ فی مواضع متعددۃ قیل

ف سنت قبل اور بعد جمعہ

ف چار رکعت بعد جمعہ بہ نیت ظہر

بیکار

ہو الاصح - اور شمنی شرح مختصر وقایہ میں ہے - فی المذہب اربع روایات اولہا عن ابی حنیفۃ ومحمد

وہو اصحہا الجواز سواء کان التعدد فی موضعین او اکثر - عینی شرح کنز میں ہے تؤدی الجمعۃ فی مصر

واحد فی مواضع متعددۃ عند ابی حنیفۃ فی الصحیح وہو قول محمد والشافعی ومالک وعن ابی حنیفۃ لا یجوز الا فی

موضع واحد وہو قول احمد - اور برہان شرح مواہب الرحمن میں ہے تعدد اداء الجمعۃ فی مواضع

کثیرۃ فی مصر واحد جائز عند ابی حنیفۃ قال السرخسی فی الصحیح من مذہبہ وبہ قال محمد وفی روایۃ لا یجوز

فی مصر واحد الا فی جامع واحد - فتح القدیر میں بعد روایت تعدد کے وارد ہے وعن محمد یجوز تعددہا

مطلقا وروایۃ عن ابی حنیفۃ وبہا [illegible] قال السرخسی الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ جواز اقامتہا فی مصر واحد فی مسجدین

او اکثر - اور درر غرر میں ہے جازت الجمعۃ فی مواضع من مصر وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح لان فی الاجتماع

فی موضع واحد فی مدینۃ کبیرۃ حرجا بینا وہو مدفوع - بحر الرائق میں ہے تؤدی فی مصر واحد فی مواضع ای

یصح اداء الجمعۃ فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح - اور نہر فائق میں ہے -

وتؤدی ای الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع متعددۃ [illegible] عن الامام وہو الصحیح وفی باب الامامۃ من فتح القدیر

وعلیہ الفتوی [illegible] دفعا للحرج اللازم من الزام الاجتماع فی موضع واحد خصوصا اذا کان المصر کبیرا کمصرنا

[illegible] میں ہے تؤدی الجمعۃ فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ وبہ جزم فی الکبیر وہو قول ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح

[illegible] - قال مفتی الثقلین من الاعظم والربانی ان تؤدی فی

مصر واحد فی مواضع کثیرۃ - اور زیلعی میں ہے - ای تؤدی الجمعۃ فی مصر واحد فی مواضع متعددۃ عند

ابی حنیفۃ ومحمد وہو الاصح لان فی الاجتماع فی موضع واحد فی مدینۃ کبیرۃ حرجا وہو مدفوع وروی عن ابی حنیفۃ

انہ لا یجوز الا فی موضع واحد فان ادیت فی موضعین او اکثر فالجمعۃ للاولین تحریمۃ وقیل فراغا وقیل فیہما جمیعا

وان لم یعلم ایہما الاول تبطل صلوۃ الکل - اور در مختار میں ہے وتؤدی فی مصر واحد بمواضع کثیرۃ

مطلقا علی المذہب وعلیہ الفتوی شرح المجمع للعینی وامامۃ فتح القدیر دفعا للحرج وعلی المرجوح فالجمعۃ

لمن سبق تحریمۃ وتفسد بالمعیۃ والاشتباہ فیصلی بعدہا آخر ظہر وکل ذلک خلاف المذہب فلا یعول علیہ

پس روایات مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ مذہب اور مفتی بہ اور معتمد اور اصح اور صحیح اور ماخوذ بہ جواز

تعدد مطلقات سے اور مذہب ضعیف اور مرجوح یعنے عدم جواز تعدد کے اگر تعدد واقع ہو تو جمعہ ان لوگوں کا
صحیح ہوگا جنکا تحریمہ سب سے پہلے ہوا اور جبکہ سب جگہ ایک ہی وقت تحریمہ واقع ہو یا اشتباہ ہو اسمیں کہ
کہاں پہلے تحریمہ ہوا کہاں پیچھے سب کی نماز فاسد اور باطل ہوگی در نصورت بعد جمعہ کے نماز ظہر بہ نیت
آخر وقت ثبت ہے اور یہ سب خلاف مذہب ہے لیکن اسپر اعتبار نہیں کیا جاتا اور بحر الرائق میں ہے ۔

وقد افتیت مرارا بعدم صلوة الاربع بعدها بنیة آخر ظهر خوف اعتقاد عدم فرضیة الجمعة وهو الاحتیاط فی زماننا

ومن لا یخاف علیه مفسدة منها فالاولی ان یکون فی بیته خفیة یعنی میں بارہا فتوے دیچکا ہوں
نہ پڑھنے چار رکعت کا بعد جمعہ بہ نیت آخر ظہر بسبب خوف اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کے اور یہی ہے
احتیاط ہمارے زمانہ میں اور جسکو خوف فساد کا نہو اسکو اولے یہ ہے کہ اپنے گھر میں خفیہ پڑھے ۔
در اصل یہ کہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا اس زمانہ میں اس حد تک پہونچگیا ہے کہ اکثر عوام اور بعض
خواص نے بھی جمعہ کو بالکل ترک کر دیا ہے اور یہ مفسدہ اسی چار رکعت سے پیدا ہوا ہے جو بعد جمعہ
کے بہ نیت ظہر پڑھی جاتی ہے شرح سفر السعادت میں ہے ۔ و بعضے گفته اند که این چهار رکعت که

بعد از جمعه احتیاطا بنیت ظهر بگذارد بهتر آن است که پیش از جمعه بگذارد زیرا که چون جمعه را با جماعت گذاردیں

از آن بنیت ظهر بگذارد اسائت و ظنی بمسلمانان لازم آید که نماز که گذارده اند فاسد بود ۔ یعنے یہ چار رکعت
جو جمعہ کے بعد بہ نیت ظہر احتیاطا ادا کیجاتی ہیں جمعہ سے پہلے پڑھنا چاہیے کیونکہ جمعہ کے بعد اسکے
پڑھنے میں بدگمانی مسلمانوں کے ساتھ ہوتی ہے کہ نماز جمعہ جو پڑھی وہ فاسد تھی ۔

مترجم یہ بدظنی مسلمانوں کے ساتھ بصورت ادا کرنے ان چار رکعت کے قبل جمعہ کے
بھی متصور ہے کیونکہ یہ بھی تو اسی خیال سے ہوگا کہ جو نماز کہ پڑھی جاویگی فاسد ہوگی اور بحر الرائق

میں ہے ۔ لهذا طال فی فتح القدیر فی بیان دلائلها ثم قال انما اکثرنا فیه نوعا من الاکثار لما سمع عن

بعض الجهلة انهم ینسبون الی مذهب الحنفیة عدم افتراضها ومنشأ غلطهم ما سیأتی من قول القدوری

ومن صلی الظهر ... لحرمة ترک الفرض وصحت الظهر لما سنذکره وقد صرح اصحابنا بانها فرض آکد من الظهر

وباکفار جاحدها انتهی اقول وقد کثر ذلک من جهلة زماننا ایضا ومنشأ غلطهم صلوة الاربع بعد الجمعة بنیة الظهر

واتما وضعها بعض المتاخرين عند الشك في صحة الجمعة بسبب رواية عدم تعددها في مصر واحد وليست

هذه الرواية بالمختارة وليس هذا القول يعني اختيار صلوٰة الاربع بعدها مرويا عن ابي حنيفة وصاحبيه۔
خلاصہ اسکا یہ کہ صاحب فتح القدیر نے جو دلائل فرضیت جمعہ کو طول دیا ہے وہ اس سبب سے
ہے کہ بعض جاہل فرض نہونا جمعہ کا حنفیہ کیطرف منسوب کرتے ہین اور بے شک تصریح کی
ہے ہمارے اصحاب نے اس امر کی کہ جمعہ فرض ہے ظہر سے زیادہ موکد اور منکر اوسکا کافر مین
کہتا ہون کہ یہ حیلہ ہمارے زمانہ مین بھی بہت ہے اور منشا اونکی جہالت کا پڑہنا چار رکعت کا ہے
بعد جمعہ بہ نیت ظہر اور اوسکو پیدا کیا ہے بعض متاخرین نے جبکہ اونکو شک واقع ہوا صحت جمعہ مین
بسبب روایت عدم جواز تعدد کے حالانکہ یہ روایت مختار نہین اور نہ یہ قول یعنی اختیار کرنا چار رکعت
نماز ظہر کا بعد جمعہ کے مروی ابو حنیفہ اور صاحبین سے ۔ مگر صاحب رد المحتار نے بحر رائق
کے اس قول پر (لا احتیاط فی فعلها) یعنی اس چار رکعت کے پڑہنے مین کچھ احتیاط نہین ہے۔

پہ کلام کیا ہے ۔ اقول فيه نظر بل هو الاحتياط بمعنى الخروج عن العهدة بيقين لان جواز التعدد وان كان
ارجح واقوى دليلا لكن فيه شبهة قوية لان خلافه مروي عن ابي حنيفة ايضا واختاره الطحاوي والتمرتاشي
وصاحب المختار وجعله العتابي الاظهر وهو مذهب الشافعي والمشهور عن مالك واحدى الروايتين
عن احمد كما ذكره المقدسي في رسالته نور الشمعة في ظهر الجمعة بل قال السبكي من الشافعية انه قول اكثر العلماء
ولا يحفظ عن صحابي ولا تابعي تجويز تعدده اه وقد علمت قول البدائع انه ظاهر الرواية وفي شرح المنية عن جوامع
الفقه انه اظهر الروايتين عن الامام قال في النهر وفي الحاوي القدسي وعليه الفتوى وفي التكملة
للرازي وبه ناخذ فهو حينئذ قول معتمد في المذهب لا قول ضعيف ولذا قال في شرح المنية الاولى
هو الاحتياط وفي المذهب المتفق عليه فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه وكذا قال بعضهم فيمن
يقضي صلوة عمره انه لم يفت منها شيء لا يكره لانه اخذ بالاحتياط وذكر في القنية انه احسن ان كان في صلوته
خلاف المجتهدين ويكفيها خلاف مامر في القنية لما ابتلي اهل مرو باقامة الجمعتين فيها مع اختلاف العلماء في
جوازهما امر ائمتهم بالاربع بعدها حتما احتياطا ونقله كثير من شراح الهداية وغيرها وتداولوه وفي الظهيرية واكثر مشايخ

سجار اعلیہ لیخرج عن العہدۃ بیقین ثم نقل المقدسی عن الفتح انہ ینبغی ان یصلے اربعا ینوی بہا اخر
فرض ادرکت وقتہ ولم اودہ ان تردد فی کونہ مصرا او تعددت الجمعۃ وبالجملۃ فقد ثبت انہ ینبغی الاتیان
بہذہ الاربع بعد الجمعۃ لکن بقی الکلام فی تحقیق انہ واجب او مندوب قال المقدسی ذکر ابن الشحنۃ عن
جدہ التصریح بالندب وبحث فیہ بانہ ینبغی ان یکون عند مجرد التوہم اما عند قیام الشک والاشتباہ
فی صحۃ الجمعۃ فالظاہر الوجوب وانما اطلنا فی ذلک لدفع ما یوہمہ کلام الشارح تبعا للبحر من عدم فعلہا مطلقا
نعم ان ادی الی مفسدۃ لا یفعل جہارا والکلام عند عدمہا ولذا قال المقدسی نحن لا نامر بذلک امثال
ہذہ العوام بل ندل علیہ الخواص ولو بالنسبۃ الیہم — اس عبارت سے بطور خلاصہ یہ امر ظاہر ہوا کہ روایت
جواز تعدد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہیں ہے اور اگرچہ یہ روایت دلیل کی رو سے زیادہ
قوی اور راجح ہے لیکن اوسمین شبہ قوی پیدا ہوا اسواسطے کہ اس کے خلاف بھی ابو حنیفہ اور دیگر
ائمہ سے مروی ہے درصورت روایت عدم جواز تعدد کی معتبر ہی نہ قول ضعیف پس اس بنا پر ادا
کرنا چار رکعت کا بعد جمعہ درصورت توہم کے مستحب اور درصورت شک اور اشتباہ کے واجب
ہان اگر ادا کرنا اس چار رکعت کا سبب فساد ہو تو برملا ادا کرے اور کلام درصورت نہونے مفسدہ
کے ہے کیونکہ مقدسی نے کہا ہے کہ ہم عوام کو ان چار رکعت کے پڑھنے کا حکم نہیں دیتے بلکہ خواص
کو دلالت کرتے ہیں **مستہجم** ثانیا استدلال ان بزرگون کا عدم جواز تعدد پر بایں اسکے
کہ تجویز تعدد کی کسی صحابی اور تابعی سے محفوظ نہین اور کچھ معلوم نہین ہوتا حال انکہ کوئی صاف حکم
منع تعدد مین بھی وارد نہین ہوا چنانچہ صاحب رد المحتار لکھتے ہین ولم نجد دلیلا علی عدم
جواز التعدد یعنے کوئی دلیل تعدد کے ناجائز ہونے پر نہین پائی گئی پس یہ استدلال ضعیف اور ناتمام ہے
بلکہ درباب جواز تعدد کے ایک روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وارد ہوئی ہے ارکان اربعہ مین
ہے قال الامام محمد ورواہ عن الامام ابی حنیفۃ وہذہ الروایۃ ہی المختارۃ وعلیہ الفتوی انہ یجوز تعدد الجمعۃ
مطلقا اثنین او اکثر وقولہم الجمعۃ جامعۃ للجماعات ان ارادوا الجماعات التی بغیر الجمعۃ نسلم ولا یلزم منہ
نفی التعدد وان ارادوا انہا جامعۃ للجماعات کلہا باسرہا بان لا یصح لہا الا جماعۃ واحدۃ فہو ممنوع

لا بد الا بانه من دليل ولنا ما صح عن امير المومنين علي رضي الله تعالى عنه انه امر بتعدد الجمعة وهذا الاثر
صحيح صححه ابن تيمية في منهاج السنة اور علاوہ اس کے زمانہ سابق میں بخوف فتنہ کے تعدد جمعہ کا
تجویز نہ کیا گیا تھا اور اب جو وہ خوف نہ رہا تو تعدد اپنی اصل پر جائز ٹھہرا لیکن جواز تعدد سے یہ مراد نہیں
ہے کہ عموماً بلا ضرورت اور بلا لحاظ اہلیت اور قابلیت امام کے جابجا ہر ایک مسجد میں جمعہ پڑھا جاوے
اور جاہل لوگ امام بنائے جاویں (جو موجب تقلیل جماعت اور فساد نماز کا ہے) جیسا کہ اس زمانہ میں
کثرت غیر ضروری نماز جمعہ کی اور لیاقت امام صاحبوں کی مشاہدہ کیجاتی ہے بلکہ بقدر حاجت اور بحفظ
شرائط امامت تعدد جائز ہے - چنانچہ اقوال فقہا اور تحریر ما سبق پر غور کرنے سے یہ امر بخوبی ظاہر
ہوتا ہے اور میزان شعرانی میں ہے وقال الطحاوي يجوز تعدد الجمعة في البلد الواحد بحسب الحاجة ولو اكثر
من جمعتين وقال داود الجمعة كسائر الصلوات يجوز لاهل البلدان ان يصلوها في مساجدهم فالاول وما عطف
عليه فيه تخفيف وقول داود تخفيف فرجع الامر الى مرتبتي الميزان ووجه الاول ان امامة الجمعة من منصب
الامام الاعظم وكانت الصحابة لا يصلون الجمعة الا خلفه ومعهم الخلفاء الراشدون على ذلك وكان كل
من جمع بقوم في مسجد آخر خلاف المسجد الذي فيه الامام الاعظم يلعب الناس به ويقولون ان فلانا ينازع
في الامامة فكان يتولد من ذلك فتن كثيرة فسد الائمة هذا الباب الا لعذر يرضى به الامام الاعظم كضيق مسجده
عن جميع اهل البلد فهذا سبب قول الائمة انه لا يجوز تعدد الجمعة في البلد الواحد الا اذا عسر اجتماعهم
في مكان واحد فبطلان الجمعة الثانية ليس لذات الصلوة وانما ذلك لخوف الفتنة وقد كتب الامام
عمر بن الخطاب الى بعض عماله اقيموا الجماعة في مساجدكم فاذا كان يوم الجمعة فاجتمعوا كلكم خلف امام واحد
انتهى - ولعل ذلك مراد داود بقوله ان الجمعة كسائر الصلوات ويؤيده عمل الناس بالتعدد في سائر
الامصار من غير منازعة في التفتيش عن سبب ذلك ولعله مراد الشارع ولو كان التعدد منهيا عنه
لا يجوز فعله بحال ولورد ذلك ولو في حديث واحد ولهذا اوت همة الشارع صلى الله عليه وسلم في التسهيل
على امته في جواز التعدد في سائر الامصار حيث كان اسهل عليهم من الجمع في مكان واحد فافهم فان
قلت فما وجه اعادة بعض الشافعية ظهرا بعد السلام من الجمعة مع ان الله تعالى لم يفرض عليهم يوم الجمعة

صلوة الظهر وانما فرض الجمعة فلا يصلي الظهر الا عند العجز عن تحصيل شروط الجمعة مثلا فالجواب ان

وجه ذلك الاحتياط والخروج من شبهة الخلاف ومنع الائمة التعدد بقطع النظر عما ذكرناه من خوف الفتنة

او خوف وقوع التعدد بغير حاجة كما هو مشاهد في مساجد مصر وغيرها فقد صار العميان الذين يقرؤن على

قبور الاموات والابواب بفلوس يخطبون ويصلون بالناس الجمعة من غير نكير مع ان مذهب الائمة

يقتضي ان جواز التعدد مشروط بالحاجة فكان صلوتها ظهرا في غاية الاحتياط وان كانت الجمعة صحيحة

على مذهب داود فافهم — خلاصہ اسکا یہ ہے کہ وجہ منع تعدد کی یہ ہے کہ امامت جمعہ کی منصب

بڑے امام کا ہے سو صحابہ اوسکے پیچھے جمعہ پڑھتے تھے اور خلفا راشدین نے اوسکا اتباع کیا

تو جو کوئی جمعہ پڑھاتا قوم کو دوسری مسجد میں سوا اوس مسجد کے جسمیں بڑا امام ہوتا لوگ اوس کے ساتھ

بازی کرتے اور کہتے کہ فلانا چاہتا ہے کہ آگے بڑھے امامت میں لاکن اس سبب سے بہت فتنا اٹھے تو

لہذا امام صاحب [illegible] نے اس دروازہ کو بند کر دیا لیکن بسبب فتنہ کے جسمیں بڑا امام راضی ہو تعدد جائز کہا

جیسے اوسکی مسجد ہو تنگ ہو تا سب شہر والوں سے سو اسی سبب سے [illegible] کہ ایک شہر

میں کئی جگہ جمعہ جائز نہیں مگر جبکہ جمع ہونا سب کا ایک مسجد میں دشوار ہو سو باطل ہوتا ہے جمعہ کا

کچھ ذات نماز کے سبب نہیں بلکہ بخوف فتنہ کے ہے پس تحقیق لکھا تھا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے

اپنے بعض عاملوں کو کہ قایم کرو جماعت اپنی اپنی مسجد میں پھر جب جمعہ کا دن ہو تو سب جمع ہو جاوے

ایک امام کے پیچھے پھر بسبب جاتا رہنے خوف فتنہ کا تعدد اپنی اصل پر جائز ہو گیا اور اسیے

کہ یہی مراد داود کی ہو اس قول سے کہ جمعہ مثل اور نماز کے ہے اور اسکی تائید کرتا ہے عمل لوگوں کا

تعدد پر سب شہروں میں اور شاید یہی مراد شارع کی ہو اور اگر تعدد ممنوع ہوتا اور کسی حال میں جائز نہ ہوتا

تو بے شک یہ حکم وارد ہوتا اگرچہ ایک ہی حدیث میں ہوتا پس اسواسطے نافذ ہوئی ہمت شارع صلی اللہ

علیہ وسلم کی اپنی امت پر آسانی کرنے میں جواز تعدد کی ساتھ اور وجہ پڑھنے بعض شافعیہ کی ظہر کو جمعہ کے بعد

احتیاط ہے اور خارج ہونا شبہ خلاف سے قطع نظر کرکے خوف فتنہ یا خوف وقوع تعدد سے

بغیر حاجت جیسے اکثر مصر وغیرہ کے مسجدوں میں دیکھا گیا کہ اندھے جو مردوں کی قبروں یا دروازوں پر بیٹھتے ہیں

کلام مجید پڑھتے ہیں وہ خطیب ہیں اور نماز جمعہ کی پڑھاتے ہیں اور کوئی انکار نہیں کرتا۔ الحاصل تقریر سابق سے ثابت ہوا کہ روایت عدم جواز تعدد کو وجوہ متعددہ سے ضعف پہنچی ہے اور چونکہ پڑھنا چار رکعت ظہر کا بعد جمعہ کو اسی ضعف پر مبنی تھا وہ ضعیف ہوا بلکہ اصل ہی گیا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ اس چار رکعت کے پڑھنے میں خوف مفسدہ اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا امر عظیم ہے چنانچہ بحر الرائق نے اس خوف سے مطلقاً اوس کا انکار کیا اور صاحب رد المحتار نے پہلا پڑھنے کو اور بعضوں نے جمعہ کے بعد پڑھنے کو منع کیا اور مقدسی نے عوام کو حکم نہ دیا بلکہ خواص کو دلالت سے کہنا چاہتا ہوں کہ بعد غور کے دونوں قول اخیر (قول رد المحتار اور قول بعض) مقدسی کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں اور مقدسی کا قول تائید کلام بحر کی کرتا ہے واللہ اعلم اور بہرحال قدر مشترک اور متفق علیہ ان اقوال میں خوف مفسدہ کا ہے بلا خلاف (حالانکہ یہ مفسدہ جیسا کہ عوام کے پڑھنے میں ہے خواص کے پڑھنے میں بھی ہے کیونکہ خواص بھی اسی خیال سے پڑھتے ہیں کہ جمعہ شاید صحیح نہ ہوا ہو فرض ادا ہوا یا نہوا اما اس سے کہ ملاحظہ میں یا خفیہ جمعہ کے بعد یا قبل [illegible] یہ امر اعتقادی ہے قلب سے تعلق رکھتا ہے خواص عوام ظاہر و خفیہ میں [illegible] ہاں اتنا فرق ہے کہ ظاہر میں پڑھنا اوروں کا مشہور ہوتا ہے اور خفیہ میں ضرر اپنے اوپر عائد ہوتا ہے) پس پڑھنا ان چار رکعت کا [illegible] کے پڑھنے میں خوف اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا تھا بلکہ بطریق اولیٰ ہے اور جیسا کہ زمانہ میں بعض جاہل عدم فرضیت جمعہ کی حنفیہ کی طرف منسوب کرتے تھے (بحر ناقلا عن فتح القدیر) آجکل [illegible] اکثر عوام بلکہ خواص بھی مطلقاً ایسا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور بر تقدیر تسلیم جنہوں نے اس چار رکعت کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے الاحتیاط کہا ہے اور ساتھ ہی اوسکے خواص ہی (مقدسی) اور فی الحقیقت اخذ بالاحتیاط کا خواص سے ہے نہ کہ عوام اور یہاں خطاب عوام سے ہے نہ خواص فاین ہذا من ذاک ملنا الخطر بالبال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ **بیان وجہ دوم** یعنی ادا کرنا ان چار رکعت ظہر کا بعد جمعہ کے بسبب وقوع شک کے متحقق شرائط جمعہ میں۔ سو واضح ہو کہ جملہ شرائط جمعہ علی الخصوص شرط مصر جامع اور شرط سلطان میں جو جو شکوک تھے وہ سب فصل چہارم میں بدلائل کتب معتبرہ رفع کر دئے گئے تو پھر توہم فقدان شرط من الشروط توہم فاسد ہو قابل اعتبار نہیں علی الخصوص توہم عوام۔ پس اب کوئی عذر بعد جمعہ ظہر کے اعتبار کا نہیں ہے اس رسالہ کے مخاطبین کو باقی رہتا کما مر انفا اندر صورت ظہر کے پڑھنے میں بعد جمعہ بجز اسکے کہ وقت [illegible] تھین ضائع ہوجاوین اور کچھ حاصل نہیں اور اعتقاد عدم فرضیت جمعہ کا

مزید براں کیونکہ جب نماز جمعہ بشرائط واقع ہوئی تو نماز ظہر ساقط ہوگئی فلا تکونن من الممترین اور مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے

بجواب خط مولوی محمد صادق صاحب کے یہ لکھا ہے کہ جب وجوب جمعہ کا قطع نظر شرائط سے ہے تو اگر بعد جمعہ کے پڑھنے سے نماز جمعہ میں

اور کاہلی واقع ہو اور کم فہم لوگ بسبب کوتہ فہمی کے شرائط جمعہ کو مفقود سمجھکر جمعہ کو ترک کر دیں در صورت معنی وقت کو یہ سوجھا ہے کہ جمعہ کی

تاکید کرے اور ظہر سے باز رکھے تا جمعہ مستقیم ہوں اور جمعہ کو قائم کریں۔ حیث قال چون وجوب نفس جمعہ قطع نظر از شرائط است

وہم از شعائر اسلام اگر از ادائے نماز ظہر تہاون در ادائش ہو عوام کم فہم بایں وجہ کہ نہیں وسعت کاہلی مقصود

شدن شرائط موجب ترک جمعہ شود نہ باعث افزائش ظہر لہذا بضرورت گمان این چنین مفتی وقت را تاکید جمعہ و ممانعت

از ادائے ظہر بعد است اور امید کہ ظہر باز دارد تا جمعہ مستقیم شوند و جمعہ را قائم کنند۔ بالجملہ مسلمان کو لازم ہے کہ نماز جمعہ کو

ہر موضع اور ہر تقدیر پر ادا کرے کہ فرضیت اوسکی حدیث اور قرآن سے ثابت ہے اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ تا قیامت

اسکی فرضیت رہیگی اور منکر اوسکا کافر اور فرض کسی شرط کے نہ پائے جانے سے جمعہ کی فرضیت میں کچھ خلل واقع نہیں ہوتا

کما سبق **مسئلہ** نیت نماز جمعہ کی یوں کرے۔ نویت ان اسقط فرض الظہر عن ذمتی باداء رکعتی صلوٰۃ فرض الجمعۃ۔

نیت کرتا ہوں کہ اوتاروں فرض ظہر کا اپنے ذمہ سے باداء دو رکعت فرض جمعہ کے۔ ولیکن ہذا آخر ما اردنا ایرادہ

فی مقدمۃ ہذا الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

شروع رسالہ اللمعہ فی خصائص الجمعہ

قال الشیخ رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ تیمنا بالتسمیۃ

الحمد للہ الذی خص ہذہ الامۃ المحمدیۃ بالاوفر ما من العطایا السنیۃ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر البریۃ وبعد فقد حکی

الاستاذ شمس الدین ابن الصائغ فی کتاب [illegible] ان الجمعۃ [illegible] اختصت بما [illegible]

استیفا [illegible] بذکرہا [illegible] فتہا [illegible] سبیل الاجمال [illegible] واللہ الموفق

اور بعد حمد و صلوٰۃ کے پس تحقیق ذکر کیا استاد شمس الدین ابن الصائغ نے [illegible] جمعہ [illegible]

[illegible] زیادہ اوسکے ثابت کیا [illegible] اس مختصر [illegible] طریق اختصار [illegible] کیا تو پائیں خصوصیت

اور اللہ توفیق دینے والا۔ **الخصوصیۃ الاولیٰ** انہ عید ہذہ الامۃ۔ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ جمعہ اس امت کی عید ہے اخرج ابن ماجہ

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا یوم عید جعلہ اللہ للمسلمین فمن جاء الی الجمعۃ فلیغتسل وان کان طیب

فليمس منه وعليكم بالسواك ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ عید کا دن ہے مقرر کیا ہے اسکو اللہ نے مسلمانونکے لئے سو جو کوئی آوے نماز جمعہ کیطرف تو اوس کو چاہئے کہ نہاوے اور خوشبو ہو تو لگاوے اور لازم پکڑو مسواک کرنے کو - **ف** صاحب سفر السعادت نے یہ خصوصیت ان الفاظ سے لکھی ہے کہ روز جمعہ عید ہے کہ ہر ہفتہ مین مکرر آتی ہے اور بیان غسل روز جمعہ کا اسوہ خصوصیت مین ہوگا **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فی جمعة من الجمع معاشر المسلمین ان ہذا یوم جعله الله لكم عيدا فاغتسلوا وعليكم بالسواك - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ مین جمعون سے اے گروہ مسلمانان یہ دن ہے کہ مقرر کیا اللہ نے اسکو تمہارے لئے عید سو نہاؤ اور لازم پکڑو مسواک - **الخصوصية الثامنة** انه يكره صومه منفردا - دوسری خصوصیت یہ کہ روزہ جمعہ کا تنہا مکروہ ہے - **ف** سفر السعادت مین ہے کہ روزہ جمعہ کا تنہا جمہور علما کے نزدیک مکروہ ہے بالکراہت تنزیہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہ سے روایت ہے کہ مکروہ نہین ہے اور ظاہر یہی ہے کہ طالب کو چاہئے کہ ہمیشہ طاعت اور عبادت مین مشغول رہے تخصیص بعض اوقات کی اگرچہ متبرک ہون کوئی چیز نہین حدیث

الشیخین عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یصومن احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبله او بعده - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ روزہ رکھے کوئی تم مین فقط جمعہ کے دن مگر یون کہ جمعہ سے پہلے روزہ رکھے یا بعد **ف** یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ کہ یعنی دو ملا کر رکھے - **واخرجا** عن جابر قال نہی النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الجمعة - جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جابر نے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فقط روز جمعہ سے - **واخرج** البخاری عن جویریة ام المومنین رضی اللہ عنہا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم دخل علیها یوم الجمعة وهی صائمة فقال اصمت امس فقالت لا قال اترید

ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری۔ جویریہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اونکے پاس جمعہ کے دن اور وہ روزہ سے تہین پوچھا آپ نے
کیا تونے کلہہ روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین پوچھا کیا کلہہ روزہ رکہنے کا ارادہ ہے عرض کیا نہین
فرمایا تو افطار کر۔ واخرج الحاکم عن جنادۃ بن ابی امیۃ الازدی قال دخلت علے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فی نفر من الازد یوم الجمعۃ فدعانا الی طعام بین یدیہ فقلنا انا صیام فقال اصمتم
امس قلنا لا قال فتصومون غدا قلنا لا قال فافطروا الا تصوموا یوم الجمعۃ منفردا۔ جنادۃ بن ابی امیہ ازدی
سے روایت ہے کہا جنادہ نے مین حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
گروہ مین ازدسی جمعہ کے دن سو بلایا ہمکو آپنے کہانے کو جو آپکے سامنے تہا ہمنے عرض کیا کہ ہم
روزہ دار ہین فرمایا کیا تمنے کلہہ روزہ رکہا تہا عرض کیا نہین فرمایا کیا کلہہ روزہ رکہوگے عرض کیا نہین
فرمایا تو افطار کرو نہ رکہو روزہ جمعہ کا تنہا۔ واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا تخصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام
الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آپنے سب
راتوں مین سے جمعہ کی رات کو شب بیداری کے واسطے خاص نکرو اور دنون مین سے جمعہ کے دن کو
روزہ رکہنے کے واسطے خاص نکرو مگر اسطرح کہ اور دنون مین جنمین تم روزہ رکہتے ہو جمعہ کا دن
آپڑے۔ ف یعنے جن روزونکی تمکو عادت ہے اور رکہا کرتے ہو اونمین جمعہ کا دن آپڑے
تو مضائقہ نہین اوس جمعہ کے دن روزہ رکہنے کا۔ سبب یہ ہے کہ جیسا جمعہ کے واسطے سب
دن برابر ہین اور بدون حکم شرع کے کسیوقت کو فضیلت نہین اور کسیکو درست نہین کہ اپنی طرف سے
کسیدن مین خصوصیت لگادے۔ قال النووی الصحیح من مذہبنا وبہ قطع الجمہور کراہۃ صومہ منفردا
وفی وجہ انہ لا یکرہ الا لمن یضعفہ صومہ عن العبادۃ واضعفہ لحدیث احمد والترمذی والنسائی وغیرہم
عن ابن مسعود ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قلما کان یفطر یوم الجمعۃ واجاب الاول عنہ بانہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یصوم الخمیس فوصل الجمعۃ بہ۔ کہا نووی نے ہمارا صحیح مذہب یہی ہے کہ روزہ جمعہ کا

تنہا مکروہ ہے اور اسی پر یقین کیا ہے جمہور نے اور دوسری وجہ مین یہ ہے کہ روزہ جمعہ کا
اوسکو مکروہ ہے کہ اگر روزہ رکھے گا تو اور عبادت سے مانع ہوگا یعنے روزہ اوسکو ناتوان کریگا
تو اور عبادت نکر سکے گا اور ضعیف کیا ہے وجہ اول کو بدلیل حدیث احمد اور ترمذی اور نسائی وغیرہ
کے ابن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کمتر روزہ چھوڑتے تھے جمعہ کا اور جواب دیا اس
دلیل کا قائلین وجہ اول نے اسطور پر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ کا روزہ رکھا کرتے
تھے سو جمعہ کا دن بھی اوسکے ساتھ ملا لیتے تھے ۔ واختلف فی الحکمة التی کرہ صومہ لاجلها والصحیح
کما قال النووی انہ کرہ لانہ شرع فیہ عبادات کثیرة من الاذکار والدعاء والقراءة والصلوٰة علی النبی
صلے اللہ علیہ وسلم فاستحب فطرہ لیکون اعون علے اداء ہذہ الوظائف بنشاط من غیر ملل ولا سآمة
وہو نظیر الحاج بعرفات فان الاولی لہ الفطر بہذہ الحکمة اور اختلاف ہوا ہے حکمت مین جسکے
سبب روزہ جمعہ کا مکروہ ہوا اور صحیح موافق قول نووی کے یہ ہے کہ اسواسطے مکروہ ہے کہ جمعہ
کے دن بحکم شرع بہت سی عبادتین مقرر ہوئی ہین ذکر اور دعا اور پڑھنا قرآن کا اور درود پڑھنا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر لہذا مستحب ہوا روزہ نرکھنا جمعہ کا تاکہ زیادہ قوت ہو ان وظائف
کے ادا کرنے پر خوشی کے ساتھ بغیر تکان اور تکلیف کے اور یہ نظیر حج کرنے والی کی ہے عرفات
مین کہ اوسکو افطار بہتر ہے اسی حکمت سے قال فان قیل لو کان کذلک لم تزل الکراہة بصوم
قبلہ او بعدہ لبقاء المعنے المذکور فالجواب انہ یحصل لہ بفضیلة الصوم الذی قبلہ او بعدہ ما یجبر ما قد
یحصل من فتور او تقصیر فی وظائف یوم الجمعة بسبب صومہ کہا نووی نے اگر کوئی یہ کہے کہ اگر ایسا ہے
تو ایکدن قبل یا بعد جمعہ کے روزہ رکہنے سے بھی کراہت نہ دور ہو کیونکہ وہ وقت اسیطرح موجود
تو جواب اوس کا یہ ہے کہ جمعہ سے ایکدن قبل یا بعد روزہ رکہنے سے جو فضیلت حاصل ہوتی ہے
اوس سے وہ نقصان جو جمعہ کے روزہ سے جمعہ کے وظائف مین لاحق ہوتا ہے جاتا رہتا ہے ۔
وقیل الحکمة خوف المبالغة فی تعظیمہ بحیث یفتتن بہ کما افتتن قوم بالسبت قال وہذا باطل منتقض
بصلوٰة الجمعة وسائر ما شرع فیہ من انواع الشعائر والتعظیم ما لیس فی غیرہ وقیل الحکمة خوف اعتقاد

وجوبه قال وہذا منتقض بغیرہ من الایام التی ندب صومها وہذا ماذکرہ النووی وعلی غیرہ قولا آخر

ان علته کونه عیدا والعید لا یصام واختارہ ابن حجر وایدہ بحدیث الحاکم عن ابی ہریرۃ مرفوعا یوم الجمعة

یوم عید فلا تجعلوا یوم عیدکم یوم صیامکم الا ان تصوموا قبله او بعدہ ۔ اور بعض نے کہا کہ حکمت کراہت جمعہ کے روزہ کی خوف مبالغہ کا ہے تعظیم میں جمعہ کی کہ اوسکے سبب سے لوگ فتنہ میں پڑجاوین جیسے کہ ایک قوم روز شنبہ کی تعظیم سے فتنہ میں پڑگئی (یعنے یہود) کہا نووی نے یہ باطل اور نادرست ہے اسواسطے کہ نماز جمعہ اور تمام احکام شرع اور عبادات اسلام اور تعظیم جمعہ کے واسطے ہے اور دنوں کے لئے نہیں اور بعض نے کہا حکمت خوف اعتقاد واجب ہونے جمعہ کی روزہ کا کہا نووی نے یہ بھی نادرست ہے کیونکہ جمعے کے سوا اور ایام میں بھی روزہ مستحب ہے یہ وہ ہے جو نووی نے ذکر کیا اور نووی کے سوا اوروں نے یہ کہا ہے کہ علت کراہت روزہ جمعہ کی جمعہ کا عید ہونا اور عید کے دن روزہ نہیں اور اسکو اختیار کیا ابن حجر نے اور تائید کی اسکی حدیث حاکم سے کہ روایت کی اوسنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا کہ روز جمعہ روز عید ہے سو مت مقرر کرو اپنے عید کے دن کو روزہ کا دن مگر یوں کہ ایک دن اوس سے پہلے یا پیچھے روزہ رکھو ۔ وروی ابن ابی شیبة

عن علی قال من کان منکم متطوعا من الشهر فلیصم یوم الخمیس ولا یصوم یوم الجمعة فانه یوم طعام وشرب

وذکر ۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جو کوئی تم میں سے نفل روزہ رکھے مہینے میں تو روزہ رکھے پنجشنبہ کو اور نہ رکھے جمعہ کو کہ وہ کھانے اور پینے اور ذکر کا دن ہے ۔ وقال الآخرون

بل الحکمة مخالفة الیهود فانهم یصومون یوم عیدهم ای یفردونه بالصوم فنهی عن التشبه بهم کما نهوا فی یوم

عاشوراء الصیام یوم قبله او بعده وہذا القول ہو المختار عندی لانه لا ینتقض بشیء ۔ اور اوروں نے کہا یوں نہیں بلکہ حکمت مخالفت یہود کی ہے کہ وہ روزہ رکھتے ہیں اپنی عید کے دن فقط سو منع کیا گیا اونکی مشابہت سے جیسے مخالفت اونکی کی گئی عاشورہ کے دن میں ایک دن پہلے یا پیچھے روزہ رکھنے سے اور میرے نزدیک یہی قول مختار ہے کہ اوسپر کوئی اعتراض نہیں ہوتا ۔

الخصوصیة الثالثة

انه یکرہ تخصیص لیلته بالقیام للحدیث السابق لکن اخرج الخطیب فی الرواة عن مالک من طریق اسمٰعیل

بن ابی اویس عن زوجتہ بنت مالک بن انس ان اباہا مالکا کان یحیی لیلۃ الجمعۃ - تیسری خصوصیت
یہ ہے کہ مکروہ ہے خاص کرنا جمعہ کی رات کا قیام کے ساتھہ بدلیل حدیث سابق کے مگر بنت مالک
ابن انس سے روایت ہے کہ باپ اوسکا مالک زندہ رکھتا تھا شب جمعہ کو (یعنے جاگتا تھا قیام اور
عبادت کے ساتھہ) **الخصوصیۃ الرابعۃ** قراءۃ الم تنزیل وہل اتی علی الانسان فی صبحہا
چوتھی خصوصیت پڑھنا الم تنزیل اور سورہ ہل اتے علے الانسان کا نماز صبح مین جمعہ کی - **اخرج**
الشیخان عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقرا یوم الجمعۃ فی صلوۃ الفجر الم تنزیل
السجدہ وہل اتے علی الانسان وفی الباب عن ابن عباس وابن مسعود وعلی وغیرہم ولفظ ابن مسعود
عند الطبرانی یدیم ذلک قیل والحکمۃ فی قراءتہما الاشارۃ علے ما فیہما من ذکر خلق آدم واحوال یوم القیامۃ
لان ذلک کان ویقع یوم الجمعۃ ذکرہ ابن وحیۃ وقال غیرہ بل قصد السجود الزاید - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے جمعہ کے دن فجر کی نماز مین الم تنزیل السجدہ
اور ہل اتے علے الانسان اور اس باب مین ایک روایت ہے ابن عباس اور ابن مسعود اور علی
وغیرہم رضی اللہ عنہم سے اور لفظ ابن مسعود کا نزدیک طبرانی کے یہہ ہے (ہمیشہ کرتے تھے آپ اسکو)
کہا گیا حکمت ان دونون سورہ کے پڑہنے مین اشارہ ہے پیدایش آدم عم اور احوال روز قیامت پر
جو ان دونون سورہ مین مذکور ہے کیونکہ پیدایش آدم ہوی اور قیامت ہوگی جمعہ کے دن ذکر کیا
اسکو ابن وحیہ نے اور کہا اوروں نے بلکہ نہین بلکہ سورہ سجدہ کا قصد سجدہ زائد کی آپ پڑہتے
تھے **واخرج** ابن ابی شیبۃ عن ابراہیم النخعی انہ قال یستحب ان یقرا فی الصبح یوم الجمعۃ بسورۃ
فیہا سجدۃ **واخرج** ایضا عنہ انہ قرا سورۃ مریم **واخرج** ابن عون قال کانوا یقرؤن
فی الصبح یوم الجمعۃ بسورۃ فیہا سجدۃ - اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ابراہیم نخعی سے کہ مستحب ہے
جمعہ کی نماز صبح مین ایسی سورہ پڑہنی جس مین سجدہ ہو اور انہین سے یہ بہی روایت ہے کہ انہون نے
پڑہی سورہ مریم اور ابن عون نے روایت کی کہ پڑہتے تھے لوگ نماز صبح مین جمعہ کے دن
کوئی سورہ جسمین سجدہ ہوتا - **ف** صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے کہ مراد آپ کی سورہ سجدہ

اور ہل اتی علی الانسان کے پڑھنے سے کچھ تخصیص روز جمعہ کی نہ تھی سجدہ کے ساتھ جیسا کہ
بعضون نے گمان کیا ہے کہ اگر ان سورتون کا پڑھنا میسر نہو تو بعوض انکے اور کوئی سورہ پڑھے
جسمین سجدہ ہو یا اول رکعت مین سورہ سجدہ سجدہ تک پڑھے اور دوسرے مین بقیہ صورت
پڑھے حاصل یہ ہے کہ سورہ سجدہ اور ہل اتی علی الانسان کا پڑھنا جمعہ کے خواص سے ہے اور قسطلانی
مین ہے کہ ابن ماجہ مین لفظ یدیم ذالک بھی ہے اور یہ الجملہ لفظ دلالت کرتا ہے مسنون ہونے پر
اور اسکو اخذ کیا ہے کوفیون اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل علم نے صحابہ اور تابعین سے
اور مکروہ سمجھا ہے امام مالک نے بوجہ کراہت کی خوف سے اسکا کہ عام لوگ وجوب کا اعتقاد کرنے
لگین گے تو چاہیے کہ کبھی کبھی ترک بھی کیجاوے واسطے دفع اس شبہ کے اور ایسا ہی کہا ہے
صاحب محیط نے حنفیہ مین سے اور سوائے سورہ الم سجدہ کے اور کوئی سورہ سجدہ والی پڑھی
جاوے سو اسکو ابن سلام نے منع کیا ہے اور کہا ہے نماز کو باطل کرنیوالی ہے ۔

الخصوصیة الخامسة ان صلوة صبحها افضل الصلوات عند الله - ایک یہ خصوصیت
یہ ہے کہ نماز صبح جمعہ کی اللہ کے نزدیک سب نمازون سے افضل ہے **اخرج** سعید بن منصور
فی سننه عن ابن عمر انه فقد حمران فی صلوة الصبح فلما جاء قال ما شغلك عن هذه الصلوة اما علمت ان
افضل الصلوة عند الله صلوة الصبح يوم الجمعة فی جماعة المسلمین - سعید بن منصور نے ابن عمر سے
روایت کی کہ انہون نے نہ پایا حمران کو نماز صبح مین جب آیا حمران اس سے پوچھا کس چیز نے
روکا تجکو اس نماز سے کیا تو نہین جانتا کہ زیادہ قدر و منزلت والی نماز اللہ کے نزدیک نماز صبح
ہے جمعہ کی مسلمانونکی جماعت مین **واخرجه** البیہقی فی الشعب عن جابر بلفظ ان افضل الصلوات
عند الله صلوة الصبح یوم الجمعة فی جماعة - اور بیہقی نے یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی
کہ بیشک افضل سب نمازون مین اللہ کے نزدیک نماز صبح ہے جمعہ کے دن جماعت مین
واخرج البزار والطبرانی عن ابی عبیدة ابن الجراح قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ما من الصلوات صلوة افضل من صلوة الفجر یوم الجمعة فی الجماعة وما احسب من شهدها منکم الا مغفورا له

اور روایت کی بزار اور طبرانی نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے نمازوں میں کوئی نماز افضل نہیں نماز فجر سے جمعہ کی جماعت کے ساتھہ اور میں نہیں
گمان کرتا اوسکو جو حاضر ہو تم میں سے اس نماز میں مگر بخشا گیا - الخصوصیة السادسة

صلوة الجمعة واختصاصها بركعتين وهي في سائر الايام اربع - چھٹی خصوصیت نماز جمعہ ہے -
اور اوس کا خاص ہونا دو رکعت کے ساتھہ حال آنکہ وہ نماز اور سب دنوں میں چار رکعت ہے
ف یعنے نماز جمعہ بجاے ظہر کے نماز کے ہے اور ظہر کی نماز اور دنوں میں چار رکعت ہے

الخصوصیة السابعة انها تعدل حجة - ساتوین خصوصیت یہ ہے کہ نماز جمعہ برابر ہے
ایک حج کے ثواب میں - اخرج حمید بن زنجویہ فی فضائل الاعمال والحافظ ابن ابی اسامة فی مسنده
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الجمعة حج المساكين - ابن عباس رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ مسکینوں کا حج ہے واخرج ابن
زنجویہ عن سعید بن المسیب قال الجمعة احب الی من حجة التطوع اور سعید بن مسیب سے روایت ہے
کہا اونہوں نے البتہ جمعہ مجکو دوست زیادہ ہے حج نفل سے - الخصوصیة الثامنة الجهر فيها
وصلوات النهار سرية - آٹھوین خصوصیت قرات بالجہر ہے نماز جمعہ میں اور سب نمازین دن کی
سری ہیں (یعنے چپکے پڑھی جاتی ہیں) الخصوصیة التاسعة قراءة الجمعة والمنافقين
نوین خصوصیت پڑھنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز جمعہ میں - اخرج مسلم عن ابی هريرة
قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم يقرأ في الجمعة بسورة الجمعة واذا جاءك المنافقون واخرجه
الطبرانی فی الاوسط بلفظ بالجمعة يحرض به المؤمنين وفي الثانية بسورة المنافقين يقرع بها المنافقين
مسلم نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے اپنے نماز
جمعہ میں سورہ جمعہ اور اذا جاءك المنافقون اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں اس لفظ
کے ساتھہ (کہ پڑھتے تھے آپ سورہ جمعہ کو آمادہ کرتے تھے مسلمانوں کو جمعہ کی نماز پر اوس کے پڑھنے
سے اور دوسری رکعت میں پڑھتے تھے سورہ منافقون ڈراتے تھے اوس سے منافقوں کو.

دلیہ سورہ جمعہ کے پڑھنے سے مسلمان لوگ آمادہ اور مستعد ہوجاتے تھے نماز جمعہ پر اور سورہ
منافقون کے پڑھنے سے منافق لوگ خائف ہوجاتے تھے - ف مسوی مین ہے کہ مستحب ہے
پہلی رکعت مین نماز جمعہ کی سورہ جمعہ اور دوسری مین ہل اتاک یا سبح اسم یا منافقون پڑھنا اور کہا
محلی نے روضہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے سورہ جمعہ اور منافقون ایک وقت
مین اور سبح اسم اور غاشیہ دوسرے وقت مین جیسا کہ صحیح مسلم مین ہے اور حنفیہ کے نزدیک مکروہ
ہے معین کر لینا کچھہ قرآن مین سے کسی نماز کے واسطے اور عالمگیریہ مین ہے کراہت جب ہے
کہ دوسری شے کا پڑھنا مکروہ سمجھے اور اگر آسانی کے واسطے یا بغرض حصول برکت ساتھہ قرأت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑھے تو کچھہ کراہت نہین مگر چاہیے کہ گاہ گاہ کوئی اور چیز بھی پڑھ لیا کرے
تاکہ جاہل یہ نہ سمجھین کہ دوسری چیز کا پڑھنا جائز ہی نہین ہے اور شرح سفر السعادت مین ہے
کہ دونون سورہ جمعہ یا منافقون نہ پڑھنا اور ایک ایک کو ع پڑھنا جیسا کہ بعض امام مسجد کرتے ہین
خلاف سنت ہے اور خلاف سنت الخصوصیۃ العاشرۃ والحادیۃ عشر والثانیۃ عشر
والثالث عشر اختصاصہا بالجماعۃ وبالاربعین وبمکان واحد من البلد وباذن السلطان
کما ذکرنا فی کتب الفقہ واقوی ما رأینا للاختصاص بالاربعین ما اخرجہ الدارقطنی
فی سننہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال مضت السنۃ ان فی کل اربعین فما فوق ذلک جمعۃ
دسوین خصوصیت خاص ہونا نماز جمعہ کا جماعت کے ساتھہ - گیارھوین چالیس آدمی کا ہونا -
بارھوین شہر مین ایک جگہ ہونا جمعہ کا - تیرھوین اذن سلطان کا جیسا کہ کتب فقہ مین بیان کیا
گیا ہے اور زیادہ قوی دلیل درباب اختصاص نماز جمعہ کی چالیس کے ساتھہ روایت دارقطنی کی ہے جابر
بن عبد اللہ سے کہا جاری ہوئی سنت اسپر کہ چالیس اور اوس سے زیادہ مین جمعہ ہے -
ف واضح ہو کہ گیارھوین اور تیرھوین خصوصیت کا بیان بذیل شرط دوم اور پنجم اور بارھوین
خصوصیت کا بیان وجہ اول اداے چار رکعت ظہر بعد الجمعہ مین مقدمۃ الکتاب سے تفصیل وار
لکھا گیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک چار مرد سے نماز جمعہ ہوجاتی ہے اور مذہب راجح اور مفتی بہ

ایک شہر مین کئی جگہ نماز جمعہ درست ہے اور اذن سلطان کی کچھ ضرورت نہین اتفاق مسلمانان شہر
واسطے اداے جمعہ کے قائمقام اذن سلطان ہے - فلینظر تمہ الخصوصیۃ الرابعۃ عشر
اختصاصها بارادۃ تحریق من تخلف عنها یعنی چودہوین خصوصیت ارادہ جلادینے گھر اون لوگون کا جو جمعہ کو
ترک کرتے ہین اخرج الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد هممت ان آمر رجلا یصلی بالناس ثم
احرق علی قوم یتخلفون عن الجمعۃ بیوتهم - ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون لوگون کے حق مین جو پیچھے رہجاتے ہین جمعہ سے یہ کہ مینے ارادہ کیا کہ حکم کرون
کسی شخص کو کہ لوگون کو جماعت کی نماز پڑہاوے پہر مین اون لوگون کے گہر جلادون جو جمعہ کی
نماز سے پیچھے رہجاتے ہین (یعنے بغیر ضرورت نماز چھوڑتے ہین) ف اس حدیث سے
بکمال تاکید فرض ہونا نماز جمعہ کا ثابت ہوا اور اسیواسطے فقہ مین لکہا ہے کہ جو تین بار جمعہ ترک
کرے اوسکی عدالت ساقط ہے گواہی کے لائق نہین - الخصوصیۃ الخامسۃ عشر
الطبع علی قلب من ترکها - پندرہوین خصوصیت مہر ہوجانا تارک جمعہ کے دل پر اخرج -
مسلم عن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتهین اقوام عن ودعهم
الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبهم ثم لیکونن من الغافلین ابن عمر و ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ضرور باز رہین لوگ جمعہ کے چھوڑنے سے نہین تو
خدا اونکے دلونپر مہر کردیگا پہر بیشک وہ غافلون مین ہوجاوینگے - واخرج ابوداود والترمذی
وحسنہ والحاکم وصححہ وابن ماجہ عن ابی الجعد الضمری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک
ثلاث جمع تہاونا بها طبع اللہ علی قلبہ - اور ابو الجعد ضمری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص چھوڑ دیوے تین جمعہ سستی سے مہر کریگا اللہ اوسکے دلپر
ف لمعات مین ہے کہ تہاون سے مراد ترک اہتمام جمعہ کا اور سستی ہے نہ استخفاف اور اہانت
کیونکہ یہ تو خود کفر ہے بلکہ بیان اوس کے معصیت عظیمہ ہونے کا ہے جو طبع اور رین کا باعث

واخرج الحاكم وابن ماجة عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلے الله علیه وسلم
قال من ترک الجمعة ثلاثا من غیر ضرورة طبع الله علے قلبه - اور جابر بن عبد الله سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول الله صلے الله علیه وسلم نے جو شخص چھوڑ دے تین جمعہ بے ضرورت مہر کریگا
الله اوسکے دل پر ف ضرورت یہ ہے کہ ظالم وغیرہ کا خوف ہو یا مینہ یا ہوت پڑتا ہو یا کیچڑ وغیرہ
تو ان صورتوں میں تارک جمعہ منافق نہین - واخرج سعید بن منصور عن ابی ہریرة قال من
ترک ثلاث جمع من غیر علة طبع الله علے قلبه وهو منافق - اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہا جو چھوڑ دے تین جمعہ بغیر مرض کے مہر کریگا الله اوس کے دل پر اور وہ منافق ہے -
واخرج عن ابن عمر قال من ترک ثلاث جمع متعمدا من غیر علة ختم الله علے قلبه بخاتم النفاق
اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے جو چھوڑ دے تین جمعہ قصدا بدون مرض کے مہر کریگا الله اوسکے
دل پر نفاق کی - واخرج الاصبہانی فی الترغیب عن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلے الله
علیه وسلم من ترک الجمعة من غیر عذر لم یکن لها کفارة دون یوم القیامة اور ابو ہریرہ رض سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول الله صلے الله علیه وسلم نے جو چھوڑ دے جمعہ بدون عذر کے نہو گا کفارہ اوسکا
ورے روز قیامت کے یعنے کوئی عمل اوسکا دنیا مین کفارہ اوس معصیت کا نہین ہو سکتا مگر روز
قیامت مین خداوند کریم رحیم اپنی رحمت واسعہ سے بخشدے - واخرج عن سمرة قال قال
رسول الله صلے الله علیه وسلم احضروا الجمعة وادنوا من الامام فان الرجل لیتخلف عن الجمعة
حتی انه لیتخلف عن الجنة وانه لمن اهلها - اور سمرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول الله صلے الله
علیه وسلم نے حاضر ہو تم جمعہ مین اور قریب ہو امام سے مقرر ایک شخص چھوڑتا ہے جمعہ سو وہ
پیچھے ہو جاتا ہے جنت سے حالانکہ وہ ہوتا ہے اہل جنت ف مہر کرنا الله کا یہ ہے
غفلت ڈالنے دل پر یعنے باز رکھے گا قبول حق سے کہا قاضی نے متکلمین نے اسمین
بہت اختلاف کیا ہے سو بعضون نے کہا مراد مہر کرنے سے کلنا لطف کا ہے اور بعضون نے
کہا مراد پیدا کرنا کفر کا ہے [illegible] قلب [illegible] الساء [illegible]

الکفارۃ لمن ترکہا ۔ سولوین خصوصیت حکم ادا کرنے کفارہ کا جمعہ کے ترک کرنیوالے کو

اخرج احمد وابوداؤد والنسائی والحاکم وابن ماجہ عن سعید بن جبیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال من ترک الجمعۃ بغیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف دینار سعید بن جبیر سے روایت

ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ترک کرے جمعہ بغیر عذر کے تو چاہیے کہ

صدقہ دے ایک دینار اور اگر نہ پاوے تو آدھا دینار ۔ واخرج ابوداود عن قدامۃ بن وبرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاتتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرہم او نصف

درہم او صاع حنطۃ او نصف صاع اور قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا جمعہ فوت ہو جاوے بغیر عذر کے وہ صدقہ دے ایک درہم

یا آدھا درہم یا ایک صاع گیہون یا آدھا صاع ف دینار ساڑہے چار ماشہ سونیکا ہوتا ہے اور

درہم چودہ قیراط اور قیراط پانچ جو تو درہم ستر جو کے برابر ہوا اور صاع ایک پیمانہ ہے جسمین آٹھ رطل

مسور یا ماش سماوے جسکے ایک ہزار چالیس درہم ہوتے ہین مرقاۃ مین ہے کہا ابن حجر نے اس

صدقہ دینے سے گناہ ترک جمعہ کا بالکل دفع نہین ہوتا بلکہ امید تخفیف گناہ کی ہے —

الخصوصیۃ السابعۃ عشر الخطبۃ ۔ سترھوین خصوصیت خطبہ ہے ۔ الخصوصیۃ

الثامنۃ عشر الانصات ۔ اٹھارہوین خصوصیت چپکا بیٹھا رہنا ۔ ف لمعات میں ہے

کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب سے امام خطبہ کے لئے خروج کرے چپ رہنا واجب ہے

اور کلام حرام اور صاحبین کے نزدیک خطبہ سے قبل اور بعد کلام جائز ہے اور مصفی میں ہے

کہ چپ رہنا خطبہ کے وقت امام شافعی کے قول جدید مین سنت موکدہ ہے اور قول قدیم مین

فرض اور کلام مکروہ تحریمی اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ امام شافعی سے وجوب اور استحباب سکوت

کے دونون روایتین ہین اور قاضیخان مین ہے کہ مستحب ہے قوم کو متوجہ ہونا امام کیطرف

خطبہ کے وقت اور خطبہ کا سننا افضل ہے جواب سلام اور جواب چھینک سے اور درود شریف

کے پڑھنے سے اور سراجیہ مین ہے کہ چھینکنے والے کو الحمد للہ رب العالمین کہنا جائز نہین

اور درمختار میں ہے کہ جب خطیب یہ آیہ پڑھے (یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما)
تو بقول حسام الدین سننے والا اس آیہ کا درود شریف دل میں پڑھے اور شمس الائمہ سرخسی نے کہا کہ
نہ پڑھے اور میزان میں ہے کہ امام اعظم کے نزدیک خطبہ کے وقت کلام حرام ہے خطبہ سننے
یا نہ سننے یعنی دور بیٹھا ہوا اور خطبہ نہ سن سکتا ہو اوسکو بھی حرام ہے اور امام شافعی کے نزدیک
جو خطبہ نہ سنتا ہو اوسکو کلام کرنا جائز ہے مگر چپ رہنا مستحب ہے روی الشیخان عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب
فقد لغوت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
تو نے کہا اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن چپ رہ اور حالیکہ امام خطبہ پڑھتا ہو تو مقرر تو نے
لغو حرکت کی ف تو چاہیے کہ اشارہ سے منع کرے نہ زبان سے واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع
وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا۔ ابو ہریرہ رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا اچھی طرح سے
جمعہ کے دن (یعنی وضو کے فرض سنت مستحب سب بجا لایا) پھر مسجد میں آیا پھر خطبہ سنا اور
اور چپکا بیٹھا رہا تو اوس کے گناہ صغیرہ بخشے گئے اوس وقت سے پچھلے جمعہ تک اور تین روز
زیادہ اور جو خطبہ کے وقت کنکریاں ٹٹولا کیا (یعنی برابر کیا زمین کو سجدہ کے لیے) تو اوس نے
بیہودہ کام کیا واخرج ابو داود عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال
من اغتسل یوم الجمعۃ ومس من طیب امرأتہ ان کان لہا ولبس من صالح ثیابہ ثم لم یتخط رقاب الناس
ولم یلغ عند الموعظۃ کانت کفارۃ لما بینہما ومن لغا وتخطی رقاب الناس کانت لہ ظہرا
اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نہایا جمعہ کے
دن اور خوشبو لگائی اپنی عورت کے پاس سے اگر تھی اوس کے پاس اور پہنی ستھرے
کپڑے پھر نہ پھلانگا لوگونکی گردنوں اور نہ بک بک کی خطبہ کے وقت تو یہ اوسکا کفارہ ہے

صغیرہ گناہ جنکے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور جسنے لغو بات کی اور پھلانگا لوگونکی گردنیں
اوسکے واسطے نماز ظہر ہے (یعنے جمعہ کے ثواب سے محروم رہا) **ف** بعض لوگونکی عادت ہے
کہ جمعہ کے دن دیر کرتے ہین اور لوگونکو پھلانگتے اور صفین چیرتے تکلیف دیتے اول صف مین جاتے
ہین اس سے معلوم ہوا کہ پھلانگنا اور صف چیرنا درست نہین یا پہلے سے اول صف مین بیٹھ رہے
اور پیچھے آوے تو جہان جگہ پاوے بیٹھ جاوے مگر امام کے واسطے تخطّے روا ہے یعنے پھلانگنا
گردنونکا مضائقہ نہین بنابر ضرورت ۔ **واخرج** ابن ماجہ وسعید بن منصور عن ابی بن کعب ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرا یوم الجمعۃ سورۃ تبارک وھو قائم یذکر بایام اللہ وابو الدردا
وابو ذر یغمزنی فقال متی انزلت ہذہ السورۃ انی لم اسمعہا الا الآن فاشار الیہ ان اسکت فلما
انصرفوا قال سالتک متی انزلت ہذہ السورۃ فلم تخبرنی فقال ابی لیس لک من صلوتک الیوم
الا ما لغوت فذہب الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ واخبرہ بالذی قال ابی فقال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صدق ابی ۔ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے پڑھی جمعہ کے دن سورہ تبارک اور آپ کھڑے نصیحت دیتے تھے ساتھ ایام خدا کے
اور ابو الدرداء اور ابو ذر مجھکو آنکھ مارتے تھے ۔ پوچھا ابو ذر نے یہ سورہ کب نازل ہوئی ہے مینے
اسکو اسیوقت سنا سو اشارہ کیا اوسکو ابی نے کہ چپ رہ پھر جب لوٹے لوگ نماز جمعہ سے کہا ابو ذر نے
مینے پوچھا تہا کہ یہ سورہ کب نازل ہوئی تو تونے مجکو نہ بتلایا کہا ابی نے تجکو اپنی نماز سے
آج کچھ ثواب نہین مگر یہ سے بیہودہ بکنا پہر گیا ابو ذر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور یہ ماجرا ذکر کیا آپ سے اور خبر دی آپکو ابی کے قول سے تو فرمایا آپ نے سچ کہا ابی نے
ف نوز الکبیر مین ہے کہ ایام خدا سے مراد احوال گذشتہ ہین انعام مطیعان اور تعذیب عاصیان
سے جیسے قصے حضرت ابراہیم اور انبیاء بنی اسرائیل وغیرہ کے **واخرج** سعید بن منصور عن ابی ہریرۃ
قال لا تقل سبحان اللہ والامام یخطب یوم الجمعۃ ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا ابو ہریرہ نے
مت کہہ سبحان اللہ اوسوقت مین کہ امام خطبہ جمعہ کا پڑھتا ہو ۔ **واخرج** عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تکلم یوم الجمعۃ والامام یخطب فہو کالحمار یحمل اسفارا والذی یقول لہ انصت

لیس لہ جمعۃ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کلام کرے اوس

حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو تو وہ مانند گدھے کی ہے کہ بیٹھ پر پوتھیاں لادے ہوئے ہیں اور جو کہے اوس سے چپ رہ تو نہیں اوسکو

ثواب جمعہ کا ف (بسبب صادر ہونے لغو کے جو منع ہے) اور گدھے کی مانند یہ کہ باوجود مشقت اور رنج اوٹھانے علم سے کچھ نفع نہیں اوٹھاتا یہ ہے عالم بے عمل

الخصوصیۃ التاسعۃ عشر - تحریم الصلوۃ عند جلوس الامام علی المنبر - او نیسویں خصوصیت

حرام ہونا نماز کا وقت بیٹھنے امام کے منبر پر اخرج سعید بن منصور عن سعید بن المسیب قال خروج

الامام یقطع الصلوۃ وکلامہ یقطع الکلام - سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا اونہوں نے خروج

امام کا قطع کرتا ہے نماز کو اور کلام امام کا (یعنی خطبہ) قطع کرتا ہے کلام کو واخرج عن ثعلبۃ ابن

ابی مالک قال کنا علی عہد عمر بن الخطاب یوم الجمعۃ نصلی فاذا خرج عمر جلسنا فاذا تکلم سکتنا - اور

ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہا ہم تھے بعہد عمر بن الخطاب رض کے جمعہ کے دن نماز پڑھتے

تھے پھر جب حضرت نکلتے (یعنی باہر واسطے خطبہ پڑھنے کے) تو ہم بات کرتے پھر جب وہ کلام کرتے

(یعنی خطبہ پڑھنے لگتے) تو ہم چپ ہو جاتے قال النووی فی شرح المہذب فاذا جلس الامام علی

المنبر حرم ابتداء صلوۃ النافلۃ وان کان فی صلوۃ خففہا بالاجماع نقلہ الماوردی وغیرہ قال البغوی

سواء کان صلی السنۃ ام لا قال النووی ومنع بمجرد جلوس الامام علی المنبر ولا یتوقف علی الاذان

نص علیہ الشافعی واصحابہ - کہا نووی نے شرح مہذب میں جب بیٹھا امام منبر پر حرام ہو گیا شروع

کرنا نماز نفل کا اور اگر وقت خطبہ کے شخص نماز میں ہو تو نماز ہلکی کر دے (یعنے قراءت میں تخفیف کرے

تا بجائے چار رکعت کے دو پڑھے) اس میں سب کا اتفاق ہے نقل کیا یہ قول ماوردی وغیرہ نے

کہا بغوی نے نماز سنت ہو یا نفل برابر ہے کہا نووی نے نماز منع ہے مجرد بیٹھنے امام کے منبر پر

اور اذان پر موقوف نہیں یہ تصریح کی شافعی اور اونکے اصحاب نے ف کتب فقہ میں ہے کہ جب

امام خطبہ کے لئے نکلے تو نماز سنت اور تحیۃ المسجد امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک حرام ہے

اگر سنت پڑھتا ہو اور امام خطبہ شروع کر دے تو دو رکعت پر ختم کر دے اور ایک روایت میں نماز تمام کرے

اگر تیسری رکعت کو کہڑا ہو گیا ہے اگر قراءت مین تخفیف کرے اور فتاوی سراجیہ مین ہے
کہ دو رکعت پر ختم کر دے اور یہ قول مختار شمس الائمہ سرخسی کا ہے اور قاضی امام ابو عاصم
عامری سے کہ نماز تمام کر لی اور یہ قول مختار برہان الائمہ عبد العزیز بن عمر رح کا ہے **فایدہ** قال

سعید بن منصور حدثنا ہشام اخبرنا ابو معشر عن محمد بن قیس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما امر سلیکا ان یصلی رکعتین امسک عن الخطبة حتی فرغ منہا - محمد بن قیس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم دیا سلیک کو کہ پڑھ لے دو رکعت نماز تو آپ خطبے سے
رک گئے یہانتک کہ فارغ ہو گیا سلیک نماز سے **ف** واضح ہو کہ عنوان خصوصیت ہذا اور روایات
سابقہ سے وقت نماز کے وقت خطبے کے صریحا معلوم ہوتی ہے حال آنکہ امام شافعی اور امام احمد کے
نزدیک دو رکعت تحیة المسجد واجب ہے کہ جو داخل ہوئے مسجد کے بیچ اگرچہ خطبہ ہوتا ہو
اور اس سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے چنانچہ شیخ مولف رح اس مقام پر یہ حدیث ظاہرا انکا مدعا
واسطے منع اوس کے لائے ہیں اور شافعیہ اس حدیث اور دیگر احادیث سے تحیة المسجد کے
تاکید وجوب پر استدلال کرتے ہیں کہ خطبے کے وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کو پڑھنے کا حکم دیا اور اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک خطبے کے وقت کوئی نماز
درست نہیں مگر امام سے اور یہی مذہب امام مالک اور سفیان ثوری اور جمہور صحابہ اور تابعین کا
ہے اور یہی مروی ہے عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم سے لہذا فی الموطا اور ان حدیثون کا جواب اول
یہ ہے کہ یہ حکم خاص سلیک کے واسطے تہا کیونکہ یہ شخص برہنہ تہا اسواسطے اوسکو حکم ہوا تہا کہ
کہڑا ہو کر نماز پڑہے تا لوگ اوسکو برہنہ دیکہکر اوسکو کچہہ کپڑا وغیرہ دین - چنانچہ ایسا ہوا ہے کہ
لوگون نے اوسکو کپڑا دیا شیخ عبد الحق قدس سرہ نے سفر السعادت مین لکہا ہے کہ یہ وجہ خالی
تعسف سے نہین - دوم یہ کہ جب آپ نے اوس کو حکم نماز پڑہنے کا دیا تہا تو خطبہ موقوف کر دیا
تہا اور جب نماز سے فارغ ہوا تو خطبہ شروع کیا - سوم یہ کہ ہنوز خطبہ شروع ہی نہین ہوا تہا -
چنانچہ ان دونون امر پر خود سیاق حدیث دلالت کرتا ہے - چہارم یہ واقعہ پہلے منع ہونے نماز کے ہے

وقت خطبہ تہا کذا فی عمدۃ القاری۔ پنجم شرح سفر السعادت مین ہے کہ بعض نے کہا ہے
کہ یہ نماز جمعے ادا کرنے کا حکم صادر ہوا تہا نماز صبح کی ہی جو اس شخص سے فوت ہو گئی تہی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کشف یا وحی سے دریافت کر لیا تہا اور کلام اس باب مین بہت طول سے
اور فتح الباری مین بتفصیل مذکور ہے اس مختصر کے لائق نہین۔ الخامس والعشرون

النہی عن الاحتباء وقت الخطبۃ۔ یعنی خصوصیت منع ہونا گوٹ مارنا خطبہ کے وقت
ف احتبا اوس نشست کو کہتے ہین کہ اپنی پیٹ سے ملا کے گہٹنے یا اونکو ہاتہون سے باندہ کر
اور ہندی مین اسکو گوٹ مارنا کہتے ہین۔ روی ابوداود والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ
عن معاذ بن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب
واخرجہ ابن ماجہ من حدیث ابن عمر معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا گوٹ مارنے سے جمعہ کے دن اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور روایت
کیا اوسکو ابن ماجہ نے حدیث ابن عمر سے وقال ابوداود کان ابن عمر یحتبی والامام یخطب وانس بن مالک
الناس وجل الصحابۃ والتابعین قالوا لا باس بہا ولم یبلغنی ان احدا کرہہا الا عبادۃ بن نسی وقال الترمذی
کرہ قوم الحبوۃ وقت الخطبۃ ورخص فیہا آخرون وقال النووی فی شرح المہذب لا تکرہ عند الشافعی
ومالک واحمد والاوزاعی واصحاب الرای وغیرہم وکرہہا بعض اہل الحدیث للحدیث المذکور وقال الخطابی
والمعنی فیہا انہا تجلب النوم فیعرض طہارتہ للنقض ویمنع من استماع الخطبۃ اور کہا ابوداود نے کہ ابن عمر
گوٹ مارتے تھے بحالت خطبہ امام کے اور ایسے ہی انس اور بڑے بڑے صحابہ اور تابعین نے کہا
کہ اسمین کچہ مضائقہ نہین اور مجکو یہ خبر نہین پہونچی کہ کسینے اسکو مکروہ سمجہا ہو سوائے عبادۃ بن
نسی کے اور کہا ترمذی نے مکروہ سمجہا ہے ایک قوم نے گوٹ مارنے کو خطبہ کے وقت اور دوسرون
نے رخصت دی ہے اور کہا نووی نے شرح مہذب مین گوٹ مارنا مکروہ نہین شافعی اور
مالک اور احمد اور اوزاعی اور مجتہدین وغیرہم کے نزدیک اور بعض اہل حدیث نے اسکو مکروہ
سمجہا ہے بدلیل حدیث مذکور کے اور کہا خطابی نے کہ سبب اسکا یہ ہے کہ گوٹ مارنے سے

نیند آجاتی ہے تو قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاوے اور خطبہ سننے سے مانع ہو —

الخصوصیۃ الحادیۃ والعشرون نفی کراہۃ النافلۃ وقت الاستواء - اکیسوین خصوصیت

نہ مکروہ ہونا نماز نفل کا دوپہر کے وقت جمعہ کے دن - **اخرج** ابوداود عن ابی قتادۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ
ابوقتادہ سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ ہے نماز دوپہر کی وقت مگر جمعہ کے دن
مکروہ نہین اور کہا ابوقتادہ نے کہ دوزخ جھونکا جاتا ہے دوپہر کے وقت ہر روز مگر جمعہ کے دن نہین
جھونکا جاتا - **ف** واضح ہو کہ اس مسئلہ مین علما کے تین قول ہین اول نہ مکروہ ہونا نماز کا وقت استوا کے
کسی حال مین یعنی نماز فوت شدہ قضا کرے یا نفل یا نذر یا نماز جنازہ اور خواہ جمعہ کے دن ہو یا غیر
جمعہ مین اور یہ مذہب امام مالک کا ہے - دوسرا قول مکروہ ہونا نماز کا وقت استوا کے جمعہ ہو یا غیر جمعہ
فرض یا نفل اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے - تیسرا قول مکروہ ہونا سب دنون مین مگر جمعہ کے دن
وقت استوا کے نماز مکروہ نہین اور یہ مذہب امام شافعی اور ابویوسف اور سب محققین کا ہے اور
[illegible] مذکور ہے - **الخصوصیۃ الثانیۃ والعشرون لا تسجر جہنم فی یومہا**
[illegible] بائیسوین خصوصیت یہ کہ دوزخ جھونکا نہین جاتا جمعہ کے دن بحدیث مذکور -

ف واسطے گناہ باعث گرم کیے جانے دوزخ کے ہوتے ہین اور یہ دن سب دنون سے
افضل ہے اور نزول برکت و رحمت کا اور عبادات اور طاعات انسان اور دنون سے زیادہ واقع ہوتے
ہین اور گناہ کم صادر ہوتے ہین یہانتک کہ بہت سے اہل فجور جمعہ کے دن بالکل مرتکب گناہ کے
نہین ہوتے - **الخصوصیۃ الثالثۃ والعشرون استحباب الغسل لہا** - تیئسوین

خصوصیت مستحب ہونا غسل کا جمعہ کے دن نماز کے واسطے **روی الشیخان عن ابن عمر قال**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل - ابن عمر رض سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو نہاوے

واخرجا عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل الجمعۃ واجب علی کل محتلم

اور ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانا جمعہ کا واجب
ہر بالغ پر واخرج الحاکم عن ابی قتادة قال سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول من اغتسل
یوم الجمعة کان فی طہارة الی الجمعة الاخری اور ابو قتادہ رضی سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو نہاوے جمعہ کے دن رہیگا طہارت میں دوسرے جمعہ تک
واخرج الطبرانی عن ابی بکر الصدیق وعمران بن حصین قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
اغتسل یوم الجمعة کفرت عنه ذنوبه وخطایاه فاذا اخذ فی المشی کتب له بکل خطوة عشرون حسنة فاذا
انصرف من الصلوة اجیز بعمل مائتی سنة اور ابو بکر صدیق اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنے غسل کیا جمعہ کے دن اتارے گئے
اوسکے گناہ صغیرہ اور خطائیں پھر جب چلنے لگا جمعہ کی نماز کے واسطے لکھی گئیں ہر قدم میں بیس نیکیاں
اور جب پھرا نماز سے بدلا دیا گیا بدلہ عمل دو سو برس کے واخرج بسند رجاله ثقات عن
ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان غسل یوم الجمعة لیسل الخطایا من اصول الشعر سلا
اور ابو امامہ رضی سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غسل جمعہ کا کھینچ
کھینچ لیتا ہے خطاؤں کو بالوں کی جڑوں سے ف قاضی ثناء اللہ [illegible] ہے کہ غسل جمعہ سنت ہے
اور مصفی اور مسوی میں ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ غسل جمعہ کا مستحب ہے اور [illegible]
ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے استحباب روایت کیا ہے اور یہی اکثر اہل علم صحابہ
اور تابعین کا ہے اور لفظ وجوب جو حدیث میں مذکور ہے وہ محمول تاکید اور ترغیب پر ہے
اور شرح سفر السعادة میں ہے کہ امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک غسل جمعہ کا سنت اور
مستحب ہے اور امام احمد کے مذہب میں مختار استحباب ہے اور ایک روایت میں واجب اور امام مالک
اور بعض حنبلیہ کے نزدیک واجب لیکن شرط صحت جمعہ نہیں کہ بدون غسل کے نماز صحیح ہو اور
شرح موطا ملا علی قاری سے مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے واجب تھا پھر سنت ہوا - مسئلہ صحیح یہ ہے
کہ وقت غسل جمعہ کا صبح سے ہے مگر قریب جانے مسجد کے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ غسل جمعہ [illegible]

واسطے ہے یا نماز جمعہ کے واسطے صحیح یہ ہے کہ نماز کے واسطے ہے جیساکہ ہدایہ اور قاضیخان مین ہے اور ملا علی قاری کا بھی یہی مذہب ہے - عالمگیریہ مین ہے کہ جسنے غسل کیا بعد فجر کے پھر وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرکے نماز جمعہ پڑھ لے تو سنت غسل کی ادا ہوئی - قسطلانی مین ہے جس شخص کو خوف ہو کہ بعد غسل کے وہ امر پیش آویگا جو اوس کے نظافت یعنی صفائی کو مضر ہوگا تو اوسکو مستحب ہے کہ غسل وقت جانے جمعہ کے کرے اور اسکی تصریح روضہ مین ہے اور جسنے غسل کیا بعد فجر کے تو وہ کافی ہے نزدیک شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک مالکیہ اور اوزاعی کے اور ضروری ہے کہ قریب نماز کے غسل بہتر ہے احیاء العلوم مین ہے کہ جسنے غسل کیا جمعہ کے دن جنابت سے اسکو چاہیے کہ اور ایکبار پانی اپنے بدن پر بہاوے بہ نیت غسل جمعہ کے اور اگر کفایت کی یہ اکتفا کی تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ اس غسل سے نیت دونون غسل کی ہے یعنی جنابت اور غسل جمعہ کے کنز العباد مین صلوٰۃ مسعودی سے لکھا ہے کہ ہمارے علما کے قول کے موافق سنت حدث مین ملجاتا ہے یعنی اگرچہ کئی حدث ہون لیکن ایک ہی مین داخل ہین جس طرح ایک شخص کو سنت ہوا لیکن وضو ٹوٹ گیا اور پھر نہانے کی حاجت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا یا عرفہ کا یا جمعہ کا تو سب وہ ایک غسل کر لیگا تو سب غسل اوس سے ادا ہو جاوینگے -

الخصوصیۃ الرابعۃ والعشرون للجماع فیہ اجرین - چوبیسوین خصوصیت جمعہ کے جماع کرنے مین دو اجر ہین - اخرج البیہقی فی الشعب بسند ضعیف عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یجامع اہلہ فی کل جمعۃ فان لہ اجرین اثنین اجر غسلہ واجر غسل امرأتہ - بیہقی نے ابوہریرہ رض سے بسند ضعیف روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہے کوئی تم مین سے کہ جماع کرے اپنی بی بی سے ہر جمعہ کے دن سو مقرر اوسکے واسطے دو ثواب ہین ایک ثواب اپنے نہانے کا دوسرا ثواب اپنی بی بی کے نہلانے کا - واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن مکحول انہ سئل عن الرجل یغتسل من الجنابۃ یوم الجمعۃ قال من فعل ذلک کان لہ اجران - اور روایت کی سعید بن منصور نے مکحول سے کہ اونسے

پوچھا حال اوس شخص کا جو نہاتا ہے جنابت سے جمعہ کے دن کہا جو ایسا کرے اوسکو دو اجر ہین
صحبت کرے جمعہ کو اسلئے بہتر ہے کہ اس سے خطرہ زنا کا نہین ہوتا اور حضور قلب سے نماز ہوتی
ہے اور کسر شہوت ہوتا ہے **الخصوصیۃ الخامسۃ والعشرون الی التاسعۃ**
والعشرین استحباب السواک والطیب والدہن وازالۃ الظفر والشعر۔ پچیسوین خصوصیت
اونتیسوین تک مستحب ہونا مسواک کرنا اور خوشبو لگانا ۲۶ اور تیل لگانا ۲۷ اور ناخن ۲۸ اور بال دور کرنا ۲۹
اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال اشہد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغسل
یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم وان یستن وان یمس طیبا ان وجد۔ ابوسعید خدری رض سے روایت
ہے کہا ابوسعید نے مین گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نہانا روز جمعہ کا
واجب ہے ہر بالغ پر اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر میسر ہو **واخرج** ابن ابی شیبۃ فی المصنف
عن رجل من الصحابۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث حق علی کل مسلم الغسل یوم الجمعۃ
والسواک ویمس من طیب ان کان۔ اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے ایک شخص سے صحابہ مین
اونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے تین حق ہین ہر مسلمان پر نہانا
جمعہ کے دن اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اگر ہو۔ **واخرج** البخاری عن سلمان قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس
من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ
ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری۔ اور سلمان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص نہاوے جمعہ کے دن اور طہارت کرے جسقدر ہوسکے اور تیل لگاوے اور خوشبو ملے
اپنی گھر کی خوشبو سے پھر نکلے مسجد کیطرف پھر نہ فرق کرے دو شخصون مین پھر نماز پڑھے جو اوسکے
مقدر تھی یعنی سنت جمعہ یا قضا یا نوافل پھر چپ رہے جبکہ امام خطبہ پڑھے بخشے جاوینگے اوسکے
گناہ اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک **ف** پاکی حاصل کرے یعنی لبین لیوادے اور ناخن کترواوے
اور زیر ناف کے بال اور بغلونکے بال دور کرے اور نہ فرق کرے دو شخصون مین یعنے اگر مسجد مین

ماں باپ اور بیٹا یا دو شخص بیٹھے ہوں کہ آپس میں محبت رکھتے ہوں اونکے درمیان میں نہ ہو بیٹھے
یا یہ کہ بیٹھ جاوے اونکے درمیان میں تو اونکو ایذا ہوگی یا یہ کہ نہ فرق کرے قدم رکھنے سے یعنے
جو پیار کر چاہے اسکا ارادہ نہ کرے بلکہ جہاں جگہ پاوے وہیں بیٹھ جاوے اور درحقیقت اس
حدیث میں اشارہ ہے اول وقت مسجد میں جانے کا تا حاجت فرق کرنے اور پھلانگنے کی نہ پڑے
واللہ اعلم۔ واخرج الحاکم عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یوم الجمعۃ ایہا الناس
ان ہذا کان یوما الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم الطیب ان یجد من طیبا او دہنہ اور ابن عباس رض سے روایت ہے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن اے لوگو جب ہو یہ دن تو نہاؤ اور چاہیے کہ
لگاوے کوئی تم میں سے زیادہ خوشبو یا تیل۔ واخرج البزار والطبرانی فی الاوسط والبیہقی
فی شعب ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یقلم اظفاره ویقص شاربه یوم الجمعۃ قبل ان یخرج
الی الصلوۃ۔ اور روایت کی بزار اور طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں کہ مقرر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ناخن کترواتے تھے اور لبیں لیتے تھے جمعہ کے دن نماز سے پہلے۔
واخرج فی الاوسط عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قلم اظفاره یوم الجمعۃ
وقی من السوء الی مثلہا۔ اور روایت کی اوسط میں عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسنے ناخن کتروائے جمعہ کے دن نگاہ رکھا جاویگا برائی سے اگلے جمعہ تک واخرج
سعید بن منصور فی سننہ عن راشد بن سعد قال کان اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقولون
من اغتسل یوم الجمعۃ واستاک وقلم اظفاره فقد اوجب۔ اور راشد بن سعد سے روایت ہے کہا
اونہوں نے تھے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جسنے غسل کیا جمعہ کے دن
اور مسواک کی اور کتروائے ناخن تو مقرر واجب کی (یعنے جنت یا مغفرت) واخرج عن مکحول قال من
قص اظفاره وشاربه یوم الجمعۃ لم یمت من الماء الاصفر اور مکحول سے روایت ہے اور کہا مکحول نے جسنے
کتروائے اپنے ناخن اور مونچھیں جمعہ کے دن نہ مریگا زرد آب سے واخرج سعید بن منصور وابن ابی
شیبۃ عن حمید بن عبد الرحمن الحمیدی قال کان یقال من قلم اظفاره یوم الجمعۃ اخرج اللہ منہ داء

وادخل فیه شفاء " اور حمید بن عبد الرحمن حمیدی سے روایت ہے کہا حمید نے کہا جاتا تھا یہ کہ
جسنے کتروائے اپنے ناخن جمعہ کے دن دور کریگا اللہ اوس سے بیماری اور داخل کریگا اوسمین شفا
ف طحطاوی اور درمختار مین ہے کہ بال مونڈانا اور ناخن کتروانا بعد نماز جمعہ کے افضل ہے کہ
جمعہ کے دن اوسکی نماز کے گواہ ہونگے ۔ **الخصوصیة الثلاثون استحباب لبس احسن الثیاب**
تیسوین خصوصیت مستحب ہونا پہننا اچھے کپڑونکا ۔ **اخرج** احمد وابوداود والحاکم عن ابی سعید
وابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعة واستن ومس من طیب
ان کان عنده ولبس من احسن ثیابه ثم خرج حتی یاتی المسجد ولم یتخط رقاب الناس ثم رکع ما شاء اللہ ان یرکع
وانصت اذا خرج الامام کانت کفارة لما بینها وبین الجمعة التی قبلها واخرج احمد عن ابی ایوب الانصاری
وابی الدرداء والحاکم عن ابی ذر ابو سعید وابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہاوے جمعہ کے دن اور مسواک کرے اور لگاوے خوشبو اگر ہو
اسکے پاس اور پہنے اچھے کپڑے پھر نکلے یہانتک کہ آوے مسجد مین اور نہ پھلانگے لوگون کی
گردنون پھر پڑھے جو ہو اسکے نصیب مین پھر چپ رہے جب نکلے امام تو ہوگا کفارہ صغیرہ گناہون کا
جو اوس سے پہلے جمعہ تک اور روایت کی احمد نے ابو ایوب انصاری اور ابو الدرداء سے اور حاکم نے
ابوذر سے اسیطرح ۔ **واخرج** البیهقی عن جابر بن عبد اللہ قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
برد یلبسه فی العیدین والجمعة اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک چادر جسکو پہنتے عیدین اور جمعہ مین پہنتے تھے **واخرج** ابوداود عن ابن سلام انه
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعة سوی
ثوبی مهنته ۔ **واخرج** ابن ماجه مثله من حدیث عائشة والبیهقی فی الشعب مثله من حدیث انس
اور ابن سلام سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کیا نقصان
ہے تممین سے کسی کو اگر مقدور ہو کہ بناوے دو کپڑے جمعہ کے دن کے واسطے سوا دو کپڑون اپنے کاروبار کے
اور ایسی ہی روایت کی ابن ماجہ نے حدیث عائشہ سے اور بیہقی نے شعب مین حدیث انس سے **ف** کپڑے کاروبار کے وہ

جنکو ہمیشہ گہر مین پہنے رہتا ہے کہ اوسنے کار گہر کا بہی کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے جمعہ اور عیدین کے لئے بنا رکہے تو منافی زہد کی نہین چنانچہ حضرت کے بہی تہی کہ خاص عیدین اور جمعہ ہی کو پہنتے تہے **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن عائشۃ قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان یلبسہما فی جمعۃ فاذا انصرف طویناہما الی مثلہ - اور حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو کپڑے جنکو پہنتے تہے جمعہ مین پہر جب لوٹتے آپ جمعہ سے لپیٹ رکہتے ہم اونکو دوسرے جمعہ کے واسطے **واخرج** فی الکبیر عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علے اصحاب العمائم یوم الجمعۃ اور ابو الدرداء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ اور فرشتے اوسکی رحمت بہیجتے ہین عمامہ والون پر جمعہ کے دن **ف** کہا غزالی نے عمامہ جمعہ کے دن مستحب ہے اور مسلم نے عمرو بن حریث سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا جمعہ کے دن اور سر مبارک پہ عمامہ سیاہ تہا جسکے دونون سرے دونون مونڈہونکے درمیان چہوڑے تہے اور درمختار مین ہے کہ سیاہ کپڑا پہننا سنت ہے (یعنے امام کو) مظاہر حق مین لکہا ہے کہ نماز پڑہے عمامہ سے بہتر ہے ستر نمازون سے جو بغیر عمامہ کے ہون اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا جمعہ کے دن اور عمامہ سیاہ باندہنا اور لٹکانا دونون سرون کا مونڈہون کے بیچ مین سنت ہے انتہی - اور میرک نے کہا کہ یہ خطبہ حضرت کے مرض موت مین تہا اور زیلعی نے کہا سنت ہے سیاہ کپڑا پہننا - اور صاحب خل نے لکہا ہے کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتہ کا تہا اور سیوطی نے نقل کیا ہے باندہنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے اونمین سے انس بن مالک اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور ابن زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری اور سعید بن جبیر وغیرہ ہین اور نووی نے لکہا ہے کہ جائز ہے باندہنا عمامہ کا ساتہہ چہوڑنے شملہ کے اور کسی مین ان دونون مین سے کراہت نہین اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ جمعہ کے دن سیاہ عمامہ مستحب ہے اور حنفیہ کے نزدیک سب وقتون مین درست ہے اور بعض روایتون مین

ذکر سفید لباس کا خاص واقع ہوا ہے کہ وہ آپ کو بہت پسند تہا شرح سفر السعادت مین ہے کہ دونون سرے عمامہ کے مونڈہون مین چہوڑنا جسکو بعض نے تکویر عمامہ سے تعبیر کیا ہے آپ کی عادت نہ تہی بلکہ گاہ گاہ یہ آپ کا فعل تہا جمعہ کے ساتہ خاص نہین۔

الخصوصیة الحادیة والثلثون تجمیر المسجد اکتیسوین خصوصیت مسجد کا سلگانا ہے جمعہ مین

اخرج الزبیر بن بکار فی اخبار المدینة عن مرسل حسن بن علی بن حسین ابن حسن ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر باجمار المسجد یوم الجمعة روایت کی زبیر بن بکار نے اخبار المدینہ مین مرسل حسن بن علی بن حسین ابن حسن سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے حکم دیا خوشبو کرنے مسجد کا جمعہ کے دن **واخرج** عن مرسل مکحول قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم وشراءکم وبیعکم ورفع اصواتکم وسل سیوفکم وجمروها فی الجمع۔ اور مرسل مکحول سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچاؤ اپنی مسجدونکو اپنے بچون اور مجنونون اور خرید و فروخت اور اونچی آوازون اور ہتیارون کہینچنے سے اور خوشبو کرو مسجدونکو ہر جمعہ کے دن **واخرج** ابن ابی شیبة وابو یعلی عن ابن عمر ان عمر کان یجمر المسجد فی کل جمعة اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ خوشبو کرتے تہے مسجد کو ہر جمعہ مین

ف شرح سفر السعادت مین ہے کہ تجمیر کے معنے عود جلانے کے ہین اور اصل مراد خوشبو کرنا مسجد کا ہے کسی خوشبو سے ہو بسبب حضور ملائکہ اور جمع ہونے ملائکہ کے نزدیک بوی خوش کی اور نفرت ہونا انکو بوے بد سے اور اسیواسطے ذکر کی مجلسون مین اسکو مستحسن رکہا ہے اور نیز واسطے دفع کرنے بوے بد کے کہ لوگونکے کپڑون اور پسینون سے آتی ہے۔ **الخصوصیة الثانیة والثلثون** التبکیر بتیسوین خصوصیت اول وقت جانا مسجد مین روی الشیخان عن انس قال کنا نبکر بالجمعة ونقیل بعد الجمعة انس رضہ سے روایت ہے کہ کہا انس نے ہم اول وقت جاتے تہے جمعہ مین اور سوتے تہے دوپہر کا سونا جمعہ کے بعد **واخرج** الشیخان عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل یوم الجمعة ثم راح فی الساعة الاولی فکانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة

وکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملائکۃ یستمعون الذکر

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن پھر اول ساعت مسجد مین آیا تو جیسے اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری ساعت آیا تو جیسے گائے بیل قربانی کیا اور جو تیسری ساعت آیا تو جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی آیا تو جیسے مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی آیا تو جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پھر جب امام خطبہ پڑھنے کو نکلا تو فرشتے خطبہ اور ذکر سننے کو دروازہ چھوڑ مسجد مین آجاتے ہین **ف** واضح ہو کہ اس مسئلہ مین اختلاف ہے کہ یہ ساعات بعد فجر کے ہین یا بعد زوال کے امام مالک اور بعض علما کے نزدیک بعد زوال کے ہین اور یہ ساعات سے چھوٹے چھوٹے لحظے مین بعد زوال اور امام شافعی اور جمہور شافعیہ اور ابن حبیب مالکی اور جمہور علما کا یہ مذہب ہے کہ بعد فجر کے ہین اور ساعت سے مراد بارہوان حصہ دن کا ہے کیونکہ فضل اور استحباب تبکیر اور تعجیل مین ہے اور بعد زوال کے تو خود وقت نماز کا ہو جاتا ہے اور بعد اذان اول کے سعی کرنا خود حرام اور امام مالک پر بعض مالکیہ نے انکار کیا ہے کہ یہ قول اونکا مخالف حدیث کے ہے اور شرح سفر السعادت مین ہے کہ خلاصہ یہ ہے کہ مبادرت اور مسارعت نماز کے واسطے ابتدا طلوع فجر سے ہے اور نہایت خروج امام تک خطبہ کے واسطے اور عادت سلف کی مختلف تھی اور نووی نے کہا یہی صواب ہے اور یہی مقتضائے حدیث اور معنی کا ہے اور غزالی نے کہا تعین ساعات اسطرح ہے کہ ساعت اول طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک - دوسری ارتفاع تک تیسری انبساط تک - چوتھے پہر دن کے جلنے تک گرمی سے - پانچوین زوال تک واللہ اعلم بالصواب - **واخرج** البخاری عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان

یوم الجمعۃ کان علی کل باب من المسجد ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا یستمعون الذکر

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے سب دروازون پر فرشتے ہوتے ہین لکھتے جاتے ہین کہ فلانا شخص آیا اوسکے بعد

فلاتا ہے جب امام خطبہ کے واسطے منبر پر بیٹھا تو لپیٹ ڈالتے ہین اون کاغذونکو جسمین لوگونکے
نام لکھے جاتے تھے اور مسجد مین آجاتے ہین خدا کا ذکر سننے کو یعنے خطبہ اور نماز۔
ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدونکے دروازونپر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچھے
آیا جب تک امام خطبہ نہین شروع کرتا اور خطبہ کے وقت مسجد مین آجاتے ہین پہر آنیوالونکے
نام اپنے دفتر مین نہین لکھتے اور یہ فرشتے سوائے لکھنے والون اعمال کے ہین اور شرح سفر السعادت
مین ہے کہ ایک حدیث مین آیا ہے کہ فرشتے دعا کرتے ہین آنے والونکے حق مین۔ خداوندا اگر گمراہ
ہے تو اوسکو ہدایت کر اگر فقیر ہے تو غنی کر اگر بیمار ہے تو عافیت دے۔

واخرج ابن ماجہ والبیہقی عن ابن مسعود انہ اتی الجمعۃ فوجد ثلاثۃ سبقوہ فقال رابع اربعۃ
وما رابع اربعۃ ببعید انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس یجلسون من اللہ
یوم القیمۃ علی قدر رواحہم الی الجمعات الاول والثانی والثالث قال البیہقی قولہ من اللہ ای من
عرشہ وکرامتہ۔ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ وہ آئے جمعہ مین سو پائے تین شخص کہ اونسے
پہلے آچکے تھے تو کہا ابن مسعود نے اپنے دل مین کہ مین چوتہا چار مین کا ہون اور کسقدر
چوتہا چار مین کا دور ہے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ بیٹھینگے
لوگ قیامت کے دن اللہ سے بقدر اپنے جانے کے جمعون مین پہلا اور دوسرا اور تیسرا کہا بیہقی
نے اللہ سے یعنی اوس کے عرش اور کرامت سے۔ ف کسقدر چوتہا چار کا دور ہے یہ کلام
ابن مسعود کا بطور تعجب اور استفہام کے ہے یعنی چوتہا چار کا بہت دور ہے ثواب سے گویا اپنے
نفس کو ڈرایا دیر آنے پر اور یہ بہی احتمال ہے کہ انکار نفی ہو یعنی نہین چوتہا چار کا دور کہ دور رہے خیر
اور جنت سے اور احیاء العلوم مین ہے کہ قرن اول مین دیکھتے تھے کہ بعد فجر کے سب طرفین
بہری ہوتی تہین آدمیون سے کہ جاتے تھے چراغون کی روشنی مین اور ازدحام کرتے تھے جامع
کے جانے مین مثل ایام عیدین کے تا آنکہ یہ سب باتین متروک ہو گئین تو کہتے تھے کہنے والے
اول بدعت جو اسلام مین پیدا ہوئی ترک کرنا ہے اول وقت جانے کا جمعہ مین اور کیسے نہو کہ

کہ مسلمانون کو حیا نہین یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ اول وقت جاتے ہین اپنے کلیسا اور

عبادت خانونمین سنیچر اور اتوار کے دن۔ واخرج سعید بن منصور عن ابن مسعود

قال بادروا الغداۃ فی الدنیا الی الجمعات فان اللہ یبرز لاہل الجنۃ یوم الجمعۃ علے کثیب من کافور

ابیض فیکون الناس منہ فی الدنو کغدوہم فی الدنیا الی الجمعۃ اور ابن مسعود سے روایت ہے کہا

اونہون نے اول وقت صبح کے آؤ دنیا مین جمعون کے واسطے سو ظاہر ہوگا اہل جنت کے واسطے

جمعہ کے دن کافور سفید کے ڈھیر پر تو ہونگے لوگ نزدیکی مین اللہ سے جیسے دنیا مین اول وقت

جاتے ہین جمعہ مین ف یعنے نزدیکی اللہ کی باعتبار اول وقت آنے جمعہ کے حاصل ہوگی سو

جو سب سے پہلے اول وقت جمعہ کو جاویگا وہ سب سے زیادہ قریب ہوگا اللہ سے اور علی ہذا القیاس

درجہ بدرجہ واللہ اعلم واخرج حمید بن زنجویہ نے فضائل الاعمال عن القاسم بن مخیمرۃ

قال اذا راح الرجل الی المسجد کانت خطاہ بخطوۃ درجۃ وبخطوۃ کفارۃ وکتب لہ بکل انسان جاء بعد

قیراط قیراط۔ اور قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہا جب اول وقت گیا مرد مسجد مین ہونگے قدم

اوسکے یون کہ ایک قدم پر ایک درجہ اور دوسرے قدم پر کفارہ اور لکہا جاوے اوس کے حق مین

مقابل ہر اون آدمیون کے ایک ایک قیراط ثواب۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والثلاثون لایستحب الابراد بہا فی شدۃ الحر بخلاف سائر الایام

تینتیسوین خصوصیت مستحب نہین اوس سے پڑہنا نماز جمعہ کا گرمی کی شدت مین بخلاف اور دنونکے

اخرج البخاری عن انس کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر ابرد بالصلوۃ لغیر الجمعۃ

انس رض سے روایت ہے کہا جب گرمی کی شدت ہوتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اوبرے

پڑہتے نماز سواے نماز جمعہ کے ف یعنے گرمی کے موسم مین نمازین اوبیرسے پڑہتے اور

سردی مین سویرے مگر جمعہ کی نماز گرمی مین بہی سویرے ہی پڑہتے۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والثلاثون تاخیر الغداء والقیلولۃ منہا چونتیسوین خصوصیت

دیر کرنا قیلولہ اور دن کے کہانے مین نماز جمعہ سے ف قیلولہ کہتے ہین استراحت کرنیکو

دوپہر مین خواہ سووی یا نہ سووی اور غدا کہتے ہین دوپہر سے پہلے کہانا کہانیکو —

اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ —
سہل بن سعد سے روایت ہے کہا ہم نہ قیلولہ کرتے تھے اور نہ کہاتے تھے کہانا دوپہر کا مگر بعد نماز جمعہ کے ف حاصل یہ ہے کہ سویرے نماز جمعہ کو جاتے تھے قیلولہ اور کہانا کہانے مین مشغول نہوتے تھے بلکہ یہ کام بعد نماز کے کرتے تھے — واخرج البخاری عنہ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم تکون القائلۃ — اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہا سہل نے کہ ہم نماز جمعہ پڑہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوسکے بعد ہوتا تھا قیلولہ واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن محمد بن سیرین قال کان یکرہ النوم یوم الجمعۃ ویقال فیہ قولا شدیدا وکانوا یقولون مثلہ کمثل سریۃ اخفقوا وتدری ما اخفقوا لم یصیبوا شیئا —
اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہا اونہون نے مکروہ تہا سونا نماز جمعہ سے پہلے اور اس سونے کے باب مین سخت بات کہی جاتی تہی اور کہتے تھے کہ مثل سونے والے کی مانند مثل ایک لشکر کے ہے کہ اونگہہ گیا اور تو جانتا ہے کیا اونگہا یعنی نہ پہونچا یہ لشکر مراد کو —
ف یعنے لشکر جو جاتا تہا راہ مین سوگیا تو منزل مقصود کو نہ پہونچا ایسا ہی اس سونے والے کا حال ہے جو نماز جمعہ سے پہلے سوگیا اور غافل ہوگیا تو اغلب ہے کہ نماز جمعہ فوت ہوجاوے اور محروم رہجاوے واللہ اعلم — کہا امام نووی نے یہ حدیثین ظاہر ہین جمعہ کے ... اور جمہور نے ان حدیثونکو مبالغہ تعجیل پر حمل کیا ہے اور یہ لوگ غدا اور قیلولہ بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے اسواسطے کہ ان چیزون کے مشغول ہوجانے مین وہ خوف فوت ہوجانے جمعہ کا ... کیا کرتے تہے — اور قسطلانی مین ہے کہ ما نقیل ولا نتغدی — اسی تمسک کیا ہے امام ... جواز نماز جمعہ پر قبل زوال کے اور جواب یہ ہے کہ قیلولہ اور غدا جو کہ جمعہ کے تہے مین قبل جمعہ کے فوت ہوجاتا تہا اوسکے عوض بعد نماز جمعہ کے کرتے تہے —

الخصوصیت الخامسۃ والثلاثون تضعیف اجر الذاہب الیہا بکل خطوۃ

اکسٹھوین خصوصیت کثرت ثواب جانے والے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب

اخرج احمد والاربعة والحاکم عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من غسل یوم الجمعة واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع ولم یلغ کان له بکل خطوة عمل سنة اجر صیامها وقیامها — واخرج احمد بسند صحیح نحوه عن ابن عمر روایت ہے اوس بن اوس ثقفی سے کہا اونہون نے سنا مین نے رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نہلاوے جمعہ کے دن اور نہاوے پہر اول وقت جاوے اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے نہ سوار اور نزدیک ہو امام سے او خطبہ سنے اور لغو نہ کرے اوس کے واسطے ہر قدم کے عوض ثواب عمل ایک برس کا دن کے روزہ کا رات کے قیام کا اور ایسی ہی روایت ہے ابن عمر سے ف نہلاوے اپنی عورت کو مراد یہ کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے اور باعث اوس کے غسل کا ہو جیسا کہ چوبیسوین خصوصیت مین مذکور ہوا یا یہ کہ دہلاوے اپنے کپڑے یا سر دہووے یا یہ کہ مبالغہ کرے دہونے مین اپنے اعضا کے تین تین بار اور کنز العباد مین سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ سوار ہو کر جانا جمعہ اور عیدین مین درست نہین مگر پیادہ جانا افضل ہے

وصح فی فضائل الاعمال عن یحیی بن یحیی الغسانی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مشیک الی المسجد وانصرافک الی اهلک فی الاجر سواء

واخرج سعید بن منصور نحوه من مرسل الزهری ومکحول والطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی بکر الصدیق فی حدیث واذا اغتدی المشی الی الجمعة کان بکل خطوة عمل عشرین سنة وسنده ضعیف اور یحیی بن یحیی الغسانی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جانا مسجد کا اور مسجد سے گہر کا لوٹنا دونون ثواب مین برابر ہین (یعنے جیسے ثواب مسجد کے جانے مین ہوتا ہے ویسا ہی مسجد سے اپنے گہر لوٹنے مین ہوتا ہے یعنی ثواب ہر قدم پر ایک سال کا) اور ایسے ہی روایت کی سعید بن منصور نے مرسل زہری سے اور ابوبکر صدیق رض سے ایک حدیث مین یہ روایت کیئے جب چلنے لگا جمعہ کے واسطے تو ہوگا ہر قدم کے عوض ثواب عمل بیس برس کا اور سند اس کی ضعیف ہے

دوپہر میں خواہ سووے یا نہ سووے اور غدا کہتے ہیں دوپہر سے پہلے کھانا کھانیکو ــ

اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال ماکنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ ــ سہل بن سعد سے روایت ہے کہا ہم نہ قیلولہ کرتے تھے اور نہ کھانا کھاتے تھے دن کا مگر بعد نماز جمعہ کے ف حاصل یہ ہے کہ سویرے نماز جمعہ کو جاتے تھے قیلولہ اور کھانا کھانے میں مشغول نہوتے تھے بلکہ یہ کام بعد نماز کے کرتے تھے۔ واخرج البخاری عنہ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم تکون القائلۃ ــ اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہا سہل نے کہ ہم نماز جمعہ پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوسکے بعد ہوتا تھا قیلولہ واخرج سعید بن منصور فی سننہ عن محمد بن سیرین قال کان یکرہ النوم یوم الجمعۃ ویقال فیہ قولا شدیدا وکانوا یقولون مثلہ کمثل سریۃ خفقوا وتدری ما خفقوا ای ناموا شیئا ــ اور محمد بن سیرین سے روایت ہے کہا اونہوں نے مکروہ تھا سونا نماز جمعہ سے پہلے اور اس سونے کے باب میں سخت بات کہی جاتی تھی اور کہتے تھے کہ مثل سونے والے کی مانند مثل ایک لشکر کے ہے کہ اونگھ گیا اور تو جانتا ہے کیا اونگھنا یعنی تھوڑا سونا ــ ف یعنے لشکر جو جاتا تھا راہ میں سوگیا تو منزل مقصود کو نہ پہونچا ایسا ہی اس سونے والے کا حال ہے جو نماز جمعہ سے پہلے سوگیا اور غافل ہوگیا تو غالب ہے کہ ثواب جمعہ سے محروم رہجاوے واللہ اعلم ــ کہا امام نووی نے یہ حدیثیں ظاہر ہیں جمعہ کے ... اور جمہور نے ان حدیثوں کو مبالغہ تعجیل پر حمل کیا ہے اور یہ لوگ غدا اور قیلولہ بعد نماز ... تھے اسواسطے کہ ان چیزوں کے مشغول ہوجانے میں وہ خوف فوت ہوجانے ... تکبیر کا کرتے تھے ــ اور قسطلانی میں ہے کہ ما نقیل ولا نتغدی ــ اسی تمسک کیا ہے امام احمد ... جواز نماز جمعہ پر قبل زوال کے اور جواب یہ ہے کہ قیلولہ اور غدا جو کہ جمعہ کے ... میں قبل جمعہ کے فوت ہوجاتا تھا اوسکے عوض بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے ــ

الخصوصیۃ الخامسۃ والثلاثون تضعیف اجر الذاہب الیہا بکل خطوۃ

چھبیسویں خصوصیت کثرت ثواب جانے والے جمعہ کے ہر قدم پر ایک سال کا ثواب

اخرج احمد والاربعۃ والحاکم عن اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم یرکب ودنا من الامام واستمع

ولم یلغ کان لہ بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا — **واخرج** احمد بسند صحیح نحوہ عن

ابن عمر روایت ہے اوس بن اوس ثقفی سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی نہلاوے جمعہ کے دن اور نہاوے پھر اول وقت جاوے

اور اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے نہ سوار اور نزدیک ہو امام سے اور خطبہ سنے اور

نہ بکے یاوہ گوئی کرے ہوگا اس کے واسطے ہر قدم کے عوض ثواب عمل ایک برس کا دن کے

روزے کا رات کے قیام کا اور ایسی ہی روایت ہے ابن عمر سے **ف** نہلاوے اپنی عورت کو

مراد یہ کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے اور باعث اس کے غسل کا ہو جیسا کہ چوبیسویں خصوصیت

میں مذکور ہوا یا یہ کہ دھلاوے اپنے کپڑے یا سر دھووے یا یہ کہ مبالغہ کرے دھونے میں اپنے

اعضا کے تین تین بار اور کنز العباد میں سراجیہ سے نقل کیا ہے کہ سوار ہو کر جانا جمعہ اور عیدین

میں درست ہے مگر پیادہ جانا افضل ہے **وصح** فی فضائل الاعمال عن یحیی بن یحیی الغسانی

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشیک الی المسجد وانصرافک الی اہلک فی الاجر سواء

واخرج سعید بن منصور نحوہ من مرسل الزہری ومکحول والطبرانی فی الاوسط من حدیث

ابی بکر الصدیق فی حدیث واذا اخذ فی المشی الی الجمعۃ کان بکل خطوۃ عمل عشرین سنۃ وسندہ ضعیف

اور یحیی بن یحیی الغسانی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مسجد کا

اور مسجد سے گھر کا لوٹنا دونوں ثواب میں برابر ہیں (یعنے جیسے ثواب مسجد کے جانے میں ہوتا ہے

ویسا ہی مسجد سے اپنے گھر کو لوٹنے میں ہوتا ہے یعنی ثواب ہر قدم پر ایک سال کا) اور ایسے ہی

روایت کی سعید بن منصور نے مرسل زہری سے اور ابو بکر صدیق رض سے ایک حدیث میں یہ روایت

ہے کہ جب چلنے لگا جمعہ کے واسطے تو ہوگا ہر قدم کے عوض ثواب عمل بیس برس کا اور سند اس کی ضعیف ہے

الخصوصیۃ السادسۃ والثلاثون لہا اذانان ولیس لصلوۃ غیرہا الا الصبح ۔
چھتیسوین خصوصیت جمعہ کی دو اذانین ہین اور سوا اسکے اور کسی نماز کے واسطے نہین مگر نماز صبح کے واسطے ۔ ف یعنی جیسے نماز جمعہ کے واسطے دو اذانین ہین ایسی ہی صبح کی نماز کے واسطے دو اذانین ہین ایک تو اذان معمولی دوسری اذان تثویب یعنی حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح الصلوۃ یرحمکم اللہ درمیان اذان اور اقامت کے دوبارہ کہنا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہے

اخرج البخاری عن السائب عن یزید قال کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثانی علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک ۔ سائب نے یزید سے روایت کی کہا تھی پہلی اذان جمعہ کی دن جسوقت بیٹھا امام منبر پر زمانہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر وعمر رضہ پھر جب خلیفہ ہوے حضرت عثمان رضہ اور کثرت ہوئی آدمیونکی زیادہ ہوئی دوسری اذان زورا پر پھر مقرر ہوگیا امر اوسپر ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سنت یہ تھی کہ جب آپ تشریف لاتے منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول جو بعد دخول وقت نماز کے کہتے ہین یہ نہ اسیطرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ مین دستور رہا جب حضرت عثمان رضہ نے کثرت لوگون کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کے زمانہ مین لوگ کم تھے اور قریب قریب مسجد کے رہتے تھے ۔ اور اکثر خدمت بابرکت مین حاضر رہتے تھے اور اب لوگ مسجد سے دور دور رہتے ہین اور اپنے اپنے کاروبار مین مصروف رہتے ہین تو جب وقت نماز کا آتا اذان کہی جاتی تا لوگ دور کے بھی آجاوین اور خطبہ مین حاضر ہون اور زورا ایک مقام ہے بازار مدینہ مین ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والثلاثون الاشتغال بالعبادۃ حتی یخرج الخطیب تقدم فیہ اثر ثعلبۃ بن مالک ۔ سینتیسوین خصوصیت مشغول ہونا عبادت کے ساتھ جب تک خطیب نکلے اس بارہ مین حدیث ثعلبۃ بن مالک کے مذکور ہو چکی ۔

الخصوصیۃ الثامنۃ والثلاثون قراءۃ الکہف یومہا اڑتیسوین خصوصیت پڑھنا سورہ کہف کا

جمعہ کے دن اخرج الحاکم والبیہقی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من قرأ سورة الکہف یوم الجمعة اضاء لہ من النور فیما بینہ وبین البیت العتیق - ابو سعید خدری رض
سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے سورہ کہف جمعہ کے دن تو اوسکے
واسطے نور ہوگا وہاں سے کعبہ تک واخرج عن خالد بن معدان قال من قرأ سورة الکہف قبل
ان یخرج الامام کانت لہ کفارة فیما بینہ وبین الجمعة وبلغ نورہا البیت العتیق اور خالد بن معدان سے
روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ کہف امام کے نکلنے سے پہلے ہوگی وہ سورہ کفارہ اوس کے
گناہوں صغیرہ کا اوس دن سے دوسرے جمعہ تک اور پہونچیگا اوسکا نور مکہ معظمہ تک -
واخرج ابن مردویہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
سورة الکہف یوم الجمعة سطع لہ نور من تحت قدمہ الی عنان السماء یضیٔ لہ الی یوم القیامة وغفر لہ ما بین
الجمعتین - اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے
سورہ کہف جمعہ کے دن بلند ہوگا نور اوس کے قدم سے صفحہ آسمان تک اور روشنی دیگا اوسکو
روز قیامت تک اور بخشے جاوینگے اوس کے گناہ صغیرہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک -
واخرج الضیاء فی المختارة عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
الکہف یوم الجمعة فہو معصوم الی ثمانیة ایام وان خرج الدجال عصم منہ اور حضرت علی رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے سورہ کہف جمعہ کے دن
بچایا جاویگا گناہ سے آٹھ دن تک اور اگر نکلے دجال بچایا جاویگا اوس سے -

الخصوصیة السابعة والثلاثون قراءة الکہف لیلتہا - اونتالیسوین خصوصیت
پڑھنا سورہ کہف کا جمعہ کی رات مین - **اخرج** الدارمی فی مسندہ عن ابی سعید الخدری
قال من قرأ سورة الکہف لیلة الجمعة اضاء لہ من النور فیما بینہ وبین البیت العتیق - ابو سعید
خدری سے روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ کہف شب جمعہ کو روشن ہوگا اوس کے واسطے
نور وہاں سے کعبہ تک - **الخصوصیة الاربعون** قراءة الاخلاص والمعوذتین والفاتحة بعد

چالیسوین خصوصیت پڑھنا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور الحمد کا بعد جمعہ کے ۔ اخرج ابو عبید و ابن الضریس فی فضائل القرآن عن اسمار
بنت ابی بکر قالت من صلی الجمعۃ ثم قرأ بعدہا قل ہو اللہ احد و المعوذتین و الحمد سبعا سبعا
حفظ من مجلسہ ذلک الی مثلہ ۔ اسمار بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہا اونہون نے
جو پڑھے نماز جمعہ کے بعد پڑھے اوسکے بعد قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد
سات سات بار محفوظ رہے گا اوسوقت سے اوسیوقت تک (یعنی) اوس جمعہ سے آیندہ جمعہ
تک) واخرج سعید بن منصور عن مکحول قال من قرأ فاتحۃ الکتاب و المعوذتین و
قل ہو اللہ احد سبع مرات یوم الجمعۃ قبل ان یتکلم کفر عنہ ما بین الجمعتین و کان معصوما ۔ اور مکحول
سے روایت ہے کہا جو پڑھے سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور قل ہو اللہ احد سات سات بار جمعہ کے دن پہلے بات کرنے سے کفارہ ہوگا اوس جمعہ سے
دوسرے جمعہ تک اور بچایا جاوے گا گناہ سے ۔ واخرج حمید بن زنجویہ فی
فضائل الاعمال عن ابن شہاب قال من قرأ قل ہو اللہ احد و المعوذتین بعد صلوۃ الجمعۃ حین یسلم
الامام قبل ان یتکلم سبعا سبعا کان مضمونا ہو و مالہ و ولدہ من الجمعۃ الی الجمعۃ ۔ اور ابن شہاب سے
روایت ہے کہا جو پڑھے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بعد نماز
جمعہ کے جسوقت سلام دیتا ہے امام پہلے کلام کرنے سے سات سات بار ہوگا ضمانت مین اللہ
کی وہ اور اوسکا مال اور اوسکی اولاد اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ الاربعون قرارۃ الکافرین و الاخلاص فی مغرب لیلتہا ۔
اکتالیسوین خصوصیت پڑھنا سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کا نماز مغرب مین شب جمعہ کے
اخرج البیہقی فی سننہ عن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرؤ
فی صلوۃ المغرب لیلۃ الجمعۃ قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد و کان یقرأ فی صلوۃ العشار
الاخرہ لیلۃ الجمعۃ سورۃ الجمعۃ و المنافقین ۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا پڑھا کرتے تھے نبی

صلے اللہ علیہ وسلم نماز مغرب مین شب جمعہ کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور نماز عشا مین پڑہتے تھے شب جمعہ کی سورہ جمعہ اور منافقون ف احیاء العلوم مین ہے کہ عابد لوگ دوست رکھتے تھے پڑہنا جمعہ کے دن قل ہو اللہ احد ایکہزار بار اور کہتے تھے جو پڑہے گا دس رکعت مین یا بیس رکعت مین سورہ افضل ہے ختم قرآن سے ۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والاربعون قراءۃ سورۃ الجمعۃ والمنافقین فی عشاء لیلتہا للحدیث المذکور۔ بیالیسوین خصوصیت پڑہنا سورہ جمعہ اور منافقون کا نماز عشاء مین شب جمعہ کی حدیث مذکور ہو چکی الخصوصیۃ الثالثۃ والاربعون منع التحلق قبل الصلوۃ فیہا تینتالیسوین خصوصیت منع حلقہ باندہکر بیٹہنا پہلے نماز جمعہ سے اخرج ابوداود من طریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن التحلق قبل الصلوۃ یوم الجمعۃ قال البیہقی یکرہ التحلق فی المسجد اذا کانت الجماعۃ کثیرۃ والمسجد صغیرا وکان فیہ منع المصلین عن الصلوۃ - عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حلقہ کرکے بیٹھنے سے نماز جمعہ سے پہلے کہا بیہقی نے مکروہ ہے حلقہ کرکے بیٹہنا مسجد مین جبکہ جماعت کثیر ہو اور مسجد چہوٹی اور حلقہ کرنا مانع ہو نمازیونکو نماز سے ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والاربعون تحریم السفر فیہ قبل الصلوۃ - چوالیسوین خصوصیت حرام ہونا سفر کا جمعہ کے دن نماز سے پہلے ۔ ف سفر السعادۃ مین ہے کہ سروجی نے شرح ہدایہ مین نقل کیا ہے کہ امام اعظم کے نزدیک جمعہ کے دن بعد زوال کے سفر مکروہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک اگرچہ قبل از وقت زوال ہو سفر حرام ہے ۔ اور سراجیہ مین ہے کہ جب ارادہ سفر کا جمعہ کے دن کرے تو مضائقہ نہین اگر قبل داخل ہونے وقت ظہر کے آبادی سے نکل گیا اور امام مالک کے نزدیک زوال کے بعد سفر مکروہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلوع فجر سے ۔

اخرج ابن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ قال من سافر یوم الجمعۃ دعی علیہ ان لا یصاحب ولا یعان علے سفرہ حسان بن عطیہ سے روایت ہے کہا جسنے سفر کیا جمعہ کے دن فرشتے اوسکو بددعا دیتے ہین کہ نہو کوئی اوسکا ساتھی اور نہ اوسکو مدد ملے اس سفر مین ۔

واخرج الخطیب فی روایۃ مالک بسند ضعیف عن ابی ہریرۃ مرفوعا من سافر یوم الجمعۃ
دعا علیہ ملکاہ ان لا یصاحب فی سفرہ ولا تقضی لہ حاجۃ - اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے
مرفوعا کہ جو سفر کرے جمعہ کے دن بددعا دیتے ہین اوسکو دونون فرشتے اوسکی کہ کوئی ساتھی نہو
اوسکا اس سفر مین اور نہ روا ہوا اوسکی حاجت - **واخرج** الدینوری فی المجالسۃ عن
سعید بن المسیب ان رجلا اتاہ یوم الجمعۃ یودعہ لسفر فقال لہ لا تعجل حتی تصلی فقال اخاف ان
تفوتنی اصحابی ثم عجل فکان سعید یسال عنہ حتی قدم قوم فاخبروہ ان رجلہ انکسرت فقال سعید
انی کنت اظن ان سیصیبہ ذلک اور سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اون کے
پاس جمعہ کے دن سفر کی رخصت کو سو کہا اوس سے سعید نے کہ جلدی نکر تا نماز پڑھ لے وہ
بولا مجکو خوف ہے اپنے ساتھیون کے چھوٹ جانیکا پہر وہ جلدی کر کے چلا گیا سو سعید ہمیشہ پوچھتے
رہتے تھے اوس کا حال یہانتک کہ کچھ لوگون نے اونسے آکر کہا کہ اوس شخص کا پانون ٹوٹ گیا
کہا سعید نے مین ایسا ہی گمان کرتا تھا -

واخرج عن الاوزاعی قال کان عندنا صیاد فکان یخرج فی الجمعۃ لا یمنعہ اداء الجمعۃ
من الخروج فخسف ببغلتہ فخرج الناس وقد ذہب ببغلتہ فی الارض فلم یبق لہا الا اذناہا
وذنبہا - اوزاعی سے روایت ہے کہا ہمارے نزدیک ایک شکاری تھا کہ جایا کرتا تھا جمعہ کے دن اور نہ
باز رہتا نکلنے سے نماز جمعہ کے واسطے سو دہنسا یا گیا وہ مع اپنی خچر کے زمین مین پہر نہ باقی رہا
خچری سے سوا دو کان اور دم کے - **واخرج** ابن ابی شیبۃ عن مجاہد ان قوما خرجوا فی سفر
حین حضرت الجمعۃ فاضطرم خباہم نارا من غیر نار یرونہا - اور مجاہد سے روایت ہے کہ کچھ لوگ سفر
کو چلے گئے جمعہ کے وقت سو آگ لگ گئی اونکے خیمون مین جسکو نہ دیکھا - **ف** یعنی خیمون
مین آگ لگ گئی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ آگ کہان سے آئی -

الخصوصیۃ الخامسۃ والاربعون تکفیر الاثام پینتالیسوین خصوصیت جمعہ کے
دن کفارہ ہونا گناہو نکا - **اخرج** ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم الجمعۃ الی الجمعۃ کفارۃ لما بینہما مالم تغش الکبائر ۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ دوسرے جمعہ تک کفارہ ہوگا ہو نگا جب تک نہ کئے کبیرہ گناہ ۔ واخرج عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتدری مایوم الجمعۃ قال اللہ ورسولہ اعلم قال ہو الیوم الذی جمع اللہ فیہ بین ابویکم لایتوضا عبد فیحسن الوضوء ثم یاتی المسجد لجمعۃ الاکانت کفارۃ لما بینہا ۔ وبین الجمعۃ الاخرے اور سلمان سے روایت ہے کہا پوچھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے کیا ہے روز جمعہ عرض کیا اللہ اور رسول اوسکا بہتر جانتا ہے فرمایا وہ دن ہے جسمین جمع کیا اللہ نے تمہارے ماباپ کو نہین وضو کرتا کوئی بندہ اچھا وضو پھر آوے مسجد مین جمعہ کے واسطے مگر ہوگا کفارہ صغیرہ گناہون کا اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۔

الخصوصیۃ السادسۃ والاربعون الامان من عذاب القبر لمن مات یومہا او لیلتہا ۔ چھیالیسوین خصوصیت امان عذاب قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات مین اخرج ابو یعلے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات یوم الجمعۃ وقی عذاب القبر ۔ انس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مرے جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات مین وہ بچایا جاویگا عذاب قبر سے ۔ واخرج البیہقی فی کتاب عذاب القبر عن عکرمۃ بن خالد المخزومی قال من مات یوم الجمعۃ او لیلۃ الجمعۃ ختم لہ بخاتم الایمان ووقی عذاب القبر ۔ اور عکرمہ بن خالد مخزومی سے روایت ہے کہا عکرمہ نے جو مرے جمعہ کی دن یا رات ۔ اوسپر مہر ہوگی ایمان کی اور بچایا جاویگا عذاب قبر سے ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والاربعون الامان من فتنۃ القبر لمن مات یومہا او لیلتہا فلا یسأل فی قبرہ سینتالیسوین خصوصیت امان فتنہ قبر سے اوسکو جو مرا جمعہ کے دن یا رات اخرج الترمذی وحسنہ البیہقی وابن ابی الدنیا وغیرہم عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مامن مسلم یموت لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ الا وقاہ اللہ فتنۃ القبر وفی لفظ الابری

ومن فتنة القبر وفي لفظ الاو في الفتان - ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان مرے جمعہ کی رات یا دن مین بچایا ہے اوسکو اللہ فتنہ قبر سے
اور ایک لفظ مین یہ ہے کہ بری کیا جاتا ہے فتنہ قبر سے اور ایک لفظ مین بچایا جاتا ہے فتان سے
ف فتان جمع فاتن کی یعنی گمراہ کرنے والی قبر مین یعنے طرح طرح کی قبر مین جانچ ہوتی ہے جیسے
ضغطہ قبر اور سوال اور تعذیب اور اہوال قیامت اور ابوداود مین فتانی القبر بصیغہ تثنیہ ہے
اور اوس سے مراد منکر نکیر ہین - قال الحکیم الترمذی وحکمتہ انہ انکشف الغطاء عما لہ عند اللہ لان جہنم
لا تسجر فی ہذا الیوم وتغلق فیہ ابوابہا ولا یعمل فیہ سلطانہا ما یعمل فی سایر الایام فاذا قبض اللہ
فیہ عبدا کان دلیلا لسعادتہ وحسن مآبہ وانہ لم یقبض فی ہذا الیوم العظیم الا من کتب لہ السعادۃ عندہ
فلذلک یقیہ فتنة القبر لان سببہا انما ہو تمیز المنافق من المومن - کہا حکیم ترمذی نے حکمت یہ ہے
کہ کھل گیا پردہ اوس ثواب سے جو اسکے واسطے اللہ پاس تہا - (یعنی بسبب شرف اسوقت کو)
کیونکہ دوزخ جمعہ کی دن گرم نہین کیا جاتا ہے اور اوس کے دروازے بند کردئے جاتے ہین
اور سلطان جہنم کا اسدن عمل نہین کرتا - جو اور دنون مین ہوتا ہے سو جب موت دی اللہ نے
کسی بندہ کو اسدن تو یہ دلیل اوسکی سعادت اور اچھے ٹہکانے کی ہے اور ایک یہ بات کہ اس عظیم
بزرگ دن مین وہی مرتا ہے جسکے حق مین اللہ کے ہان سعادت لکہی گئی سو اسواسطے اللہ اوسکو فتنہ
قبر سے بچاتا ہے کیونکہ سبب فتنہ قبر کا یہی تمیز منافق کی ہے مومن سے - (یعنی فتنہ قبر تو
تمیز کے واسطے ہوتا ہے اور وہ مومن ٹہر چکا تو تمیز کیا حاجت رہے)

الخصوصیة الثامنة والاربعون رفع العذاب عن اہل البرزخ فیہ - ارتفاع
خصوصیت اوٹھا لینا عذاب کا اہل برزخ سے جمعہ کے دن - **ف** برزخ کہتے ہین دنیا
اور آخرت کے درمیان کو سو جو مرا برزخ مین داخل ہوا - قال الیافعی فی روض الریاحین
بلغنا ان الموتی لم یعذبوا لیلة الجمعة تشریفا لہذا الوقت قال ویحتمل اختصاص ذلک بعصاة
المومنین دون الکفار - کہا امام یافعی نے روض الریاحین مین - ہمکو یہ بات پہونچی کہ جمعہ کی رات

مُردون کو عذاب نہین ہوتا بسبب شرافت اسوقت کے کہا احتمال ہے کہ یہ امر خاص ہو گنہگار مسلمانون کے ساتھہ نہ کافرونکے - ف یعنے جو شخص مرے شب جمعہ کو اوس کو عذاب نہین ہوتا نہ یہ کہ ہر مُردے کو جمعہ کی رات مین عذاب نہین ہوتا چاہے کسی دن مرے اور خاص ہونا گنہگار مسلمانونکے ساتھہ یعنی کافرون کو اگرچہ شب جمعہ مین مرین تاہم عذاب قبر سے محفوظ نہین

الخصوصیة التاسعة والاربعون اجتماع الارواح فیہ - اونچاسوین خصوصیت جمع ہونا مردونکی روحون کا جمعہ کے دن - **اخرج** ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب عن رجل من آل عاصم الجحدری انہ رای عاصما الجحدری فی النوم فقال لہ انا فی روضة من ریاض الجنة انا فی نفر من اصحابی نجتمع کل لیلة جمعة وصبیحتہا الی بکر بن عبداللہ المزنی فنتسلا فی اخبارکم قلت ہل تعلمون بزیارتنا قال نعلم بہا عشیة الجمعة ویوم السبت الی طلوع الشمس قلت وکیف دون الایام کلہا قال لفضل یوم الجمعة وعظمہ - روایت کی ابن ابی الدنیا نے اور بیہقی نے شعب مین ایک شخص سے جو آل عاصم جحدری سے تہا یہ کہ اوس نے دیکہا عاصم جحدری کو خواب مین سو کہا اوسکو عاصم نے مین اور میرے چند یار ایک باغ مین ہین جنت کے باغون مین سے ہم جمع ہوتے ہین ہر جمعہ کی رات بکر بن عبداللہ مزنی کے پاس سو ہم پاتے ہین تمہاری خبرین مینے کہا کیا تم کو ہماری زیارت کرنے کا علم ہوجاتا ہے کہا ہکو اوسکا علم ہوجاتا ہے شب جمعہ اور سارا دن جمعہ اور ہفتہ کے دن طلوع آفتاب تک مینے پوچہا یہ کیونکر ہے خاص جمعہ کے دن کو نہ اور دنون مین جواب دیا کہ بسبب فضیلت اور عظمت جمعہ کی ہے -

الخصوصیة الخمسون انہ سید الایام - پچاسوین خصوصیت یہہ کہ جمعہ کا دن سب دنونکا سردار ہے -

روی مسلم عن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق آدم وفیہ ادخل الجنة وفیہ اخرج منہا ولاتقوم الساعة الا فی یوم الجمعة - ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن جسپر آفتاب نکلا جمعہ کا دن ہے

اوسیدن آدم پیدا ہوے اور اوسیدن بہشت مین داخل کیے گئے اور اوسیدن بہشت سے نکالے گئے اور اوسیدن قیامت قایم ہوگی ۔

ف چھہ دن مین تمام عالم پیدا ہوا یک شنبہ سے پیدایش شروع ہوئی جمعہ پر ختم ہوئی تو یہود یہ سمجھے کہ ہفتہ کو خدا نے عالم کی پیدایش سے فراغت پائی تو اونہون نے ہفتہ کی عبادت لازم سمجھی اور نصاری سمجھے کہ ابتداء پیدایش عالم یکشنبہ سے ہوئی اور اونکے گمان فاسد مین حضرت عیسی علیہ السلام مقتول اور مصلوب ہوکر تین دنکے بعد اسی یکشنبہ کے دن زندہ ہوے تو یہی اونکے نزدیک بڑا دن ٹھہرا اور اسلام مین جمعہ ٹھہرا دن ہے اسواسطے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش اور دخول اور خروج جنت اسیدن ہوا اور قیامت بھی اسیدن ہوگی تو جمعہ کو صرف جمعہ کے دن کے ساتھ نسبت خصوصیت ہے اور جمعہ مین پیدایش حضرت آدم علیہ السلام اور دخول جنت سے جو فضیلت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن بہشت سے نکلنے مین فضیلت یہ ہے کہ حضرت آدم کے آنے سے عالم مین بہت کچھ نیکیان ہوئین انبیاء اور اولیا اور ایماندار لوگ پیدا ہوے اور زمین آدم کی اولاد سے قیامت تک آباد ہوگئی خصوصا وجود باجود حضرت خاتم النبیین سید المرسلین علیہ افضل صلوۃ المصلین وازکی سلام المسلمین اور ایسے ہی قایم ہونا قیامت کا سبب ہے دخول جنت کا کہ اوسمین وعدے حق تعالی کے مومنون کے لئے ظاہر ہونگے اور اونکے دشمنونکو دوزخ ملیگا ۔ اور سوا اسکے جو کچھ حکمتین اسمین ہین بیان اونکا ممکن نہین ۔

واخرجہ الحاکم بلفظ سید الایام یوم الجمعۃ الی آخرہ وزاد فیہ وابو داود نحوہ وزاد وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وما من دابۃ الا وہی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین یصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس ۔ اور حاکم نے یہ حدیث بلفظ سید الایام روایت کی یعنی سردار سب دنو نکا روز جمعہ ہے آخر تک ۔ اور ایسی ہی روایت ہے ابو داود سے اور اسقدر زیادہ ہے اور اسیدن توبہ قبول ہوئی آدم کی اور اسیدن وفات پائی اور ہر جانور کان لگائے چپ سنتا ہے یعنی

منتظر قایم ہونے قیامت کا ہے جمعہ کے دن جس وقت سے کہ صبح کرتا ہے آفتاب کے طلوع
تک شفقت قایم ہونے قیامت کے سواے جن اور انسان کے **ف** صبح سے طلوع تک
واسطے کہ ظہور قیامت اسیوقت ہوگا۔ طیبی مین ہے کہ تعجب نہین غیر عاقل کو خبر ہونا قیامت کے
اور شاید حکمت اسکے چھپانے مین جن اور انسان سے یہ ہو کہ اگر اونکو یہہ کہلجاوے تو قاعدہ
تکلیف مین خلل واقع ہو اور شرف یوم جمعہ کا بسبب قبول ہونے توبہ آدم کے ظاہر ہے لیکن
شرف بسبب موت کے یہہ ہے کہ موت سبب وصول ہے جوار رب العالمین تک ۔ اور حکمت خبر
اور شعور دینے مین جانورونکے قیام ساعت اور اوسکے احوال سے وہ ہی جانتا ہے مگر آدمی
بہت گرفتاری عقل کے اور شغل تدبیر مبدا اور معاد کے اس علم سے محجوب رہا اور وجہ انتظار
جانورونکی قیامت کو یہہ بہی ہے کہ اسدن بڑے بڑے امور اور انواع تجلیات و شئون اسقدر ظاہر
ہوتے ہین کہ نزدیک ہے زمین پر زلزلہ پڑجاوے اور جانورونکو اوسکے دیکھنے سے ڈر اور رعب
پیدا ہوتا ہے کہ شاید قیامت قایم ہوگی

واخرج ابن ماجہ والبیہقی فی الشعب عن ابی لبابۃ بن عبد اللہ المنذر قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ سید الایام واعظمها عند اللہ وهو اعظم عند اللہ من یوم الاضحی ویوم الفطر
فیہ خمس خلال خلق اللہ فیہ آدم واهبط فیہ آدم وفیہ توفی وفیہ ساعۃ لا یسال اللہ العبد فیہ شیئا الا اعطاہ ما لم یسال حراما
وفیہ تقوم الساعۃ ما من ملک مقرب ولا سماء ولا ارض ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا وهن یشفقن من یوم الجمعۃ
ابو لبابہ ابن عبد اللہ المنذر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک
جمعہ کا دن سب دنونکا سردار ہے اور سب مین بڑا ہے اللہ کے نزدیک اور بڑا ہے اللہ کے
نزدیک عید قربان اور عید الفطر سے اسمین پانچ چیزین ہین ۔ اسمین پیدا ہوئے آدم اسمین
اوتارے گئے زمین مین ۔ اسمین وفات پائی ۔ اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین
اللہ سے کچہ مگر دیتا ہے اللہ اوسکو جب تک کہ نہ مانگے حرام (یعنی حرام مانگنا قبول نہین) ۔
اور اسمین قایم ہوگی قیامت اور فرشتے مقرب اور آسمان اور زمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا یہہ سب

ڈرتے ہین جمعہ کے دن سے (یعنے اسلئے کہ قیامت اوسمین ہوتی ہے مبادا ناگہان بپا ہو)

واخرج سعید بن منصور نے سنن مین مجاہد سے قال اذا کان یوم الجمعۃ فزع البر والبحر ماخلق اللہ من شئ الا الانسان۔ اور مجاہد سے روایت ہے کہا مجاہد نے جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو ڈرتے ہین جنگل اور دریا اور جو کچھ کہ پیدا کیا ہے اللہ نے سوا انسان کے۔

واخرج عبداللہ بن احمد نے زوائد الزہد عن ابی عمران الجونی قال بلغنا انہ لم تبت لیلۃ الجمعۃ الا کانت لاہل السماء فزعۃ۔ اور ابو عمران جونی سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ نہین شب آتی ہے جمعہ کی رات پیدا ہوتا ہے اہل آسمان کو خوف۔ **فائدہ** فی بعض کتب الحنابلۃ اختلف اصحابنا ہل لیلۃ الجمعۃ افضل او لیلۃ القدر فاختار ابن بطۃ وجماعۃ ان لیلۃ الجمعۃ افضل وقال ابو الحسن التمیمی فیما عدا اللیلۃ التی انزل فیہا القرآن واکثر العلماء علی ان لیلۃ القدر افضل واستدل الاولون بحدیث اللیلۃ الغراء الغرۃ من التی خیارہ دربانہ جاء فی فضل یومہا ما لم یجئ لیوم لیلۃ القدر واجابوا عن قولہ لیلۃ القدر خیر من الف شہر فان التقدیر خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الجمعۃ کما ان التقدیر عند الاکثر خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر والفیا فان لیلۃ الجمعۃ باقیۃ فی الجنۃ لان فی یومہا تقع الزیارۃ الی اللہ تعالٰی وہی معلومۃ فی الدنیا بعینہا علی القطع ولیلۃ القدر مظنون فیہا انتہی ملخصا۔

بعض کتابون مین حنبلیون کی ہے کہ اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے اس امر مین کہ آیا شب جمعہ افضل ہے یا شب قدر سو مختار ابن بطہ اور ایک جماعت کا یہ ہے کہ شب جمعہ افضل ہے اور یہی کہا ہے ابو الحسن تمیمی نے سوا اوس رات کے جسمین قرآن مجید نازل ہوا اور اکثر علما اسپر ہین کہ شب قدر افضل ہے اور دلیل پکڑی پہلون نے (یعنے جو شب جمعہ کو افضل کہتے ہین) حدیث لیلۃ الغراء کے ساتھہ (یعنی جو فضیلت مین شب جمعہ کی وارد ہوئی ہے) اور غرہ کہتے ہین عمدہ کو اور دوسری دلیل اونکی یہ ہے کہ جیسی فضیلت روز جمعہ کی آئی ہے ایسی روز شب قدر کی نہین آئی اور اس قول باریتعالٰے کا (لیلۃ القدر خیر من الف شہر) یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے۔ جواب یہ دیا ہے کہ اصل مین یون سمجھنا چاہئے (خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ الجمعۃ) یعنے شب قدر بہتر ہے

اون ہزار مہینون سے جنمین شب جمعہ نہین یعنے باستثنار شب جمعہ کے جیسے اکثر مفسرون کی نزدیک دراصل یون ہے (کہ خیر من الف شہر لیس فیہا لیلۃ القدر) یعنے بہتر ہے اون ہزار مہینون سے جنمین شب قدر نہین اور یہی دلیل ہے کہ شب جمعہ باقی رہیگی جنت مین کیونکہ جمعہ کے دن ہوگی زیارت خداوند تعالے و تقدس کی اور شب جمعہ یہا مین معلوم یقیناً ہے بعینہ اور شب قدر ایسے معلوم نہین تمام سوا بطور ظن اعم کے —

الخصوصیۃ الحادیۃ والخمسون انہ یوم المزید — اکیاونوین خصوصیت یہ ہے کہ جمعہ دن زیادتی کا ہے — **اخرج** الشافعی فی الام عن انس بن مالک قال اتی جبرئیل بمرأۃ بیضاء فیہا نکتۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما ہذہ قال ہذہ الجمعۃ فضلت بہا انت وامتک فان الناس فیہا تبع الیہود والنصاری ولکم فیہا خیر وفیہا ساعۃ لا یوافقہا مومن یدعو اللہ بخیر الا استجیب لہ وہو عندنا یوم المزید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا جبرئیل وما یوم المزید قال ان ربک اتخذ فی الفردوس وادیا افیح فیہ کثب مسک فاذا کان یوم الجمعۃ انزل اللہ علیہ ناسا من الملائکۃ وحولہ منابر من نور علیہا مقاعد النبیین وحفت تلک المنابر بمنابر من ذہب مکللۃ بالیاقوت والزبرجد علیہا الشہداء والصدیقون فجلسوا من ورائہم علی تلک الکثب فیقول اللہ انا ربکم قد صدقتکم وعدی فسلونی اعطکم فیقولون ربنا نسئلک رضوانک فیقول قد رضیت عنکم ولکم علی ما تمنیتم ولدی مزید فہم یحبون یوم الجمعۃ لما یعطیہم فیہ ربہم ولہ طرق عن انس وفی بعضہا انہم یمکثون فی جلوسہم ہذا الی مقدار منصرف الناس من الجمعۃ ثم یرجعون الی غرفہم اخرجہ الآجری فی کتاب الرویۃ — انس بن مالک سے روایت ہے کہا انس نے لائے جبرئیل عم ایک سفید آئینہ جسمین نکتہ تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر فرمایا آپنے یہ کیا ہے کہا جبرئیل نے یہ آئینہ مثال روز جمعہ کے ہے فضیلت دیگئی آپ اور آپکی امت اسکے ساتھہ اور لوگ اسمین آپکے پیچھے ہین یعنے یہود و نصاری اور اسمین تمہارے لئے برکت ہے اور نکتہ سیاہ ایک ساعت ہے جو بندہ مومن دعا کرے اور دعا اوسکی اس ساعت مین آپڑی

تو بے شک قبول ہوا اور یہ روز جمعہ ہمارے نزدیک یوم المزید ہے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے جبرئیل کیا ہے یوم المزید جواب دیا مقرر تیرے رب نے پیدا کیا ہے فردوس مین
ایک میدان فراخ اوسمین توسیرمین مشک کے پھر جمعہ کے دن بھیجے گا اللہ اوسمین کچھ فرشتے
اور گرداگرد اوس میدان کے منبر ہونگے نور کی اونپر بیٹھینگے نبیونکی اور اون منبرون
نور کے گرداگرد اور منبر سونے کے جڑاو یاقوت اور زبرجد سے جنپر شہدا اور صدیقین ہونگے
سو بیٹھینگے شہدا او صدیقین پیچھے انبیا کے اون مشک کے ڈھیرون پر پھر فرمائےگا اللہ
مین تمہارا رب ہون بیشک مینے سچا کیا تمسے اپنا وعدہ اور لایا تمکو بہشت مین سو تم مجھسے مانگو
مین دونگا عرض کرینگے یا اللہ ہم تجھسے تیری رضا کیونکہ بہترین مقامات کا ہے مانگتے ہین فرمائےگا
اللہ تعالی مین تمسے راضی ہوا اور تمہیں ہے دینا جو کچھ تم آرزو کرو اور میرے پاس زیادتی ہے
ہر چیز مین (کیونکہ نعمت خدا تعالے کی اور رحمت اور فضل اوسکا بے نہایت اور بے اندازہ ہے)
سو وہ دوست رکھینگے جمعہ کے دنکو کہ اسدن عطا کرےگا اونکو اونکا رب ۔ اور اس حدیث کی
اور بھی طریق روایت کی ہین انس سے اور بعض طریق مین یہ ہے کہ اونکو رہنا ہوگا اس جگہ
مین جتنی دیرمین جمعہ کی نماز سے لوٹتے ہین پھر لوٹ جاوینگے اپنے بالاخانون مین روایت کیا اسکو
آجری نے کتاب الرویۃ مین ۔

ف میرے پاس زیادہ ہے یعنے جسقدر تم خواہش و آرزو رکھتے ہو اوس سے زیادہ مین تمکو دونگا
پھر لوٹ جاوین گے یعنی جمعہ کے دن دیدار الٰہی سے مشرف ہوکر اپنے اپنے مکانون مین چلے جاوینگے
اور ہر جمعہ کے دن ایسا ہی ہوگا چنانچہ اگلی حدیث مین مذکور ہوگا اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ بہشت مین سو درجہ ہین فضل درمیان دو درجون کی جیسا فضل زمین و آسمان مین ہے اور
فردوس بالاترین بہشتون کا ہی درجہ مین ۔

واخرج الاجری فی کتاب الرویۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال اہل الجنۃ اذا دخلوہا نزلوا بفضل اعمالہم فیوذن لہم فی مقدار یوم الجمعۃ من ایام الدنیا فیزورون

فیبرز الله لهم عرشه ویتبدی لهم فی روضة من ریاض الجنة وتوضع لهم منابر من لولو ومنابر من یاقوت ومنابر من ذہب ومنابر من فضة ویجلس ادناہم وما فیہم ادنی علے کثبان المسک والکافور ومایرون اصحاب الکراسی بافضل منہم مجلسا الحدیث وفیہ الرویة وسماع الکلام وذکر سوق الجنة ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ مقرر رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اہل جنت جنت مین داخل ہونگے قدر منزلت پاوینگے بقدر فضیلت اپنی اپنی اعمال کی پہر زیارت کرینگے سو باہر نکالے گا الله اونکے لیۓ اپنا عرش اور ظاہر ہوگا اونکے واسطے ایک باغ مین باغون جنت سے اور رکہے جاوینگے اونکے واسطے منبر نور کی اور منبر سونی کی اور منبر یاقوت کی اور منبر سونے کی اور منبر چاندی کی اور بیٹہے گا جو اونمین زیادہ قریب ہوگا اور جو اونمین زیادہ قریب ہوگا مشک اور کافور کے ڈہیرون پر (یعنی اپنے اپنے مرتبہ کے روسے بیٹہینگے)۔ اور نہ دیکہینگے کرسی والی اپنی سے زیادہ کسیکو افضل بیٹہنے مین آخر حدیث تک اور اس حدیث مین بیان رویت اور سننے کلام الہی کا اور ذکر بازار جنت کا ہے ۔

واخرج ایضا عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال ان اہل الجنة یزدرون ربہم عز وجل فی کل یوم جمعة فی رمال الکافور واقربہم منہ مجلسا اسرعہم الیہ یوم الجمعة وابکرہم غدوا ۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے الله علیہ وسلم نے کہ جنتی زیارت کرینگے اپنے رب عز وجل کی ہر جمعہ کے دن ریگستان کافور مین اور زیادہ قریب الله سے بیٹہنے مین وہ لوگ ہونگے جو سب سے زیادہ جلدی کرتے ہین جمعہ کے جانے مین اور سب سے پہلے اول وقت جاتے ہین

ف قرآن اور حدیث سے بخوبی ثابت ہے کہ دیدار الہی جنت مین خاص مومنونکو ہر روز صبح و شام اور عوام کو ہر جمعہ کے دن ہمیشہ ہوگا۔ کذا فی تکمیل الایمان

الخصوصیة الثانیة والخمسون ۔ انہ مذکور فی القرآن دون سایر ایام الاسبوع قال الله تعالے اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة ۔ باونوین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ مذکور ہے قرآن مین اور دن ہفتہ کے مذکور نہین فرمایا الله تعالے نے اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة

الخصوصیة الثالثة والخمسون انہ الشاہد والمشہود فی الایة وقد اقسم الله بہ ۔

ترمین دین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ شاہد اور مشہود ہے کلام اللہ مین اور بیشک قسم کہا ئی اللہ نے

اوسکی **اخرج** ابن جریر عن علی بن ابیطالب فی قولہ تعالے وشاہد ومشہود قال الشاہد

یوم الجمعۃ والمشہود یوم عرفۃ - علی ابن ابیطالب رض سے روایت ہے اس قول خداوند تعالے

مین وشاہد ومشہود کہا حضرت علی نے شاہد روز جمعہ ہے اور مشہود روز عرفہ ہے -

اخرج حمید بن زنجویہ فی فضایل الاعمال عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیامۃ والمشہود یوم عرفۃ والشاہد یوم الجمعۃ ما طلعت شمس ولا غربت

علے یوم افضل من یوم الجمعۃ - ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم نے یوم موعود روز قیامت ہے اور مشہود روز عرفہ اور شاہد روز جمعہ نہ طلوع ہوا آفتاب نہ غروب

ہوا کسی دن مین جو افضل ہو روز جمعہ سے -

ف یعنی سورہ بروج مین جو آیا ہے والیوم الموعود وشاہد ومشہود - سو یوم موعود روز قیامت ہے

کہ حق سبحانہ تعالے نے اوسکے آنے پر وعدہ کیا ہے مومنون سے بہشت کی نعمتونکا اوسدن اور

نیز وعدہ ہوا ہے آسمانونکے شق ہونے اور فنا ہونے وغیرہ کا اور شاہد روز جمعہ ہے کہ حاضر ہوتا ہے

خلق پر اور گواہ ہے اوسکا جو اوسکی نماز پڑہے اور نماز مین حاضر ہو اور مشہود روز عرفہ ہے کہ اوسمین

ہر طرف سے مسلمان لوگ آکر جمع ہوتے ہین اور فرشتے بہی -

واخرج ابن جریر عن ابن عباس قال الشاہد الانسان والمشہود یوم الجمعۃ - ابن

عباس سے روایت ہے کہ شاہد انسان ہے اور مشہود روز جمعہ - **ف** شاہد انسان اسواسطے

ہے کہ اس نے روز الست مین شہادت کی ہے بقولہ تعالے قالوا بلی شہدنا اور مشہود روز جمعہ اسواسطے

کہ مسلمان لوگ اوسمین نماز کے واسطے جمع ہوتے ہین اور فرشتے بہی -

واخرج عن ابن الزبیر وابن عمر قالا یوم الذبح ویوم الجمعۃ اور ابن زبیر اور ابن عمر سے

روایت ہے کہا شاہد مشہود روز ذبح اور روز جمعہ ہے **ف** روز ذبح یعنے روز عید قربان شاہد ہے

اسواسطے کہ شہادت کرے گا روز قیامت اون لوگونکے حق مین جو اسدن حاضر ہوتے ہین

ایمان اور استحقاق رحمت کے ساتھ اور مشہود واسطے کہ اوس دن مشارق مغارب سے حاجی
لوگ منا اور مزدلفہ مین حاضر ہوتے ہین اور روز جمعہ کے شاہد اور مشہود ہونے کی وجہ اوپر بیان
ہو چلی **واخرج** عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثروا
من الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود تشہدہ الملائکۃ اور ابو درداء رض سے روایت ہے اونہون نے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بھیجو مجھپر جمعہ کے دن اسواسطے کہ وہ
روز مشہود ہے کہ حاضر ہوتے ہین اسمین فرشتے ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والستون انہ الموخر لہذہ الامۃ ۔ چونسٹھوین خصوصیت یہ کہ روز جمعہ
پیچھے ہے واسطے اس امت کو ۔ **روی الشیخان** عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ بید انہم اوتوا الکتاب من قبلنا ثم ہذا یومہم
الذی فرض اللہ علیہم فاختلفوا فیہ فہدانا اللہ فالناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہم
پیچھلے ہین (یعنی دنیا مین) اور پہلے اور مقدم ہونیوالے ہین قیامت کے دن (شرف اور مرتبہ
مین) سوا اسکے کہ اہل کتاب کو دیگئی ہے کتاب ہمسے پہلے پہر یہ وہ دن ہے (یعنے جمعکا) کہ فرض
کیا تھا اللہ نے اونپر (یعنی اہل کتاب پر) سو اختلاف کیا اونہون نے اوسمین پہر راہ دکھائی ہمکو
اللہ نے جمعہ کے دن کیطرف سو لوگ (یعنی یہود و نصاری) اسدن مین ہمارے تابع ہین اختیار
کیا یہود نے کلہ یعنی روز ہفتہ اور نصاری نے پرسون یعنی اتوار ۔

ف حضرت نے فرمایا کہ جیسے ہمارا دن اونکے دنپر دنیا مین مقدم ہے اسیطرح امت محمد یہ علے
نبیہا الصلوۃ والتحیۃ اونپر مقدم ہوگی کہ اول یہی امت حساب وکتاب سے فراغت پاویگی ۔
اور شارحین نے اسمین اختلاف کیاہے کہ مراد فرض کرنے جمعہ سے یہود و نصاری پر اور اونکے
اختلاف سے کیاہے بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرض کی اونپر عبادت
روز جمعہ مین بعینہ اور حکم کیا جمع ہونے کا جمعہ مین عبادت کے لئے جیسا کہ ظاہر الفاظ حدیث سے

معلوم ہوتا ہے سو انہون نے امر الہی سے مخالفت کے جیسے کہ اونکی عادت تہی تو یہود نے ہفتہ کو اختیار کیا اور نصاری نے اتوار کو اور اکثر اسپر ہین کہ مراد فرض کرنے سے یہ ہے کہ اونکو یہ حکم ہوا تہا کہ ایکدن فارغ ہوکر ذکر اور عبادت کیا کرین اور وہ دن اپنی راے اور اجتہاد سے تجویز کرین امتحانا کہ حق کو دریافت کرتے ہین یا نہین تو یہود نے ہفتہ کو یقین کیا اس خیال سے کہ خداوند تعالے نے اسدن پیدایش مخلوقات سے فراغت کی اور نصاری نے یکشنبہ اس تصور سے کہ ابتداء آفرینش عالم کی اسدن ہوئی ہو سو دونون نے خطا کی اور جمعہ کا دن نہ پایا جو علم الہی مین تہا پہر خدا نے ہمکو راہ دکہائی یعنے حکم دیا اس امت کو عبادت کرنے کا جمعہ کے دن لقولہ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ الخ۔ اور توفیق دے بجا اوری اس حکم کی والحمد للہ یا راہ دکہائی اسدن کی دریافت اور تعین کے واسطے عقل اور اجتہاد سے کہ اوس اجتہاد مین صواب کو پہونچی خطا نہوی علے اختلاف القولین جیسا کہ مقدمۃ الکتاب کے فصل دویم مین بیان ہوا ہے **ولمسلم** عن ابی ہریرۃ وحذیفۃ قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اضل اللہ عن الجمعۃ من کان قبلنا وکان للیہود یوم السبت وکان للنصاری یوم الاحد فجاء اللہ بنا فہدانا لیوم الجمعۃ۔ اور ابو ہریرہ اور حذیفہ رض سے روایت ہے کہا دونون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہکا دیا اللہ نے جمعہ سے اونکو جو ہمسے پہلے تہے تو ہفتہ ہوا یہود کے واسطے ہفتہ کا دن اور نصاری کے واسطے یکشنبہ پہر خدا ہمکو لایا اور پیدا کیا ہمکو اونکے بعد پس ہم مسلمانونکو پہر راہ دکہائی خدا نے ہمکو جمعہ کی دن کی۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والخمسون انہ یوم المغفرۃ۔ پچپنوین خصوصیت یہ کہ جمعہ مغفرت کا دن ہے۔ **اخرج** ابن عدی والطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالے لیس بتارک احدا من المسلمین یوم الجمعۃ الا غفر لہ۔ انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر اللہ تبارک وتعالے نہ چہوڑیگا کسی مسلمان کو جمعہ کے دن مغفرت سے۔

الخصوصیۃ السادسۃ والخمسون انہ یوم العتق۔ چہپنوین خصوصیت جمعہ کی یہ ہے کہ

دن ہے اخرج البخاری فی تاریخہ وابو یعلی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ اربعۃ وعشرون ساعۃ لیس فیہا ساعۃ الا وللہ فیہا ستمائۃ
عتیق من النار کلہم قد استوجبوا النار - انس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات چوبیس گھڑیاں ہیں کوئی گھڑی اونمیں ایسی نہیں کہ جسمیں
چھ سو آزاد ہوں آگ سے جو سب کے سب آگ کے لائق تھے -

واخرج ابن عدی والبیہقی فی الشعب بلفظ ان للہ فی کل جمعۃ ستمائۃ الف عتیق
اور ابن عدی اور بیہقی نے اسکو روایت کیا اس لفظ سے کہ واسطے اللہ کی ہر جمعہ کے دن چھ لاکھ
آزاد کئے ہوئے ہیں

الخصوصیۃ السابعۃ ان فیہ ساعۃ الاجابۃ - ساتوین خصوصیت جمعہ
میں ساعت اجابت کی ہے - روی الشیخان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم وہو قائم یصلی یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ
واشار بیدہ یقللہا - ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ذکر کیا جمعہ کا سو فرمایا جمعہ کے دن میں ایک ساعت ہے نہ پاوے گا اوس کو
بندہ مسلمان اس حال میں کہ کھڑا نماز پڑھتا ہو یا انتظار ہو نماز کے لئے مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر بیشک
دیگا اسکو اور اشارہ کیا آپ نے دست مبارک سے کم کرتے تھے اوس ساعت کو یعنی
آپ اشارہ سے بتلاتے تھے کہ ساعت قلیل ہے) ولمسلم عنہ ان فی الجمعۃ لساعۃ لا یوافقہا
مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ ایاہ وہی ساعۃ خفیفۃ - اور ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ جو کوئی مسلمان اوسکو پاوے مانگے اللہ سے اس ساعت
میں خیر بیشک دیگا اوسکو اللہ وہ ساعت بہت کم ہے - وقد اختلف اہل العلم من الصحابۃ
والتابعین فمن بعدہم فی ہذہ الساعۃ علی اکثر من ثلاثین قولا - اور بیشک اختلاف کیا ہے اہل علم
نے صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ کہ بعد میں اس ساعت میں تیس قول سے زیادہ پر نقل انکا بعض

اخرج عبدالرزاق عبداللہ موسے معاویۃ قال قلت لابی ہریرہ انہم زعموا ان الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ یستجاب فیہا الدعاء رفعت فقال کذب من قال ذلک قلت فہی کل جمعۃ قال نعم - تو بعضوں نے کہا وہ ساعت اوٹھالی گئی - روایت کی عبدالرزاق نے عبداللہ مولے معاویہ سے کہا عبداللہ نے مینے پوچھا ابوہریرہ رض سے لوگ گمان کرتے ہین اساعت جو روز جمعہ مین ہے جسمین دعا مستجاب ہوتی ہے وہ اوٹھالی گئی ہے جواب دیا ابوہریرہ رض نے جھوٹا ہے جسنے یہ کہا پوچھا مینے تو کیا وہ ہر جمعہ مین ہے کہا ہان -

وقیل انہا فی جمعۃ واحدۃ من کل سنۃ قال کعب الاحبار لابی ہریرۃ فردہ علیہ فرجع الیہ اخرجہ مالک واصحاب السنن - اور بعضوں نے کہا وہ ساعت ہر سال صرف ایک جمعہ مین ہوتی ہے یہ کہا تہا کعب احبار نے ابوہریرہ سے سو ابوہریرہ نے رد کردیا اس قول کو پہر رجوع کیا کعب احبار نے اوسکی طرف یہ روایت کی ہے مالک اور اصحاب حدیث نے -

ف یہ کعب احبار نے ابوہریرہ رض سے کہا تہا کہ ساعت ہر سال مین ایکدن ہے سو ابوہریرہ نے اسکو رد کیا اور کہا نہین بلکہ ہر جمعہ مین ہے پہر کعب نے توراۃ پڑہ کر کہا سچ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجوع کیا کعب نے اپنے قول سے ابوہریرہ کے قول کیطرف - وقیل انہا مخفیۃ فی الیوم کما اخفیت لیلۃ القدر فی العشر - اور بعضون نے کہا ساعت چہپا دی گئی ہے جمعہ کے سارے دن مین جیسے چہپا دی گئی شب قدر رمضان کے اخیر عشرہ مین -

اخرج ابن خزیمۃ والحاکم عن ابی سلمۃ قال سالت ابا سعید الخدری عن ساعۃ الجمعۃ فقال سالت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عنہا فقال قد علمتہا ثم انسیتہا کما انسیت لیلۃ القدر - ابوسلمہ سے روایت ہے کہا پوچھا مینے ابوسعید خدری سے حال ساعت جمعہ کا جواب دیا پوچھا تہا مینے صلے اللہ علیہ وسلم سے ساعت کا حال تو فرمایا آپ نے مجکو علم دیا گیا تہا ساعت کا پہر بہولا دی گئی مجہے جیسے بہلا دی گئی شب قدر

واخرج عبدالرزاق عن کعب قال لو ان انسانا قسم جمعۃ فی جمع لاتی علی تلک

الساعة قال ابن المنذر معناه انه یبدا فیدعو فی جمعة من اول النهار الی وقت معلوم ثم فی
جمعة یبتدی من ذلک الوقت الی وقت آخر حتی یاتی الی آخر النهار - اور کعب سے روایت ہے کہا کعب نے
اگر کوئی تقسیم کرے ایک جمعہ کو کئی جمعوں مین البتہ آجاوے گا اوس ساعت پر کہا ابن منذر نے
معنی اسکے یہہ ہین کہ شروع کرے اسطرح کہ دعا کرے ایک جمعہ مین اول دن سے ایک وقت معین
تک پہر دوسری جمعہ مین شروع کرے اوسوقت سے دوسرے وقت تک تا آنکہ آجاوے آخر دن کو
والحکمة فی اخفائها بعث العباد علی الاجتهاد فی الطلب واستیعاب الوقت بالعبادة - اور
حکمت اوسکے چہپانے مین آمادہ کرنا ہے بندون کا کوشش پر اوسکی طلب مین اور صرف کرانا
سارے وقت کا عبادت مین - وقیل انها تنتقل فی یوم الجمعة ولا تلزم ساعة بعینها ذکره بعضهم
احتمالا وجزم به ابن عساکر وغیره ورجحه الغزالی والمحب الطبری - اور بعض نے کہا وہ بدلتی رہتی ہے
جمعہ کے دن اور نہین لازم ہے ساعت معین یہ قول بعض نے احتمالا ذکر کیا ہے اور ابن
عساکر وغیرہ نے اسپر یقین کیا اور غزالی اور محب طبری نے ترجیح دی ہے اس قول کو - وقیل هی
عند اذان المؤذن لصلوة الغداة اخرجه ابن ابی شیبة عن عائشة اور بعض نے کہا وہ وقت اذان
صبح کی ہے اسکو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عائشہ رض سے - وقیل من طلوع الفجر الی طلوع الشمس
رواه ابن عساکر عن ابی هریرة اور بعض نے کہا وہ طلوع فجر سے ہے طلوع آفتاب تک یہ روایت
کی ہے ابن عساکر نے ابو ہریرہ رض سے وقیل عند طلوع الشمس حکاه الغزالی اور بعض نے کہا وقت
طلوع آفتاب کے یہ قول نقل کیا ہے غزالی نے وقیل اول ساعة بعد طلوع الشمس حکاه الجیلی
والمحب الطبری شارحا التنبیه - اور بعض نے کہا کہ پہلی ساعت ہے بعد طلوع آفتاب کے حکایت
کیا اسکو جیلی اور محب طبری شارحین تنبیہ نے - وقیل فی آخر الساعة الثالثة من النهار لحدیث ابی هریرة
مرفوعا وفی آخر ثلاث ساعات منه ساعة من دعا الله فیها استجیب له اخرجه احمد اور بعض نے کہا
وہ تیسری ساعت ہے تین ساعتون اخیر جمعہ مین سے بسند حدیث ابو ہریرہ رض کی مرفوعا کہ تین ساعتون
اخیر جمعہ سے ایک ساعت ہے جو دعا کرے اللہ سے اوس ساعت مین قبول ہو روایت کیا اسکو احمد نے

وقت شروع ہونے خطبہ سے خطبہ سے فارغ ہونے تک روایت کیا اسکو ابن عبدالبر نے
بسند ضعیف ابن عمر سے مرفوعا۔ وقیل عند الجلوس بین الخطبتین حکاہ الطیبی اور بعض نے کہا
وقت بیٹھنے امام کے دونوں خطبہ بیں اسکو نقل کیا طیبی نے وقیل عند نزول الامام من المنبر رواہ ابن المنذر عن ابی بردہ
اور بعض نے کہا وقت اوترنے امام کے منبر سے روایت کیا اسکو ابن منذر نے ابوبردہ سے
وقیل عند اقامۃ الصلوۃ رواہ ابن المنذر عن الحسن وروی الطبرانی بسند ضعیف عن میمونۃ بنت
سعد انہا قالت یارسول اللہ افتنا عن صلوۃ الجمعۃ قال فیہا ساعۃ لا یدعو العبد فیہا ربہ الا استجاب
له قلت ایۃ ساعۃ ہی یارسول اللہ قال ذلک حین یقوم الامام۔ اور بعض نے کہا وقت اقامت
کے تکبیر اولی نماز جمعہ کی ہے روایت کیا اس کو ابن منذر نے حسن سے اور روایت کی طبرانی نے
بسند ضعیف میمونہ بنت سعد سے کہ اوس نے کہا یارسول اللہ جواب دیجئے ہمکو نماز جمعہ کی فضیلت سے
فرمایا آپ نے اوسمین ایک ساعت ہے جب دعا کرتا ہے بندہ اوس ساعت مین اپنے رب سے
بے شک قبول ہوتی ہے عرض کیا مینے وہ کونسی ساعت ہے یارسول اللہ فرمایا وقت کہڑے
ہونے امام کے ہے نماز جمعہ کے واسطے۔
وقیل ہی من اقامۃ الصلوۃ الی تمام الصلوۃ لحدیث الترمذی وحسنہ وابن ماجہ عن عمرو بن عوف قالوا
ایۃ ساعۃ یارسول اللہ قال حین تقوم الصلوۃ الی الانصراف منہا ورواہ البیہقی فی الشعب بلفظ
مابین ان ینزل الامام من المنبر الی ان تنقضی الصلوۃ۔ اور بعض نے کہا وقت اقامت سے نماز جمعہ
تمام ہونے تک بدلیل حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کے عمرو بن عوف سے کہا اونہوں نے کونسی ساعت
ہے یارسول اللہ فرمایا نماز کے قایم ہونے کے وقت سے نماز سے لوٹنے کے وقت تک
اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اس لفظ سے وقت اوترنے امام کے منبر سے
نماز کے تمام ہونے تک۔ وقیل ہی الساعۃ التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیہا الجمعۃ رواہ
ابن عساکر عن ابن سیرین۔ اور بعض نے کہا وہ ساعت ہے جسمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی
نماز پڑہتے تھے روایت کیا اسکو ابن عساکر نے ابن سیرین سے۔

وقیل من صلوٰۃ العصر الی غروب الشمس رواہ ابن جریر عن ابن عباس موقوفا والترمذی بسند ضعیف
مرفوعا التمسوا الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس ولابن مندہ عن ابی سعید
مرفوعا فالتمسوها بعد العصر اغفل ما یکون الناس ۔ اور بعض نے کہا عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک
روایت کیا اسکو ابن جریر نے ابن عباس سے اور ترمذی نے ڈھونڈو ساعت کو جسمین امید ہے
قبول ہونے دعا کی جمعہ کے دن بعد عصر کے آفتاب کے غائب ہونے تک اور ابن مندہ نے
روایت کی ابو سعید سے ڈھونڈو ساعت کو بعد عصر کے کہ یہہ وقت زیادہ غفلت کا ہے اور جسمین
لوگ غافل ہوتے ہین ۔ وقیل فی صلوٰۃ العصر رواہ عبد الرزاق عن یحیی بن اسحاق بن ابی طلحة
مرفوعا مرسلا ۔ اور بعض نے کہا ساعت عصر کے نماز مین ہے روایت کی عبد الرزاق نے یحیی بن اسحاق ابن ابی طلحہ سے

وقیل بعد العصر الی آخر وقت الاختیار حکاہ الغزالی ۔ اور بعض نے کہا بعد عصر کے ہے آخر وقت
اختیار تک نقل کیا اسکو غزالی نے ۔ وقیل من حین تصفر الشمس الی ان تغیب رواہ عبد الرزاق
عن طاؤس ۔ اور بعض نے کہا آفتاب کے زرد ہونے کے وقت سے اوس کے غائب ہونے تک
روایت کی یہہ عبد الرزاق نے طاؤس سے ۔

وقیل آخر ساعة بعد العصر اخرجه ابو داود والحاکم عن جابر مرفوعا ولفظه فالتمسوها آخر ساعة بعد العصر
اور بعضون نے کہا آخر ساعت ہے عصر کی بعد روایت کی ابو داود اور حاکم نے جابر سے
اور لفظ اوسکا یہہ ہے کہ ڈھونڈو اوسکو آخر ساعت مین بعد عصر کے ۔

واخرج اصحاب السنن عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه ساعة لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی یسال اللہ شیئا
الا اعطاه ایاه فقال کعب ذلک فی کل سنة یوم فقلت بل فی کل جمعة فقرا کعب التوراة فقال صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ہریرة ثم لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثته فقال قد علمت اية
ساعة هی آخر ساعة فی یوم الجمعة فقلت کیف وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفها
عبد مسلم وهو یصلی وتلک الساعة لا یصلی فقال الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس

مجلس ننتظر الصلوة فهو فی صلوة قلت بلی قال فهو ذاک وفی الترغیب للاصفهانی من حدیث

ابی سعید الخدری مرفوعا الساعة التی یستجاب فیها الدعاء یوم الجمعة آخر ساعة من یوم الجمعة قبل

غروب الشمس اغفل ما یکون الناس ۔ اور روایت کی اصحاب سنن نے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دن جس پر آفتاب طلوع

ہوا دن جمعہ کا ہے اور اوس میں ایک ساعت ہے کہ جو بندہ مسلمان اوسکو پاوے اور [illegible]

مانگے اللہ سے کچھ دیتا ہے اوسکو اللہ [illegible] کہا کعب نے [illegible] ساعت کا [illegible]

میں ایکدن ہے کہا [illegible] اور کہا [illegible] فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ نے [illegible] عبد اللہ بن سلام [illegible]

[illegible] اوسکو [illegible] کہا عبد اللہ بن سلام نے [illegible] ساعت [illegible]

ساعت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہا عبد اللہ بن سلام [illegible]

[illegible]

ابو سعید خدری [illegible]

اور جمعہ کے [illegible] آفتاب سے پہلے [illegible] زیادہ فاضل [illegible] تنبیہ

اذا تدلی نصف الشمس للغروب اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی فی الشعب عن فاطمة بنت النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ای ساعة ہی قال اذا تدلی نصف الشمس للغروب

اور بعض نے کہا جب لٹک آوے آدھا سورج واسطے ڈوبنے کے روایت کی طبرانی نے

اور بیہقی نے حضرت سیدة النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

پوچھا اونھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ کونسی ساعت ہے فرمایا آپ نے
جب لٹک جاوے نصف آفتاب غروب کے واسطے - **ف** یہہ حدیث مرجانہ نے حضرت
سیدۃ النساء رضہ سے روایت کی ہے اور آخر اوسکا یہہ ہے کہ پھر حضرت فاطمہ چھوڑ دیتی تھین
اپنے غلام کو جسکا زید نام تھا کہ دیکھا کرے آفتاب کو غروب کے وقت اور جب آپ کو خبر دیجاتی
تھی غروب نصف آفتاب سے متوجہ ہوجاتی تھین آپ دعا کے طرف تاآنکہ آفتاب بالکل ڈوب
جاتا - فہذہ جملۃ الاقوال فی ذلک قال المحب الطبری اصح الاحادیث فیہا حدیث ابی موسی فی
مسلم واشہر الاقوال فیہا قول عبد اللہ بن سلام قال ابن حجر وما عداہما اما ضعیف الاسناد او موقوف
استند قائلہ الی اجتہاد دون توقیف - سو یہہ جملہ اقوال ہین ساعت کے بیان مین کہا محب
طبری نے سب حدیثون مین زیادہ صحیح حدیث اس باب مین حدیث ابو موسی کی ہے مسلم مین - اور
قولون مین زیادہ مشہور قول عبد اللہ بن سلام کا ہے کہا ابن حجر نے اور ماسوا ان دونون
کے یا ضعیف الاسناد ہے یا موقوف ہے کہ منسوب کیا اوسکے کہنے والے نے اپنی رائے
اور اجتہاد کیطرف نہ کسیکے بتلانے سے - ثم اختلف السلف ای القولین المذکورین ارجح فرجح کلا من المرجحین فرجح
ما فی حدیث ابی موسی البیہقی وابن العربی والقرطبی وقال النووی انہ الصحیح او الصواب
ورجح قول ابن سلام احمد بن حنبل وابن راہویہ وابن عبد البر وابن الزملکانی من الشافعیۃ -
پھر اختلاف کیا ہے سلف نے کہ دونون قول مذکور مین سے کونسا قول زیادہ راجح ہے سو
ترجیح دی ہے ہر اک قول کو ترجیح دینے والون نے تو جو کچھہ ابو موسی کی حدیث مین ہے اوسکو
بیہقی اور ابن عربی اور قرطبی نے ترجیح دی ہے اور کہا نووی نے یہہ صحیح ہے یا صواب ہے
اور عبد اللہ بن سلام کے قول کو احمد بن حنبل اور ابن راہویہ اور ابن عبد البر اور ابن زملکانی نے
شافعیہ مین سے ترجیح دی ہے - قلت وہہنا امر وذلک ان ما اوردہ ابو ہریرۃ علی ابن
سلام من انہا لیست ساعۃ صلوۃ وارد علی حدیث ابی موسی ایضا لان حال الخطبۃ لیست ساعۃ
صلوۃ وتمیز ما بعد العصر بانہا ساعۃ دعاء وقد قال فی الحدیث یسأل اللہ شیئاً ولیس حال الخطبۃ

ساعة دعاء لانه مامور فيها بالانصات وكذلك غالب الصلوة ووقت الدعاء منها اعند الاقامة او في

السجود او التشهد فان حمل الحديث على هذه الاوقات اصح وحمل قوله هو قائم يصلي على حقيقته

في هذين الوصفين وعلى مجازه في الاقامة اي يريد الصلوة وهذا التحقيق حسن فتح المدينة

ترجيح رواية ابي موسى على قول ابن سلام لابقاء الحديث على ظاهره من قوله يصلي ويسأل

فانه اولى من حمله على انتظار الصلوة لانه مجاز بعيد موهم ان انتظار الصلوة شرط في الاجابة

ولانه لا يقال في منتظر الصلوة قائم يصلي وان صدق انه في صلوة لان لفظ قائم يشعر بملابسة الفعل

مین کہتا ہوں یہان ایک امر اور وہ یہ ہے کہ جو اعتراض ابوہریرہ نے عبد اللہ بن سلام پر کیا ہے کہ وہ ساعت روز جمعہ کی ساعت نماز کی

ابو موسی کی حدیث پر بھی وارد ہے کیونکہ وقت خطبہ کا بھی وقت نماز کا نہیں ہوا اور بعد عصر کی طرح نماز نہیں پڑھتا ہے کہ وہ ساعت دعا کی ہو

سے حال انکہ حدیث مین کہا ہے کہ دعا کرتا ہو اسی واسطے خطبہ کا وقت دعا کا وقت نہیں ہے کیونکہ خطبہ کے

وقت تو حکم چپ رہنے کا ہے اور ایسے ہی اکثر نماز مین خاموشی ہے اور دعا کا وقت نماز مین

یا تکبیر اولے ہے یا سجدہ یا تشہد یعنی التحیات اگر حدیث مین ان تینون وقتون مین سے

کوئی وقت مراد ہو تو مطلب واضح ہو جاوے گا اور صورت اس قول سے کہ وہ اٹھ کر نماز پڑھتا ہو

سجدہ اور تشہد مین حقیقے معنے نماز کے مراد لئے جاوینگے اور تکبیر اولے مین مجازی معنے

یعنی ارادہ نماز کا - اور یہ اچھی تحقیق ہے جو فتح نے کہی اور اس سے ظاہر ہوتی ہے ترجیح

روایت ابو موسے کی عبد اللہ بن سلام کے قول پر اسواسطے کہ اس صورت مین حدیث اپنے ظاہر پر

باقی رہتی ہے اس قول مین (کہ نماز پڑھتا ہو اور سوال کرے) کیونکہ یہ بہتر ہے اس سے کہ نماز

پڑھنے سے انتظار نماز کا مراد ہو کہ یہ مجاز بعید ہے اور اس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ انتظار نماز کا

قبول دعا کے واسطے شرط ہے اور اسواسطے کہ نماز کے منتظر کو یہ نہین کہہ سکتے کہ کھڑا نماز پڑھتا

اگرچہ یہ سچ ہے کہ وہ نماز مین ہے (یعنی حدیث کی رو سے) کیونکہ لفظ قائم کا خبر دیتا ہے تعلق

فعل سے - (یعنی قیام نماز کا پایا جاوے نہ کہ صرف انتظار ہی ہو اور قیام کبھی نہ ہو)

والذي استخير الله فيه اقول به من هذه الاقوال انها عند اقامة الصلوة وغالب الاحاديث المرفوعة

تشهد له اما حديث ميمونة فصريح فيه وكذا حديث عمرو بن عوف ولا ينافيه حديث ابی موسى لانه
ذكر انها فيما بين ان يجلس الامام الى ان تنقضى الصلوة وذلك صادق بالاقامة بل منحصر
فيها لان وقت الخطبة ليس وقت صلوة ولا دعاء ووقت الصلوة ليس وقت دعاء فى
غالب الاوقات ولا يظن ان المراد استغراق هذا الوقت قطعا لانها خفيفة بالنصوص والاجماع ووقت الخطبة
والصلوة متسع وغالب الاقوال المذكورة بعد الزوال او عند الاذان تحمل على هذا فترجع اليه
ولا تنافى وقد اخرج الطبرانى عن عوف بن مالك الصحابى قال انى لارجو ان تكون ساعة
الاجابة فى احدى الساعات الثلث اذا اذن المؤذن وما دام الامام على المنبر وعند الاقامة واقوى
شاهد له حديث الصحيحين وهو قائم يصلى فانه محمول على القيام للصلوة عند الاقامة ويصلى
على الحال المقدرة فتكون هذه الجملة الحالية شرطا فى الاجابة فانها مخصصة لمن شهد الجمعة ويخرج
من تخلف عنها هذا ما ظهر لى فى هذا المحل من الصدر والله اعلم بالصواب ۔ اور جس امر کا مین
استخارہ کرتا ہون اللہ سے اور جسکا مین قائل ہون ان قولون مین سے یہ ہے کہ ساعت
تکبیر اولے کے وقت ہی اور بہت سی حدیثین مرفوع اسپر شہادت کرتی ہین حدیث میمونہ تو اس
بات مین صاف وصریح ہے اور ایسے ہی حدیث عمرو بن عوف کی اور حدیث ابوموسی کی بھی کچھ اسکے
برخلاف اور منافی نہین کیونکہ انہون نے کہا ہے کہ ساعت وقت بیٹھنے امام کے ممبر پر نماز کے
ختم ہونے تک ہے اور یہ تکبیر اولے پر صادق آتا ہے بلکہ تکبیر ہی مین منحصر ہے اسلئے کہ خطبہ کا
وقت نماز کا وقت نہین نہ دعا کا اور نماز کا وقت غالبًا دعا کا وقت نہین اور یہ نہ گمان کیا جاوے
کہ سارا وقت مراد ہے کیونکہ ساعت بہت تھوڑی ہے حدیثون اور اجماع کی رو سے اور خطبہ
اور نماز کا وقت بہت فراخ ہے اور اکثر قول جنمین بعد زوال یا وقت اذان مذکور ہے اسیطرف
رجوع ہو سکتے ہین (یعنے وقت تکبیر اولے کیطرف) اور کچھ مخالف نہین اور روایت کی طبرانی نے
عوف بن مالک صحابی سے کہا عوف نے مین امید کرتا ہون کہ ساعت اجابت کی ان تین وقت میں سے
کسیوقت ہو وقت اذان موذن کے ۔ اور جب تک امام منبر پر ہے اور وقت تکبیر کے اور زیادہ قوی

شاہد اسکا حدیث بخاری اور مسلم کی ہے جسمین یہہ لفظ ہے (کھڑا نماز پڑھتا ہو) سو محمول کیا گیا کھڑا
ہونا نماز کے کھڑے ہونے پر تکبیر کے وقت اور نماز پڑھنا حال مقدرہ پر اور ہوگا یہہ جملہ حالیہ ایسے
یہ جملہ کہ در حالیکہ کھڑا نماز پڑھتا ہو) شرط اجابت دعا کی اسلئے کہ اجابت اوسکے لیے ہے جو جمعہ
مین حاضر ہوا تاکہ خارج رہے اس سے وہ شخص جسنے جمعہ ترک کیا ہو وہ ہے جو مجکو ظاہر ہوا
اس مقام پر تقریر سے واللہ اعلم بالصواب —

وقال ابن سعد فی طبقاتہ اخبرنا عفان بن مسلم حدثنا حماد بن سلمۃ اخبرنا علی بن زید بن جدعان
ان عبد اللہ بن نوفل المغیرۃ بن نوفل کانوا من قرار قریش وکانوا یبکرون الی الجمعۃ اذا
طلعت الشمس یریدون بذلک الساعۃ التی ترجی فنام عبد اللہ بن نوفل فخرج فی ظہرہ وحتی فضل
من الساعۃ التی ترید فرفع راسہ فاذا فضل غمامۃ تصعد الی السماء وذالک حین زالت الشمس —

اور کہا ابن سعد نے طبقات مین کہ خبر دی مجکو عفان ابن مسلم نے اوسنے حدیث کی حماد بن سلمہ
اونکا خبر دی مجکو علی بن زید بن جدعان نے یہہ کہ عبد اللہ بن نوفل اور مغیرہ بن نوفل تھے قریش کی
قاریوں مین اور سویرے جاتے تھے جمعہ مین جب طلوع ہوتا آفتاب ارادہ اوس ساعت کے
جسمین امید اجابت دعا کی ہے تو سو گئے عبد اللہ بن نوفل تو کسیقدر چھوٹا اونکو جمعہ مین سو یا اور کہا یہہ وہ
ساعت ہے جسکو تو چاہتا ہے پھر سر اوٹھایا عبد اللہ بن نوفل نے تو ناگہان ایک بادل سا
آسمان پر چڑھتا دیکھا اور یہہ وقت زوال آفتاب کے تھا —

فائدہ احتج من قال بتفضیل اللیل علی النہار بان فی کل لیلۃ ساعۃ اجابۃ کما ثبت فی الاحادیث
الصحیحۃ ولیس ذلک فی النہار الا فی یوم الجمعۃ — دلیل لائے ہین وہ شخص جو قائل ہے
رات کی فضیلت کا دن پر یہہ کہ ہر رات مین ایک ساعت اجابت دعا کی ہے چنانچہ احادیث صحیحہ
ثابت ہو چکا ہے اور دن مین نہین ہوا سوا روز جمعہ کے —

ف حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ستردین مکتوب مین
از جلد ثالث مکتوبات کے لکہا ہے کہ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ نے فرمایا کہ ہم ایک جماعت

درویشون کی تہی کہ سخن ساعت مرجوہ سے جو روز جمعہ مین ودیعت رکہی ہے درمیان آیا
کہا اگر میسر ہو تو اوس ساعت مین حق سبحانہ تعالے سے کیا مانگیے ہر کسینے کچہہ کہا جب میری نوبت
پہونچی تو مینے کہا کہ اوس ساعت مین صحبت ارباب جمعیت کی طلب کرے جسکے ضمن مین سب
سعادتین میسر ہین انتہی۔ مترجم والحق ما قال

الخصوصیۃ الثامنۃ والخمسون الصدقۃ فیہ تضاعف علے غیرہا من الایام۔
اٹہاونوین خصوصیت صدقہ کا ثواب روز جمعہ مین دونا ہوتا ہے اور دنون سے ـــ

اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن کعب قال الصدقۃ تضاعف یوم الجمعۃ۔
ابن ابی شیبہ نے کعب سے روایت کی کہا ثواب صدقہ کا دونا ہوتا ہے روز جمعہ مین ـــ

الخصوصیۃ التاسعۃ والخمسون ان الحسنۃ والسیئۃ فیہ تضاعف۔ اونسٹہوین خصوصیت
یہ کہ نیکی اور بدی دونی ہوتی ہے جمعہ کے دن ـــ اخرج - ابن ابی شیبۃ عن کعب
قال یوم الجمعۃ تضاعف فیہ الحسنۃ والسیئۃ - کعب سے روایت ہے کہا جمعہ کے دن دونی
ہوتی ہے نیکی اور بدی ـــ واخرج الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعا
تضاعف الحسنات یوم الجمعۃ - اور حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نیکیان دونی ہوتی ہین
جمعہ کے دن ـــ واخرج - حمید بن زنجویہ نے فضائل الاعمال من طریق
الہیثم بن حمید قال اخبرنی ابو سعید قال بلغنی ان الحسنۃ تضاعف یوم الجمعۃ والسیئۃ تضاعف
یوم الجمعۃ - اور ابو سعید سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا مجہکو خبر پہونچی کہ نیکی دوچند ہو جاتی
ہے جمعہ کے دن اور بدی دوچند ہو جاتی ہے جمعہ کے دن ـــ

واخرج عن المسیب بن رافع قال من عمل خیرا فی یوم الجمعۃ ضعف بعشرۃ اضعافہ
فی سائر الایام ومن عمل شرا فمثل ذلک - اور مسیب بن رافع سے روایت ہے کہا جسنے نیک
عمل کیا جمعہ کے دن زیادہ کیا جاوے گا دس گنے تک اور دنون کے اور جسنے برا عمل کیا
تو وہ بہی ایسا ہے ـــ

الخصوصیۃ الستون قراءۃ حم الدخان یومہا ولیلتہا ۔ ساٹھوین خصوصیت پڑہنا
سورہ حم دخان کا جمعہ کے دن اور رات مین ۔

اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ
حم الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ ۔ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسنے پڑہی سورہ حم دخان شب جمعہ مین بخشا گیا ۔ واخرج الطبرانی
والاصبہانی عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم الدخان
فی لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ۔ اور ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے حم الدخان جمعہ کی رات [illegible] یا جمعہ
کے دن مین بنادے گا اللہ اوس کے لئے گھر جنت مین ۔

واخرج الدارمی عن ابی رافع قال من قرأ الدخان فی لیلۃ الجمعۃ اصبح مغفورا لہ
وزوج من الحور العین ۔ اور ابو رافع سے روایت ہے کہ جسنے پڑہی سورہ دخان شب جمعہ
صبح کرے گا بخشا گیا اور حورعین سے اوسکا نکاح کیا جاویگا ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والستون قراءۃ یس لیلتہا ۔ اکسٹھوین خصوصیت شب جمعہ
سورہ یسن کا پڑہنا ۔ اخرج البیہقی فی الشعب عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ لیلۃ الجمعۃ حم الدخان ویس اصبح مغفورا لہ ۔ ابو ہریرہ رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے شب جمعہ مین سورہ حم دخان
اور سورہ یس صبح کریگا بخشا گیا ۔ واخرجہ الاصبہانی بلفظ من قرأ یس فی لیلۃ
الجمعۃ غفر لہ ۔ اور اصبہانی نے اس لفظ کے ساتھہ روایت کی کہ جو پڑہے سورہ یس شب جمعہ مین
بخشا جاویگا ۔

الخصوصیۃ الثانیۃ الستون قراءۃ ال عمران فیہ ۔ باسٹھوین خصوصیت پڑہنا
سورہ ال عمران کا جمعہ کے دن ۔ اخرج الطبرانی بسند ضعیف عن ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرا السورۃ التی یذکر فیہا آل عمران یوم الجمعۃ صلی اللہ
علیہ وملائکتہ حتے تغیب الشمس - اور ابن عباس رضہ سے بسند ضعیف روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
علیہ وسلم نے جسنے پڑہی وہ سورہ جسمین آل عمران کا ذکر ہے جمعہ کے دن رحمت بھیجتا ہے
اللہ اور اوس کے فرشتے اوسپر غروب آفتاب تک -

الخصوصیۃ الثالثۃ والستون قراءۃ سورۃ ہود فیہ - تریسٹھوین خصوصیت پڑہنا
سورہ ہود کا جمعہ کے دن - اخرج الدارمی فی مسندہ والبیہقی فی الشعب وابو
الشیخ وابن مردویہ فی تفسیرہا عن کعب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اقرؤا سورۃ ہود یوم الجمعۃ
کعب رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو تم سورہ ہود جمعہ کے دن

الخصوصیۃ الرابعۃ والستون قراءۃ البقرۃ وآل عمران لیلتہا - چونسٹھوین خصوصیت
پڑہنا سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کا شب جمعہ مین -

اخرج الاصفہانی فی الترغیب عن عبد الواحد بن ایمن تابعی قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم من قرا سورۃ البقرۃ وآل عمران فی لیلۃ الجمعۃ کان لہ من الاجر ما بین لبیدا
وعروبا قلبیدا الارض السابعۃ وعروبا السماء السابعۃ عبد الواحد بن ایمن تابعی سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی سورہ بقرہ اور آل عمران شب جمعہ مین
ملیگا اوسکو ثواب لبیدا اور عروبا تک سو لبیدا ساتوین زمین ہے اور عروبا ساتوان آسمان -
ف مراد اوس سے کثرت ثواب ہے واللہ اعلم

واخرج حمید بن زنجویہ عن وہب بن منبہ قال من قرا لیلۃ الجمعۃ سورۃ البقرۃ
وآل عمران کان لہ نورا ما بین عریبا وعجیبا فعریبا العرش وعجیبا اسفل الارضین - اور وہب
بن منبہ سے روایت ہے کہ جسنے پڑہی شب جمعہ مین سورہ بقرہ اور آل عمران ہوگا اوس کے لئے
نور عریبا سے عجیبا تک سو عریبا عرش ہے اور عجیبا سب سے نیچے کی زمین -

الخصوصیۃ الخامسۃ والستون - الذکر الموجب للمغفرۃ قبل صبح یومہا -

پینتیسویں خصوصیت ذکر موجب مغفرت کا ہے جمعہ کے صبح سے پیشتر۔

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال قبل صلوۃ الغداۃ یوم الجمعۃ ثلث مرات استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفرت ذنوبہ ولو کانت اکثر من زبد البحر۔ انس رضی سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نماز صبح سے جمعہ کے دن تین بار استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ بخشے جاوینگے اوسکے گناہ اگرچہ دریا کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔

الخصوصیۃ السادسۃ والثلثون۔ الاقبال لیلۃ الجمعۃ۔ چھتیسویں خصوصیت جمعہ کی رات چمکتی ہوئی ہے۔ اخرج البزار عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا شہر رمضان وکان اذا کان لیلۃ الجمعۃ قال ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر۔ انس رضی سے روایت ہے کہ آپ رجب کا مہینا آتے رجب کا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے [illegible] اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان (یعنی بار خدایا برکت دے ہمارے لئے طاعت اور عبادت میں ہمارے رجب شعبان میں اور پہونچا ہمکو رمضان تک [illegible] اسکی روزوں اور تراویح کی) اور جب جمعہ کی رات آتی آپ کہتے ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر (یعنی یہ رات روشن اور دن چمکتا ہے)

الخصوصیۃ السابعۃ والثلثون۔ الاکثار من الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یومہا ولیلتہا۔ سینتیسویں خصوصیت کثرت سے درود بھیجنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن اور رات میں۔

واخرج ابو داود والحاکم وصححہ وابن ماجہ عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا من الصلوۃ علی فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی۔ اوس بن اوس سے روایت ہے

کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بہتر دنون مین سے جمعہ کا دن ہی اوس مین پیدا کیے
گئے آدم اور اوسمین قبض کی گئی اونکی روح اور اوسمین ہوگا صور پہونکنا واسطے زندہ کرنے مردونکے
اور اسی مین ہوگا نفخہ موت کا سو بہت بہیجو درود مجہپر جمعہ کے دن کہ مقرر درود تمہارا پیش کیا
جاتا ہے مجہپر **واخرج** الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علی فی اللیلۃ الزہراء والیوم الازہر فان صلوتکم تعرض علی۔
اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے درود بہیجو
مجہپر چمکتے رات اور چمکتے دن تحقیق درود تمہارا پیش کیا جاتا ہے مجہپر صہ۔

واخرج البیہقی فی الشعب عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکثروا من الصلوۃ علی فی کل یوم جمعۃ فمن کان اکثرہم علی صلوۃ کان اقربہم منی منزلۃ۔ اور ابو امامہ سے
روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے بہیجو درود مجہپر ہر جمعہ کے
دن سو جو زیادہ بہیجنے والا ہی مجہپر درود زیادہ نزدیک ہوگا مجہسے مرتبہ مین۔

واخرج عن انس قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اکثروا من الصلوۃ علی فی یوم الجمعۃ
ولیلۃ الجمعۃ فمن فعل ذلک کنت شہیدا او شافعا یوم القیامۃ۔ اور انس رض سے روایت ہے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بہیجو درود مجہپر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات
سو جو کوئی ایسا کرے گا لکہا جاویگا شہید یا شافع قیامت کے دن۔

ف یعنے شہید کا درجہ پاوے گا یا شفاعت کا درجہ یعنی شفاعت کرے گا گنہگارون کی۔

واخرج عن انس مرفوعا من صلی علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ
سبعین من حوائج الاخرۃ وثلاثین من حوائج الدنیا۔ اور انس رض سے روایت ہے کہ جو درود بہیجیگا
مجہپر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مین روا کرے گا اللہ اوسکی سو حاجتین ستر آخرت کی اور تیس
دنیا کی۔

واخرج عن علی قال من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء

یوم القیامۃ وعلیٰ وجھہ نور۔ اور علی رضہ سے روایت ہے کہا جو درود بھیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پر جمعہ کے دن سو بار آوے گا قیامت کے دن اس حال میں کہ اسکے منہ پر نور ہوگا۔

واخرج الاصبہانی فی ترغیبہ عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
من صلے علیّ فی یوم الجمعۃ الف مرۃ لم یمت حتیٰ یری مقعدہ فی الجنۃ۔ اور انس رضہ سے روایت ہے
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو درود بھیجے مجھ پر جمعہ کے دن ہزار بار وہ نہ مرے گا
جب تک اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن زید بن وہب قال قال لی ابن مسعود لا تدع اذا کان
یوم الجمعۃ ان تصلے علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم الف مرۃ تقول اللھم صل علی محمد وال محمد النبی
الامی۔ اور زید بن وہب سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن مسعود نے کہا مت چھوڑ تو
درود بھیجنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن ہزار بار اللھم صل علی محمد وال محمد النبی الامی
مترجم کہتا ہے کہ درود شریف کے فضائل اور احوال اور اوقات اور صیغوں سے
کتب سابق اور خلف بھری ہوئی ہیں [illegible] ہر مسلمان کو [illegible] آئی ہیں

الخصوصیۃ الثامنۃ والتاسعۃ والستون والسبعون۔

عیادۃ المریض وشہود الجنازۃ وشہود النکاح والعتق فیہ۔ اڑسٹھویں انہترویں سترویں
خصوصیت بیمار پرسی اور حاضر ہونا جنازہ اور نکاح میں اور غلام کا آزاد کرنا جمعہ کے دن۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من [illegible]
یومہ وعاد مریضا وشہد جنازۃ وشہد نکاحا وجبت لہ الجنۃ۔

واخرجہ ابو یعلیٰ من حدیث ابی سعید وزاد والصدقۃ والعتق [illegible] وشہود النکاح
ابو امامہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا
اور عیادت کی مریض کی اور حاضر ہوا جنازہ اور نکاح میں واجب ہوئی اسکے واسطے جنت اور
روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے حدیث ابی سعید سے اور یہ لفظ زیادہ کیا اور خیرات کی اور غلام

اذا کیا) اور خطبہ کا حاضر ہونا ذکر نہیں کیا۔

واخرج البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصبح یوم الجمعۃ صائما وعاد مریضا وشہد جنازۃ وتصدق بصدقۃ فقد اوجب - اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ میں اور عیادت کی مریض کی اور حاضر ہوا جنازہ میں اور کچھ خیرات کی تو اوس نے اپنے پر جنت واجب کی۔

واخرج ابن عدی والبیہقی فی الشعب عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح یوم الجمعۃ صائما وعاد مریضا واطعم مسکینا وشیع جنازۃ لم یتبعہ ذنب اربعین سنۃ قال البیہقی ہذا یؤکد حدیث ابی ہریرۃ وکلاہما ضعیف - اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے صبح کی جمعہ کے دن حالت روزہ میں اور مریض کی عیادت کی اور کھانا کھلایا مسکین کو اور پیچھے چلا جنازہ کے نہ لاحق ہوگا اوسکو کوئی گناہ چالیس برس تک کہا بیہقی نے یہ حدیث تاکید کی ہے ابوہریرہ کی حدیث کے اور دونوں ضعیف ہیں۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والستون اخرج البیہقی فی الشعب عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال ہذہ الکلمات سبع مرات فی لیلۃ الجمعۃ فمات فی تلک اللیلۃ دخل الجنۃ ومن قالہا فی یوم الجمعۃ فمات فی ذلک الیوم دخل الجنۃ من قال اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وابن عبدک وفی قبضتک وناصیتی بیدک اصبحت علی عہدک ووعدک ما استطعت واعوذ بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت - اکسٹھویں خصوصیت انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے یہ کلمات سات بار جمعہ کی رات میں پڑھے پھر مر گیا اس رات میں داخل ہوگا جنت میں اور جسنے کہے جمعہ کے دن پھر مر گیا اوس دن داخل ہوگا جنت میں جسنے کہا اللہم انت ربی لا الہ الا انت

خلقتني وانا عبدك وابن عبدك وفي قبضتك وناصيتي بيدك امسيت على عهدك ووعدك ما استطعت
واعوذ بك من شر ما صنعت ابوء بنعمتك وابوء بذنبي فاغفرلي انه لا يغفر الذنب الا انت

الخصوصية الثانية والسبعون اخرج ايضا عن عائشة قالت كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ظهر في الصيف استحب ان يظهر ليلة الجمعة واذا دخل البيت في الشتاء
استحب ان يدخل البيت ليلة الجمعة واخرج مثله عن ابن عباس ۔ بہترویں حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر نکلنا چاہتے گرمی کے موسم میں
تو دوست رکھتے جمعہ کی رات کو باہر نکلنا اور جب داخل ہونا چاہتے اپنے گھر جاڑے میں تو دوست رکھتے
داخل ہونا جمعہ کی رات اور ایسے ہی ابن عباس سے روایت ہے ۔

الخصوصية الثالثة والسبعون اخرج الطبراني عن عبد الله بن بسر
صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا صلى الجمعة خرج فدار في السوق ساعة ثم
رجع الى المسجد فقيل له لم تفعل هذا فقال رايت سيد المرسلين يفعله قلت كان الحكمة امتثال قوله تعالى
فاذا قضيت الصلوة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله ۔ تہترویں خصوصیت عبد اللہ بن
بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب وہ پڑھ چکتے نماز جمعہ کی تو ٹہلتے
بازار میں تھوڑی دیر پھر لوٹ آتے مسجد میں سو واسطے اسکے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کرتے ہو بولے دیکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا کرتے تھے میں کہتا ہوں شاید حکمت اسکی بجا آوری حکم الٰہی کی ہو
کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے پھر جب تمام ہو چکی نماز تو پھیل پڑو زمین میں ۔ اور ڈھونڈو ہو
اللہ کا فضل ۔

الخصوصية الرابعة والسبعون انتظار العصر بعد الجمعة تعدل عمرة چوہترویں خصوصیت
انتظار نماز عصر کا بعد جمعہ کے برابر عمرہ کے ہے ثواب میں ۔

اخرج البيهقي في الشعب عن سهل بن سعد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان لكم في كل جمعة حجة وعمرة فالحجة التهجير الى الجمعة والعمرة انتظار العصر بعد الجمعة

سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک تمہارے لیے ہر جمعہ کے دن حج اور عمرہ ہے سو حج دن ڈھلتے ہی جانا ہے جمعہ میں اور عمرہ انتظار عصر کا ہے بعد جمعہ کے۔

الخصوصیة الخامسة والسبعون صلوة حفظ القرآن فی لیلتها — پچہترویں

خصوصیت نماز حفظ قرآن کی شب جمعہ میں۔

اخرج الترمذی والحاکم والبیہقی فی الدعوات عن ابن عباس ان علیا قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم تفلت هذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیه فقال الا اعلمک کلمات ینفعک الله بهن وینفع بهن من علمته ویثبت ما تعلمت فی صدرک اذا کان لیلة الجمعة فان استطعت ان تقوم فی ثلث اللیل الاخر فانها ساعة مشهودة والدعاء فیها مستجاب وقد قال اخی یعقوب لبنیه سوف استغفر لکم ربی یقول حتی تاتی لیلة الجمعة فان لم تستطع فقم فی وسطها فان لم تستطع فقم فی اولها فصل اربع رکعات تقرا فی الرکعة الاولی بفاتحة الکتاب وسورة یس وفی الرکعة الثانیة بفاتحة الکتاب وحم الدخان وفی الرکعة الثالثة بفاتحة الکتاب والم تنزیل السجدة وفی الرکعة الرابعة بفاتحة الکتاب وتبارک المفصل فاذا فرغت من التشهد فاحمد الله واحسن الثناء علی الله وصل علی وعلی سائر النبیین واستغفر للمؤمنین والمؤمنات ولاخوانک الذین سبقوک بالایمان وقل فی آخر ذلک اللهم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزة التی لا ترام اسألک یا الله یا رحمن بجلالک ونور وجهک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوه علی النحو الذی یرضیک عنی اللهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزة التی لا ترام اسألک یا الله یا رحمن بجلالک ونور وجهک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق به لسانی وان تفرج به عن قلبی وان تشرح به صدری وان تستعمل به بدنی فانه لا یعیننی علی الحق غیرک ولا یؤتیه الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم تفعل ذلک ثلاث جمع او خمسا او سبعا تجاب باذن الله تعالی والذی بعثنی بالحق ما اخطأ

مومن قط قال ابن عباس فواللہ ما لبث علی الا خمسا او سبعا حتی جاء رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم فی مثل ذلک المجلس فقال یا رسول اللہ انی کنت فیما خلا لا آخذ الا اربع آیات ونحوھن
فاذا قراتہن علے نفسی تفلتن وانا اتعلم الیوم اربعین آیۃ ونحوھا فاذا قراتہا علے نفسی فکانما کتاب اللہ
بین عینی ولقد کنت اسمع الحدیث فاذا رددتہ تفلت وانا الیوم اسمع الاحادیث فاذا تحدثت بہا لم اخرم
منہا حرفا فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عند ذلک مومن ورب الکعبہ

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کہا حضرت علی رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
نکل گیا یہ قرآن میرے سینے سے نہیں ٹھہرتا اور قادر نہیں پاتا ہوں اسپر فرمایا آپ نے میں تعلیم
کرتا ہوں تجکو کلمات کہ نفع دیگا اللہ تجکو انسے اور نفع دیگا اسکو جسکو تو سکھاوے اور ٹھہر جاویگا
جو کچھ تو سیکھیگا تیرے سینے میں جب ہو رات جمعہ کی سو اگر تجکو قدرت ہو کہڑے ہونے کی رات کے
اخیر تہائی میں تو وہ بہتر ہے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اور بیشک
کہا تھا میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہ میں بخشش چاہونگا تمہاری اپنے رب سے
یہہ کہنا اسواسطے تھا کہ شب جمعہ آجاوے (یعنی فی الفور دعا مغفرت نکرنا اور آئندہ کا وعدہ کرنا
بانتظار شب جمعہ کے تھا) پھر اگر تجکو قدرت ہو اوسپر تو کہڑا ہو رات کے بیچ میں - (یعنی آدہی
رات کے وقت) پھر اگر اس کی بھی قدرت نہو تو کہڑا ہو اول شب میں تو پڑہ چار رکعت نماز پہلی رکعت
میں سورہ فاتحہ اور سورہ یس اور دوسری میں سورہ فاتحہ اور سورہ حم دخان اور تیسری میں سورہ
فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتھی میں سورہ فاتحہ اور تبارک الذی پھر جب فارغ ہو التحیات سے
تو خوب حمد وثنا کر اللہ کی اور درود بھیج مجہپر اور سب نبیوں پر اور دعا مغفرت کر واسطے ایمان والے مرد
اور ایمان والی عورتونکے اور اپنے اگلے ایمان والے بھائیونکے لئے اور اوسکے آخر میں یہہ دعا
پڑہ - اللہم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر
فیما یرضیک عنی اللہم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام اسالک
یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجہک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی وارزقنی ان اتلوہ علی النحو

الذی یرضیک عنی اللہم بدیع السموات والارض ذوالجلال والاکرام والعزۃ التی لاترام
اسألک یا اللہ یا رحمن بجلالک ونور وجہک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق بہ لسانی
وان تفرج بہ عن قلبی وان تشرح بہ صدری وان تستعمل بہ بدنی فانہ لایعیننی علی الحق الا انت
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم — ایسا کرو تین جمعہ یا پانچ یا سات بحکم اللہ تعالی
قسم اوس کی جس نے مجھے بھیجا ہے حق کے ساتھ نہ چوکا کوئی مومن ہرگز —
کہا ابن عباس نے سو قسم ہے اللہ کی نہیں ٹھہرے علی مگر پانچ یا سات جمعہ کہ تشریف لے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی مجلس میں تو کہا علی نے یا رسول اللہ میں اس سے
پہلے میں سیکھتا تھا مگر چار آیت یا اوس کے قریب پھر جب میں پڑھتا تھا اونکو اپنے دل
میں نکل جاتے تھے اور اب چالیس آیت اور اوس کے قریب سیکھ لیتا ہوں پھر جب پڑھتا ہوں
اونکو تو ہے دل میں تو گویا کتاب اللہ کی میری آنکھ کے سامنے ہے اور پہلے میں حدیث کو
سنتا تھا پھر جب دوہراتا نکل جاتے تھے اور اب میں سنتا ہوں بہت سی حدیثیں پھر جب روایت
کرتا ہوں تو نہیں بھولتا اونمیں سے ایک حرف سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسوقت تو مومن ہے قسم ہے رب الکعبہ کی —

الخصوصیۃ السادسۃ والسبعون زیارۃ القبور یوم الجمعۃ ولیلتہا —

جمعہ میں خصوصیت زیارت کرنا قبروں کا جمعہ کے دن اور رات میں —

اخرج الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا —
اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت
کی قبر اپنے ماں باپ کی یا ایک کی اونمیں سے جمعہ کے دن مغفرت ہوگی اوس کی اور لکھا جاویگا
نیکی کرنے والا والدین کے ساتھ —

الخصوصیۃ السابعۃ والسبعون علم الموتی بزیارۃ الاحیاء فیہ

ستترہوین خصوصیت مردون کو علم ہو جانا زندون کی زیارت کرنے کا جمعہ کے دن (یعنے اور دنون سے زیادہ)

اخرج ابن ابی الدنیا والبیہقی فی الشعب عن محمد بن واسع قال بلغنی ان الموتے یعلمون بزوارہم یوم الجمعۃ ویوما قبلہ ویوما بعدہ — محمد بن واسع سے روایت ہے کہا پہونچی مجکو یہہ بات کہ مردون کو علم ہو جاتا ہے اپنی زیارت کرنے والون کا جمعہ کے دن اور ایک دن اوس سے پہلے اور ایکدن اوس سے پیچھے —

ف — سبب قرب جمعہ کے قبور سے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ [illegible] اول روز [illegible] دن [illegible] زیارت قبور کے اول وقت مستحب ہے اور حرمین شریفین [illegible] عادت ہے (شرح [illegible])

واخرج ایضا عن الضحاک قال من زار قبرا یوم السبت قبل طلوع الشمس علم المیت بزیارتہ قیل وکیف ذلک قال لمکان یوم الجمعۃ — اور ضحاک سے روایت ہے کہا جسنے زیارت کی کسی قبر کی ہفتہ کے دن قبل طلوع آفتاب کے جان لیتا ہے مردہ اوسکی زیارت کرنے کو کسینے پوچھا یہہ کیونکر ہوتا ہے کہا بسبب قرب روز جمعہ کے —

الخصوصیۃ الثامنۃ والسبعون عرض اعمال الاحیاء علے اقاربہم من الموتے فیہ — اٹھترہوین خصوصیت پیش ہونا اعمال زندونکا مردون پر اونکے کنبہ والون مین سے جمعہ کے دن — اخرج الترمذی الحکیم فی نوادر الاصول من حدیث عبد الغفور بن عبد العزیز عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین ویوم الخمیس علے اللہ وتعرض علے الانبیاء وعلے الاباء والامہات یوم الجمعۃ فیفرحون بحسناتہم وتزداد وجوہہم بیاضا واشراقا — نوادر الاصول مین حدیث عبد الغفور بن عبد العزیز سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے جاتے ہین اعمال دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اللہ صاحب پر اور پیش کئے جاتے ہین انبیا اور مادران اور پدران پر

جمعہ کے دن سو وہ خوش ہوتے ہین اونکی نیکیون سے اور زیادہ ہو جاتی ہے اون کے
موہنہ پر سفیدی اور روشنی ۔

واخرج احمد بسند جید عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم یقول ان اعمال بنی آدم تعرض کل خمیس لیلۃ الجمعۃ فلا یقبل عمل قاطع رحم اور ابو ہریرہ رض
سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ عمل آدمیون کے
پیش کئے جاتے ہین پنجشنبہ جمعہ کی رات سو نہین قبول ہوتا عمل قاطع رحم کا ۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والسبعون ۔ یقول الطیر فیہ سلام سلام یوم صالح ۔
اوناسیوین خصوصیت کہتے ہین پرندے جمعہ کے دن سلامتی ہو سلامتی دن نیک ہے ۔

اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی عن مطرف انہ سمعہ من الموتے یقولون ذلک کرامۃ لہ دہم
بین النائم والیقظان ۔ مطرف سے روایت ہے کہ اونہون نے سنا یہ مردون سے کہ کہتے ہین
یہ لفظ سلام سلام یوم صالح بسبب بزرگی روز جمعہ کے اور مطرف کچہہ سوتے کچہہ جاگتے تہے ۔

واخرج الدینوری فی المجالسۃ عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال ان الطیر لتلقی الطیر بعضہا
بعضا للیلۃ الجمعۃ فتقول لہا اشعرت ان الجمعۃ غدا ۔ اور بکر بن عبد اللہ مزنی سے روایت ہے کہا
بے شک پرند جانور ملاقات کرتے ہین ایک دوسرے سے جمعہ کی رات مین سو کہتے ہین کہ تجکو
خبر ہے کہ کل جمعہ ہے ۔

مترجم کہتا ہے عنوان اس خصوصیت کا روایات سے ظاہرا مطابق نہین ہے واللہ اعلم
بالصواب ۔ الخصوصیۃ الثمانون اخرج الطبرانی فی الاوسط

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا راح منا سبعون رجلا الی الجمعۃ کانوا کسبعین
موسے الذین وفدوا الی ربہم او افضل اسیوین خصوصیت انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب جاتے ہین ہم مین سے ستر آدمی جمعہ کے لئے تو وہ ستر
موسے کی مانند ہین جنہون نے سفر کیا اپنے رب کیطرف یا اون سے افضل ۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والثمانون اخرج الطبرانی والبیہقی فی الشعب والاصبہانی فی الترغیب عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صام یوم الاربعاء والخمیس والجمعۃ ثم تصدق یوم الجمعۃ بما قل عن مال او کثر غفر لہ کل ذنب حتی یصیر کیوم ولدتہ امہ۔ اکیاسیویں خصوصیت ابن عمر رض سے روایت ہے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسنے روزہ رکہا چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا پہر صدقہ دیا اپنے مال جیز تہوڑا یا بہت بخشے گئے اوس کے سب گناہ یہانتک کہ ہوگیا جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا۔

اخرج البیہقی فی الشعب عن ابن عباس انہ کان یحب ان یصوم الاربعاء والخمیس والجمعۃ ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بصومہن وان یتصدق بما قل او کثر فان فیہ الفضل الکثیر اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ وہ دوست رکہتے تہے روزہ رکہنا چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کے دن اور خبر دیتے تہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تہے ان روزوں کے رکہنے کا اور صدقہ دینے کا تہوڑا یا بہت کہ بے شک اسمین بڑی فضیلت ہے۔

واخرج البیہقی وضعفہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام الاربعاء والخمیس والجمعۃ بنی اللہ لہ قصرا فی الجنۃ من لؤلؤ ویاقوت وزمرد وکتب اللہ لہ براءۃ من النار۔ اور انس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکہے چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اللہ اوس کے لیے ایک محل بناوے گا سونے اور یاقوت اور زمرد کا اور لکہے گا اوسکے واسطے آزادگی آگ سے۔

واخرج البیہقی عن ابی قتادۃ العدوی قال ما من یوم اکرہ الی ان اصومہ من یوم الجمعۃ ولا احب الی ان اصوم من یوم الجمعۃ قیل وکیف ذلک فقال سمعت ان الجمعۃ فی ایام فتبعات [illegible] لما تعلم من فضیلتہ واکرہ ان اخصہ من بین الایام وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان [illegible] من بین الایام۔ اور ابو قتادہ عدوی سے روایت ہے کہا کسی دن [illegible]

جمعہ کے روزہ سے اور نہ کسی دن کا روزہ دوست زیادہ جمعہ کے روزہ سے پوچھا گیا یہ کیونکر جواب دیا کہ مجکو خوش آتا ہے کہ روزہ رکہون جمعہ کا اور روزونکے ساتہہ بایں تحت کیونکہ ہین اسکی فضیلت جانتا ہون اور برا جانتا ہون مین کہ خاص کرون جمعہ کو روزہ کے واسطے اور دونون سے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خاص کرنا جمعہ کا روزہ کے واسطے ۔ وقال سعید بن منصور فی سننہ حدثنا عبد العزیز بن محمد عن صفوان بن سلیم قال اخبرنی رجل من جشم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صام یوم الجمعۃ کتب اللہ لہ عشرۃ ایام غرا من ایام الاخرۃ لا یشاکلہا ایام الدنیا اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ رکہے جمعہ کا لکہے گا اللہ اسکے لئے دس دن روشن ایام آخرت سے کہ نہین مشکل اسکے دنیا کے دن ۔

ف ایک دن آخرت کا دنیا کے ایکہزار برس کے برابر ہے تو دس دن دس ہزار برس کے برابر ہوے یعنے ایک روزہ سے ثواب دس ہزار برس کے روزہ کا پاوے گا مگر اسطرح کہ اور دن کے ساتہہ ملاکر روزہ رکہے نہ تنہا واللہ اعلم ۔

الخصوصیۃ الثانیۃ والثمانون اخرج البزار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل رجب قال اللہم بارک لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان واذا کانت لیلۃ الجمعۃ قال ہذہ لیلۃ غراء ویوم ازہر ۔ بیاسیوین خصوصیت بزار نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آتا مہینا رجب کا یعنے جب چاند دیکہتے رجب کا تو یہ دعا کرتے الہی برکت دے ہمارے لئے رجب اور شعبان مین اور پہونچا ہمکو رمضان تک اور جب آتی جمعہ کی رات فرماتے یہ رات روشن ہے اور دن چمکتا ہے ۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث چیاسئوین خصوصیت کے آخر مین مذکور ہو چکی ہے ۔

الخصوصیۃ الثالثۃ والثمانون ۔ اخرج الاصبہانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلی المغرب رکعتین فی لیلۃ الجمعۃ یقرأ فی کل واحدۃ منہما بفاتحۃ الکتاب مرۃ واذا زلزلت خمس عشرۃ ہون اللہ علیہ سکرات الموت واعاذہ من عذاب القبر

ولیسرلہ الجواز علے الصراط یوم القیامۃ ۔ تراسیوین خصوصیت اصبہانی نے ابن عباس رض سے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے بعد مغرب کے دو رکعت شب جمعہ میں ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور اذا زلزلت پندرہ بار آسان کرے گا اللہ اوسپر سختی موت کی اور بچاویگا اللہ اوسکو عذاب قبر سے ۔ اور آسان کرے گا اوسپر گذرنا پلصراط کا قیامت کے دن ۔

الخصوصیۃ الرابعۃ والثمانون اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سلمت الجمعۃ سلمت الایام ۔ چوراسیوین خصوصیت ابو نعیم نے حلیہ مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سلامتی سے گذرا جمعہ سلامتی سے گذرے سب دن ۔

ف یعنے جب جمعہ کا دن نماز وغیرہ عبادات سے معمور ہوا تو اور سب دن بھی سلامت رہے اسواسطے کہ جمعہ کا ثواب اور دنوں کے گناہونکا کفارہ ہوتا ہے ۔

الخصوصیۃ الخامسۃ والثمانون اخرج ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد یوم الجمعۃ اخذ بعضادتی الباب ثم قال اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سألک ورغب الیک قال النووی فی الاذکار یستحب لنا ان نقول من اوجہ ومن اقرب ومن افضل بزیادہ من ۔ پچاسیوین خصوصیت ابن سنی نے عمل یوم ولیلہ مین ابوہریرہ رض سے روایت کی کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد مین جمعہ کے دن پکڑتے دونون بازو دروازہ مسجد کے پہر یہہ دعا پڑہتے اللہم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک واقرب من تقرب الیک وافضل من سألک ورغب الیک کہا نووی نے اذکار مین مستحب ہے ہمکو کہنا من اوجہ اور من اقرب اور من افضل من کے زیادتی کے ساتھ

الخصوصیۃ السادسۃ والثمانون کراہۃ الحجامۃ فیہ ۔ چہیاسیوین خصوصیت مکروہ ہونا پچھنے لگانا جمعہ کے دن ۔

اخرج [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]

يوم الجمعة لساعة لا يحتجم فيها احد الامات حسن بن علے رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک جمعہ کے دن ایک ساعت ہے جو اوسمین پچھنے لگاوے مرجاوے ۔ وقد ورد النهي عن الحجامة يوم الجمعة من حديث ابن عمر اخرجه الحاكم وابن ماجه وفي نسخة نبيط بن شريط من حديثه مرفوعا لا يحتجم احدكم يوم الجمعة ففيها ساعة من احتجم فيها فاصابه وضح فلا يلومن الا نفسه اور تحقیق منع وارد ہوئی ہے پچھنے لگانے سے جمعہ کے دن حدیث ابن عمر سے روایت کیا اوسکو حاکم اور ابن ماجہ نے اور ایک نسخہ مین نبیط بن شریط نے کہ نہ پچھنے لگاوے کوئی تم مین سے جمعہ کے دن کہ اوسمین ایک ساعت ہے جو پچھنے لگاوے اوسمین اور پہونچے اوسکو برص تو اپنے ہی نفس کو ملامت کرے ۔

ف شرح سفر السعادت مین بحوالہ احادیث کے لکھا ہے کہ روز چارشنبہ اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کو حجامت سے پرہیز کرے ۔ اور بستان فقیہ ابو اللیث مین ہے کہ حجامت روز شنبہ اور چارشنبہ مکروہ ہے اور بعض اخبار مین جمعہ بھی روایت کی گئی ہے مگر پرہیز افضل ہے اور بہتر دن حجامت کے واسطے یکشنبہ اور دوشنبہ اور پنجشنبہ ہی اور بعضون نے سہ شنبہ اختیار کیا ہے

مترجم فصد کو بھی حجامت پر قیاس کرنا چاہئے ۔ کما یدل علیہ منطوق الاحادیث ۔

الخمسون السابعة والثمانون حصول الشهادة لمن مات فيه ۔ ستاسیوین خصوصیت شہادت حاصل ہونا اوسکو جو جمعہ کے دن مرے ۔

ف شہادت کا حاصل ہونا دو طرح سے ہے ۔ ایک یہ کہ درجہ شہید کا پاوے ۔ دوسرے یہ کہ فرشتے اوسکے حق مین شہادت کرین یعنے گواہی دین اوسکے ایمان کی چنانچہ دونون روایت مابعد سے ظاہر ہوتا ہے ۔

الخمسون [illegible] عن [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] عصر یوم الجمعة [illegible] ثمانين [illegible] ایاس بن [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] اللہ [illegible]

ثواب شہید کا اور بچاوے گا فتنہ قبر سے ۔

اخرج عن مرسل عطاء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من مسلم او مسلمۃ یموت لیلۃ الجمعۃ او یوم الجمعۃ الا وقی عذاب القبر و فتنۃ القبر ولقی اللہ لا حساب علیہ وجاء یوم القیامۃ ومعہ شہود یشہدون لہ ۔ اور مرسل عطاء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرے مسلمان مرد یا عورت جمعہ کی رات یا دن میں بچایا جاوے گا عذاب قبر اور فتنہ قبر سے اور سامنے ہوگا اللہ کے اوس حال میں کہ اوس پر کچھ حساب نہوگا اور قیامت کے دن آویگا کہ اوسکے ساتھ گواہ ہونگے جو گواہی دینگے اوسکے ایمان کی ۔

الخصوصیۃ الثامنۃ والثمانون

اخرج الاصبہانی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے الضحی اربع رکعات فی یوم الجمعۃ فی دہرہ مرۃ واحدۃ یقرأ بفاتحۃ الکتاب عشر مرات وقل اعوذ برب الفلق عشر مرات وقل اعوذ برب الناس عشر مرات وقل ہو اللہ احد عشر مرات وقل یا ایہا الکافرون عشر مرات وآیۃ الکرسی عشر مرات فی کل رکعۃ فاذا تشہد وسلم استغفر سبعین مرۃ قائلا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم رفع عنہ شر اہل السموات واہل الارض وشر الانس والجن اٹہاسیوین خصوصیت ابن عباس رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے نماز چاشت چار رکعت جمعہ کے دن اپنی عمر بھر میں ایکبار پڑہے فاتحۃ الکتاب دس بار وقل اعوذ برب الفلق دس بار وقل اعوذ برب الناس دس بار اور قل ہو اللہ احد دس بار اور قل یا ایہا الکافرون دس بار اور آیۃ الکرسی دس بار ہر رکعت میں پہر جب التحیات پڑہے اور سلام پہیرے تو استغفار پڑہے ستر بار اور تسبیح پڑہے ستر بار یون کہکر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ تو دور کریگا اللہ اوس سے شر اہل آسمان اور اہل زمین کا اور شر انسان اور جن کا ۔

الخصوصیۃ التاسعۃ والثمانون

[illegible]

اوجہ فیما ذکرہ القاضی بدرالدین ابن جماعۃ احدہا موافقۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فان
وقفتہ کانت یوم الجمعۃ وانما یختار لہ الافضل **الثانی** ان فیہا ساعۃ الاجابۃ **الثالث**
ان الاعمال تشرف بشرف الازمنۃ کما تشرف بشرف الامکنۃ ویوم الجمعۃ افضل ایام
الاسبوع فوجب ان یکون العمل فیہ افضل **الرابع** ان فی الحدیث افضل الایام یوم عرفۃ
اذا وافق یوم الجمعۃ وہو افضل من سبعین حجۃ فی غیر یوم الجمعۃ اخرجہ رزین —
الخامس اذا کان عرفۃ یوم الجمعۃ غفر اللہ لجمیع اہل الموقف قیل لہ شجاع ان اللہ یغفر لجمیع
اہل الموقف مطلقا فما وجہ تخصیص ذلک بیوم الجمعۃ فی ہذا الحدیث فاجاب بان اللہ تعالیٰ یغفر
لہم فیہ بغیر واسطۃ وفی غیرہ یہب قوما لقوم —

تو اسیوین خصوصیت وقوف عرفات کا جمعہ کے دن فضیلت رکھتا ہے اور دونون کے وقوف پر
پانچ وجہ سے — **پہلے** وجہ موافقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ آپ کا وقوف
عرفات مین جمعہ کے دن ہوا تھا اور آپ کو جو کام افضل ہے وہی پسند تھا —
دوسرے جمعہ کے دن ساعت قبول دعا کی ہے **تیسرے** اعمال کو
شرف حاصل ہوتا ہے وقتونکے شرف سے جیسے مکانونکے شرف سے شرف ہوتا ہے
اور جمعہ کا دن ہفتہ کے سب دنون مین افضل ہے تو واجب ہوا کہ عمل جمعہ کا افضل ہو —
چوتھے حدیث مین ہے کہ افضل سب دنون مین عرفہ کا دن ہے جب آپڑے
جمعہ کے دن اور وہ بہتر ہے ستر حج سے جو جمعہ کے سوا اور دنون مین ہوا اسکو روایت کیا رزین نے
پانچوین جبکہ عرفہ جمعہ کے دن ہو مغفرت کرتا ہے اللہ سب اہل موقف کی — اسمین شیخ سے
کہا کہ حدیث مین آیا ہے اور مغفرت کرتا ہے اہل موقف کی مطلقا پھر کیا وجہ خصوصیت مغفرت
کی جمعہ کے ساتھ اس حدیث مین سو اسکا جواب [illegible] جمعہ کے
[illegible]
[illegible]

الخصوصیۃ التسعون - اخرج الاصبہانی فی الترغیب عن عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما قال من کانت لہ حاجۃ الی اللہ فلیصم الاربعاء والخمیس والجمعۃ فاذا کان
یوم الجمعۃ تطہر وراح الی الجمعۃ فتصدق بصدقۃ قلت او کثرت فاذا صلی الجمعۃ قال اللہم انی اسألک
باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم
واسألک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا تأخذہ سنۃ
ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت
القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا وکذا فانہ یستجاب لہ ۔

نوّین حضوصیت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہا جسکو کچھ حاجت ہو اللہ سے تو
چاہئے کہ روزہ رکھے چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کا اور جمعہ کا دن ہو تو طہارت کرے اور سویرے
جاوے جمعہ کو اور صدقہ دے تھوڑا یا بہت پھر جب پڑھ چکے نماز جمعہ تو کہے اللہم انی اسألک
باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ الرحمن الرحیم
واسألک باسمک بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم الذی لا تأخذہ سنۃ
ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض الذی عنت لہ الوجوہ وخضعت لہ الاصوات ووجلت
القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وان تعطینی حاجتی وہی کذا وکذا ۔ قبول ہو گی اوسکی دعا
مترجم کذا وکذا کیجگہ حاجت بیان کرے اور اوسکا نام لیوے ۔

واخرج ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن عمرو بن قیس المزنی قال بلغنی ان من
صام الاربعاء والخمیس والجمعۃ ثم شہد الجمعۃ مع المسلمین ثم ثبت بتسلیم الامام وقرأ فاتحۃ الکتاب و
قل ہو اللہ احد عشر مرات ثم مدیدہ الی اللہ عزوجل ثم قال اللہم انی اسألک باسمک العلی
الاعلی الاعز الاکرم الاکرم لا الہ الا انت الاجل العظیم الاعظم لم یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ
ایاہ عاجلا او آجلا ولکنکم تعجلون ۔ اور ابن سنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں روایت کی کہا پہونچی
مجکو یہ بات کہ جو کوئی روزہ رکھے چارشنبہ پنجشنبہ جمعہ کا پھر جمعہ میں حاضر ہو مسلمانوں کے ساتھ

پہر ٹہرا رہے بعد سلام امام کے اور پڑہے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد دس بار پہر اپنا ہاتھ پہیلاوے اللہ عزوجل کیطرف اور کہے اللہم انی اسالک باسمک العلے الاعلی الاعز الاعز الاکرم الاکرم لاالہ الا اللہ الاجل العظیم الاعظم - جو مانگے گا اللہ سے دیگا اوسکو اللہ دنیا مین یا آخرت مین لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

ف یعنے اگر دنیا مین مراد نہ پاوے گا تو آخرت مین بعوض اوسکے نیکیان ملینگی - بہر حال یہہ عمل اوسکا ضایع نہین ہے اوچہا ہے کہ جلدی نکرے اور اگر دیر ہو تو مایوس نہو مگر دعا میں حرام پر نہو۔ واللہ اعلم۔

الخصوصیۃ الحادیۃ والتسعون لاتفتح فیہ ابواب جہنم وہذہ غیر الخصلۃ السابقۃ انہا لاتسجر فیہ - اکیانویں خصوصیت جمعہ کے دن دروازہ دوزخ کے نہین کہولے جاتے اور یہہ خصوصیت پہلی خصوصیت سے علحدہ ہے وہ یہہ تہی کہ جمعہ کے دن دوزخ جہونکا نہین جاتا۔

اخرج ابو نعیم عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال ان جہنم تسعر کل یوم وتفتح ابوابہا الا یوم الجمعۃ فانہا لاتفتح ابوابہا - ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک دوزخ گرم کیا جاتا ہے ہر روز اور کہلے رہتے ہین اوسکے دروازے مگر جمعہ کے روز نہ دروازہ اوسکے کہلتے ہین نہ گرم کیا جاتا ہے

الخصوصیۃ الثانیۃ والتسعون - یستحب السفر لیلتہا - بانوین خصوصیت مستحب ہے سفر شب جمعہ مین -

اخرج الطبرانی عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یحب ان یسافر یوم الخمیس - ام سلمہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تہے سفر کرنا پنجشنبہ کے دن۔

واخرج فی الاوسط عن کعب بن سعد قال ما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یخرج الی سفر ویبعث بعثا الا یوم الخمیس واصلہ فی الصحیح - اور کعب بن سعد سے روایت ہے

کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کو نکلتے تو پنجشنبہ کے دن نکلتے اور جب لشکر بھیجتے تو پنجشنبہ کو بھیجتے ۔ ومن الاوسط الضیا عن بریدة کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ اذا اراد سفرا خرج یوم الخمیس ۔ اور بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا تو پنجشنبہ کے دن نکلتے ۔

الخصوصیة الثالثة والتسعون اخرج عبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن ثابر الغیاب قال بلغنا ان للہ ملائکة معہم الواح من فضة واقلام من ذہب یطوفون ویکتبون من صلے لیلة الجمعة فی جماعة ۔ ترانوین خصوصیت ثابر غیاب سے روایت ہے کہا پہونچی ہمکو یہ بات کہ اللہ کے کچھ فرشتے ہین جنکے پاس تختیان ہین چاندی کے اقلم سونے کے گشت کرتے ہین اور لکھتے ہین اوسکو جسنے جمعہ کی رات اور دن مین نماز پڑہے جماعت کے ساتھ ۔

الخصوصیة الرابعة والتسعون اخرج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق محمد بن عکاشة عن محمود بن معاویہ بن حماد الکرمانی عن الزہری قال من اغتسل لیلة الجمعة وصلی رکعتین یقرا فیہما قل ہو اللہ احد الف مرة راے النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی منامہ ۔ چورانوین خصوصیت زہری سے روایت ہے کہا جو نہادے جمعہ کی رات مین اور پڑہے دو رکعت نماز دونون رکعت مین قل ہو اللہ احد ہزار بار پڑہے زیارت ہوگی اوس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب مین ۔

الخصوصیة الخامسة والتسعون زیارة الاخوان فی اللہ ۔ پچانوین خصوصیت ملنا دینی بھائیون سے ۔

اخرج ابن جریر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی قولہ فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض الآیة قال لیس لطلب دنیا ولکن لعیادة مریض وحضور جنازة وزیارة اخ فی اللہ ۔ ابن جریر نے روایت کی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر مین فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض آخر آیة تک ۔ یعنی پھر جب تمام ہوچکے نماز

تہا ہل پر وزمین مین ۔ فرمایا نہ واسطے طلب دنیا کے بلکہ واسطے عیادت مریض اور حاضر ہوتے جنازہ کے اور ملاقات دینی بہائی کے ۔

ف اخ فی اللہ یعنے دینی بہائی سے مراد وہ شخص ہے کہ صرف تحیت اسلام اور ایمان باللہ واسطے اوس سے محبت اور الفت ہو نہ دنیا کے غرض کے لئے ۔

الخصوصیۃ الساد سۃ والثلثون لا تکرہ فیہ الصلوٰۃ بعد الصبح ولا بعد العصر عند طائفۃ ۔ چہتیسوین خصوصیت نہین مکروہ جمعہ کے دن نماز بعد صبح اور نہ بعد عصر کے بعض علما کے نزدیک ۔

اخرج ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن طاؤس قال یوم الجمعۃ صلوٰۃ کلہ وان صح ذلک کان فیہ تائید لکون ساعۃ الاجابۃ قبل الغروب ولایرد انہا لیست بساعۃ صلوٰۃ ۔ طاوس روایت ہے کہا روز جمعہ تمام نماز ہے ۔ اور اگر صحیح ہو یہ روایت تو اسمین تائید ہے ہونے ساعت اجابت کی قبل غروب کے اور یہ شبہ نہو گا کہ وہ ساعت نماز کی نہین ہے **مترجم کہتا ہے** اسکی بحث ۰۰ ۰ خصوصیت مین گذر چکی ہے ۔

الخصوصیۃ السابعۃ والثلثون اخرج الدارقطنی فی الغرائب والخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من دخل یوم الجمعۃ المسجد فصلے اربع رکعات یقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد خمسین مرۃ فذلک مأتا مرۃ فی اربع رکعات لم یمت حتی یری منزلہ فی الجنۃ او یرے لہ ۔ **سینتیسوین خصوصیت** ابن عمر رض سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو داخل ہو جمعہ کے دن مسجد مین پہر پڑہے چار رکعت نماز ہر رکعت مین پڑہے سورہ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پچاس بار تو یہ دو سو بار ہوا چار رکعت مین نمرےگا وہ جب تک نہ دیکہہ لے اپنا گہر جنت مین یا دکہایا جاوے اوسکو

الخصوصیۃ الثامنۃ والثلثون اخرج الدیلمی عن عائشۃ مرفوعا لا یفقہ الرجل کل الفقہ حتی یترک مجلس قومہ عشیۃ الجمعۃ ۔ **اڑتیسوین خصوصیت** عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ نہین دانشمند اور فقیہ آدمی پورا فقیہ اور دانشمند جب تک چھوڑسے اپنے قوم کی مجلس شب جمعہ ہے ۔

ف یعنے کامل فقیہ اور دانشمند وہ ہے جو جمعہ کی رات سے اپنی معمولی مجلس کو چھوڑ دے اور علیحدہ مسجد مین عبادت کے لئے جا بیٹھے ۔

الخصوصیة التاسعة والتسعون اخرج ابن سعد فی طبقاتہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما سبط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالےٰ یباہی ملائکتہ بعبادہ یوم عرفۃ یقول عبادی جاؤنی شعثا یتعرضون لرحمتی فاشہدکم انی قد غفرت لمحسنہم وشفعت محسنہم فی مسیئہم واذا کان یوم الجمعۃ فمثل ذلک ۔ ننانوین خصوصیت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا بیشک اللہ فخر کرتا ہے اپنے فرشتون مین اپنے بندونکے ساتھ عرفہ کے دن فرماتا ہے میرے بندے آئے میرے پاس دوڑکر تلاش کرنے میری رحمت کو سو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے بخشدیا نیک لوگون کو اور شفیع بنایا مینے نیکون کو بدونکے حق مین اور جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو ایسے ہی ۔

الخصوصیة الموفیة للمأتہ قال الخطیب فی تاریخہ اخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب اخبرنا محمد بن نعیم الضبی حدثنی ابو علی الحسین بن علی الحافظ حدثنا ابو جعفر احمد بن حمدان العابد حدثنا اسحاق بن ابراہیم الثقفی حدثنا خالد بن یزید العمری ابو الولید حدثنا ابن ابی ذیب حدثنا محمد بن المنکدر قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول عرض ہذا الدعاء علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لو دعی بہ علی شئ من المشرق الی المغرب فی ساعۃ من یوم الجمعۃ لاستجیب لصاحبہ لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام ۔ سو کی پوری کرنے والی خصوصیت محمد بن منکدر سے روایت ہے کہا مینے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ یہ دعا پیش کی گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین فرمایا آپنے اگر دعا کیجاوے اس دعا کے ساتھ کسی چیز پر مشرق سے مغرب تک کسی ساعت مین روز جمعہ کی البتہ قبول ہوگی دعا اوسکی ۔ دعا یہ ہے

لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام۔

الخصوصیۃ الحادیۃ بعد المائۃ اخرج الحاکم وابن خزیمۃ والبیہقی عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث الایام یوم القیامۃ علی ہیئتہا ویبعث الجمعۃ زہراء منیرۃ اہلہا یحفون بہا کالعروس تہدی الی کریمہا تضئی لہم یمشون فی ضوئہا الوانہم کالثلج بیاضا وریحہم یسطع کالمسک یخوضون فی جبال الکافور ینظر الیہم الثقلان لا یطرفون تعجبا حتی یدخلوا الجنۃ لا یخالطہم احد الا المؤذنون المحتسبون۔ ایکسو ایکویں خصوصیت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ بے شک اللہ اوٹھاویگا دنوں کو قیامت کے دن اونکی ہیئت اور صورت پر اور اوٹھاویگا جمعہ کے دن کو چمکتا روشن کہ اہل جمعہ اوسکو گھیرینگے جیسے دولہن بھیجی جاتی ہے اپنے عزیز کے پاس (یعنے شوہر کے پاس) روشنی دیگا اونکو جمعہ کا دن چلینگے اوسکی روشنی مین رنگ اون کے صفائی اور سفیدی مین جیسے برف اور خوشبو اونکی جیسے مشک کی خوشبو اور پیٹھینگے کافور کے پہاڑون مین دیکھینگے اونکی طرف جن اور انسان پلک نمارینگے تعجب اور حیرت سے یہانتک کہ داخل ہوجاوینگے جنت مین نہ ملینگا اونسے کوئی سوا اون موذنونکے جنہون نے خدا کے واسطے اذان کہی ہے۔

خاتمۃ الکتاب

کہ امام حجۃ الاسلام ابن حامد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ بدایۃ الہدایۃ مین

آداب الجمعۃ

اعلم ان الجمعۃ عید المؤمنین وہو یوم شریف خص اللہ عز وجل بہ ہذہ الامۃ وفیہ ساعۃ مبہمۃ لا یوافقہا عبد مسلم یسال اللہ تعالیٰ فیہا حاجۃ الا اعطاہ ایاہا فاستعد لہا من یوم الخمیس بتنظیف الثیاب وبکثرۃ التسبیح والاستغفار عشیۃ الخمیس فانہا ساعۃ توازی فی الفضل ساعۃ یوم الجمعۃ وانو صوم یوم الجمعۃ فانہ ما مستحب او الخمیس او السبت اذ جاء فی افرادہا نہی فاذا طلع علیک الصبح فاغتسل فان غسل

يوم الجمعة واجب على كل محتلم اي ثابت مؤكد ثم تزين بالثياب البيض فانها احب الثياب الى الله
تعالى واستعمل من الطيب اطيب ما عندك وبالغ في تنظيف بدنك بالحلق والقص والتقليم
والسواك وسائر انواع النظافة وتطييب الرائحة ثم بكر الى الجامع واسع اليها على الهينة والسكينة
فقد قال صلى الله عليه وسلم من راح في الساعة الاولى فكانما قرب بدنة ومن راح في الساعة الثانية فكانما
قرب بقرة ومن راح في الساعة الثالثة فكانما قرب كبشا ومن راح في الساعة الرابعة فكانما قرب دجاجة
ومن راح في الساعة الخامسة فكانما قرب بيضة قال فاذا خرج الامام طويت الصحف ورفعت الاقلام
واجتمعت الملائكة عند المنبر يستمعون الذكر ويقال ان الناس في قربهم عند النظر الى وجه الله تعالى على قدر
بكورهم الى الجمعة ثم اذا دخلت الجامع فاطلب الصف الاول فان اجتمع الناس فلا تتخط رقابهم ولا تمر بين ايديهم
وهم يصلون واجلس بقرب حائط او اسطوانة حتى لا يمرون بين يديك ولا تقعد حتى تصلي التحية والاحسن ان تصلي
اربع ركعات تقرأ في كل ركعة خمسين مرة سورة الاخلاص ففي الخبر من فعل ذلك لم يمت حتى يرى
مقعده من الجنة او يرى له ولا تترك التحية وان كان الامام يخطب ومن السنة ان تقرأ في اربع
ركعات سورة الانعام والكهف وطه ويس فان لم تقدر فسورة يس والدخان والم السجدة وسورة الملك
ولا تدع قراءة هذه السور ليلة الجمعة ففيها فضل كثير ومن لم يحسن ذلك فليكثر من قراءة سورة الاخلاص
والاكثار الصلوة على رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم خاصة ومهما خرج الامام فاقطع الصلوة
والكلام واشتغل بجواب المؤذن ثم باستماع الخطبة والاتعاظ بها ودع الكلام اصلا في الخطبة ففي الخبر
ان من قال لصاحبه والامام يخطب انصت فقد لغا ومن لغا فلا جمعة له لان قوله انصت كلام
فينبغي ان ينهى غيره بالاشارة لا باللفظ ثم اقتد بالامام كما سبق فاذا فرغت وسلمت فاقرأ
الفاتحة قبل ان تتكلم سبع مرات والاخلاص سبعا والمعوذتين سبعا فذلك يعصمك من الجمعة الى الجمعة
الاخرى ويكون حرزا لك من الشيطان وقل بعد ذلك اللهم يا غني يا حميد يا مبدئ يا معيد يا رحيم
يا ودود اغنني بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك وبفضلك عمن سواك ثم صل بعد الجمعة
ركعتين او اربعا او ستا مثنى مثنى فكل ذلك مروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في احوال

مخافة ثم الزم المسجد الى المغرب او الى العصر وكن حسن المراقبة للساعة الشريفة فانها مبهمة فى جميع
اليوم فعساك ان تدركها وانت خاشع لله متضرع ولا تحضر فى الجامع مجالس الحلق ولا مجالس القصاص
بل مجلس العلم النافع وهو الذي يزيد فى خوفك من الله تعالى وينقص من رغبتك فى الدنيا فكل
علم لا يدعوك عن الدنيا الى الاخرة فالجهل اعود عليك منه فاستعذ بالله من علم لا ينفع واكثر الدعاء
عند طلوع الشمس وعند الزوال وعند الغروب وعند الاقامة وعند صعود الخطيب المنبر وعند قيام الناس
الى الصلوة فيوشك ان تكون الساعة الشريفة فى بعض هذه الاوقات واجتهد ان تتصدق فى هذا
اليوم بما تقدر عليه وان قل فتجمع بين الصلوة والصوم والصدقة والقراءة والذكر والاعتكاف والرباط
واجعل هذا اليوم من الاسبوع خاصة لآخرتك عساه ان يكون كفارة لبقية الاسبوع ۔

جان کہ جمعہ عید ہے مومنوں کی اور یہ دن شریف ہے خاص کیا ہے اللہ عز وجل نے اس
امت کو اسکے ساتھ اور اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا اوسکو مسلمان کہ سوال کرے اللہ
تعالے سے اوسمین کوئی حاجت مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ سو تو مستعد ہو جمعہ کے واسطے روز پنجشنبہ
سے کپڑونکی صفائی اور کثرت تسبیح اور استغفار کے ساتھ پنجشنبہ کی شام کو کہ وہ ساعت ہے جو
فضیلت مین ساعت روز جمعہ کی برابر ہے اور روزہ رکھ جمعہ کے دن مگر شنبہ یا پنجشنبہ کے ساتھ
اسواسطے کہ تنہا روزہ جمعہ کا ممنوع ہے پھر جب صبح طلوع ہو تو غسل کر اسواسطے کہ غسل جمعہ کا
واجب ہے ہر بالغ پر یعنی ثابت مؤکد ہے پھر زینت کر سفید کپڑے پہن لے کہ سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے
اللہ تعالے کو ۔ اور استعمال کر خوشبو کا اور مبالغہ کر اپنے بدن کی صفائی مین سر منڈانے اور مونچھین
کترانے اور ناخن کٹوانے اور مسواک کرنے اور انواع صفائی سے پھر اول وقت جا جامع مسجد کو اور سعی کر
جمعہ کیلئے خشوع اور تسکین کے ساتھ کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آیا پہلے
ساعت مین تو جیسے اونٹ قربانی کیا اور جو آیا دوسری ساعت تو جیسے قربانی کیا گاے یا بیل اور جو
آیا تیسری ساعت مین تو جیسے قربانی کیا دنبہ ۔ اور جو آیا چوتھی ساعت تو جیسے مرغی قربانی کی اور
جو آیا پانچوین ساعت تو جیسے انڈا خدا کی راہ مین دیا ۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر جب

نکلا امام لپیٹے گئے صحیفے اور اوٹھائی گئی قلم اور جمع ہوئے فرشتے منبر کے پاس خطبہ اور نماز سننے کو اور
یہ کہا جاتا ہے کہ آدمی قرب مین وقت دیدار خداوند تعالی کے بقدر اول وقت جانے جمعہ کے ہونگے
پہر جب تو جامع مسجد مین داخل ہوا تو اول صف کو طلب کر اور اگر لوگ جمع ہو گئے ہون تو مت پہلانگ اونکی گردنین
اور مت گذر اونکے سامنے بحالت نماز کے اور بیٹھ رہ قریب دیوار یا ستون کے تا نگذرین لوگ تیرے
سامنے اور مت بیٹھ جب تک نہ پڑھ لے تحیۃ المسجد اور بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے ہر رکعت مین
پچاس بار سورہ اخلاص سو حدیث مین آیا ہے جو یہ کریگا نمریگا جب تک اپنی جگہ جنت مین نہ دیکھ لیگا
یا دکھائی جاوے اوسکو اور مت چھوڑ تحیۃ المسجد کو اگرچہ امام خطبہ پڑھتا ہوا اور سنت یہ ہے کہ چار رکعت
مین سورہ انعام اور کہف اور طہ اور یس پڑھے اور اگر اسکی قدرت نہو تو سورہ یس اور دخان
اور الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھے اور مت چھوڑ پڑھنا ان سورتون کا شب جمعہ مین کہ اوسمین بہت
فضیلت ہے اور جو ان سورتونکو اچھی طرح نہ پڑھ سکے تو سورہ اخلاص اور درود شریف خاص اس دن
بکثرت پڑھے اور جب امام نکلے تو قطع کر نماز اور کلام اور مشغول ہو جواب موذن کیطرف پہر خطبہ
سننے کو اور نصیحت قبول کرنے کو اور کلام سری سے چھوڑ دے خطبہ مین سو حدیث مین آیا ہے کہ جسنے
اپنے ساتھی کو کہا چپ رہ بحالت خطبہ کے تو اوسنے بیہودہ کام کیا اور جسنے بیہودہ کام کیا تو اوسکا جمعہ
منہی ہو جاوے کہ اشارہ بھی کرے نہ کلام سے پہر تو اقتدا کر امام کا پہر جب تو فارغ ہوا اور سلام پہیرا
پڑھ پہلے کلام کرنے سے سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار
یہ تجکو محفوظ رکھے گا اگلے جمعہ تک اور ہوگا بچاو تیری واسطے شیطان سے اور اوسکے بعد یہہ
دعا پڑھ اللہم یا غنی یا حمید یا مبدی یا معید یا رحیم یا ودود اغننی بحلالک عن حرامک وبطاعتک عن
معصیتک وبفضلک عمن سواک پہر اسکے بعد پڑھ دو رکعت یا چار یا چھہ دو دو کرکے کہ یہ سب
مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال مختلفہ مین پہر لازم پکڑ مسجد کو مغرب تک یا عصر تک
اور ہو منتظر رہ ساعت شریفہ کا کہ وہ گم ہے سارے دن مین شاید تو اوسکو پالے درحالیکہ
متضرع اور زاری کرتا ہو اور مت حاضر ہو جامع مسجد مین خلقت کی مجلسون مین اور نہ مجلسو میز قصہ گویونکو

بلکہ مجلس علم نافع مین حاضر ہوا در علم نافع وہ ہے جس سے خوف خدا کا زیادہ اور رغبت ٩٤ خصوصیت ٥٥
دنیا کی کم ہوسین کہ جو علم تجکو دنیا سے آخرت کیطرف نہ بولاوے اوس علم سے جہل زیادہ
مفید ہے بس پناہ مانگ اللہ سے ایسے علم سے جو نافع نہین اور دعا بہت کر وقت طلوع ٩٥ خصوصیت ٥٦
آفتاب اور وقت زوال اور وقت غروب اور وقت اقامت اور وقت بیٹھنے امام کے منبر پر
اور وقت کھڑے ہونے نمازیون کے نماز کے واسطے تو امید ہے کہ ساعت شریفہ ان
لوقتوں میں سے کسی وقت مین ہو اور کوشش کر اسدن خیرات کرنے مین اگرچہ قلیل ہو پس جمع کر
درمیان نماز اور روزہ اور صدقہ اور قراءۃ قرآن اور ذکر اور دعا اور سب نیکیوں کو [illegible] مقرر کر اسدن کو ہفتہ
سے خاص واسطے کار آخرت کے پس امید ہے کہ کفارہ ہو باقی ایام ہفتہ کا ۔

تمت رسالہ الکشف الظلمۃ فی ترجمہ نور اللمعۃ بعون اللہ تعالے وحسن توفیقہ اللہم انفعنا [illegible]
آمین و آخر دعانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ اجمعین ۔

تاریخ تالیف کتاب از منشی واجد حسین صاحب تسلیم سہسوانی

چو آن حافظ نقشہ باطن نام	ز الفاظ او در سلک گہر سفت
[illegible]	گل [illegible] یکسان یکبار بشگفت
دل و جان [illegible] علم	مثال کامل مسکین [illegible] آشفت
سن تالیف آن کشف الظلم فی النور	زہے کشف ظلم در عجب گفت

ایضاً از مولوی عبد المجید صاحب

کھل گیا اسرار نور لمعہ کا	ترجمہ ہے کشف ظلمت کیون نہو
مجھے ہاتف نے کہا عبد المجید	فکر کیا ہے مین جو کہتا ہون سنو
کر ہے القاب مصنف کا خیال	مولوی صاحب کہو حافظ کہو

اسم اعظم کے اگر طالب ہو تم	ولہ	تو محمد سے علی کو ضم کرو
اور اگر ہے فکر تاریخ کتاب		گو میہ سال شریعت ہے کہو ۱۲۹۷
ہو وہ سال تصنیف این کشف ظلمت		کن سبب بکار آمد اہل سنت ۱۲۹۷

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنت کہ کتاب مستطاب مسمی بہ کشف الظلمہ فی ترجمہ نور اللمعہ
تالیف عالم باعمل فاضل بے بدل منظہر فیوض لم یزل استاذنا مولوی محمد علی
سلمہ الولی مدرس مراد آباد [illegible] اواخر ماہ ربیع الاول ۱۲۹۷ ہجری میں بصحیح ہوکر بشکریہ
تعالے سعی کے مطبع العلوم و اخبار نیر اعظم مراد آباد میں
باہتمام عاصی پر معاصی محمد احمد علی خان [illegible] ربنا تقبل منا
انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ علی منبع الرسالۃ واصل الشریعۃ
سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

انتہٰی

چونکہ اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں نہایت عرقریزی و جانفشانی کی گئی ہے لہذا
جمیع اہل مطابع و دیگر صاحبوں کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت
تحریری حضرت مؤلف دام فیوضہم کے قصد چھاپنے یا چھپوانے کا نہ فرماویں ورنہ
بموجب قانون مجریہ سرکار دولتمدار سخت مواخذہ کیا جائے گا

العبد

اشفاق علی منصرم اخبار نیر اعظم مراد آباد